روحانی مرکز کا روحانی رسالہ

طلسماتی دنیا

June-95

UPLOAD BY SALIMSALKHAN

فنون عملیات

فن نقش نویسی

علم جفر

علم رمل

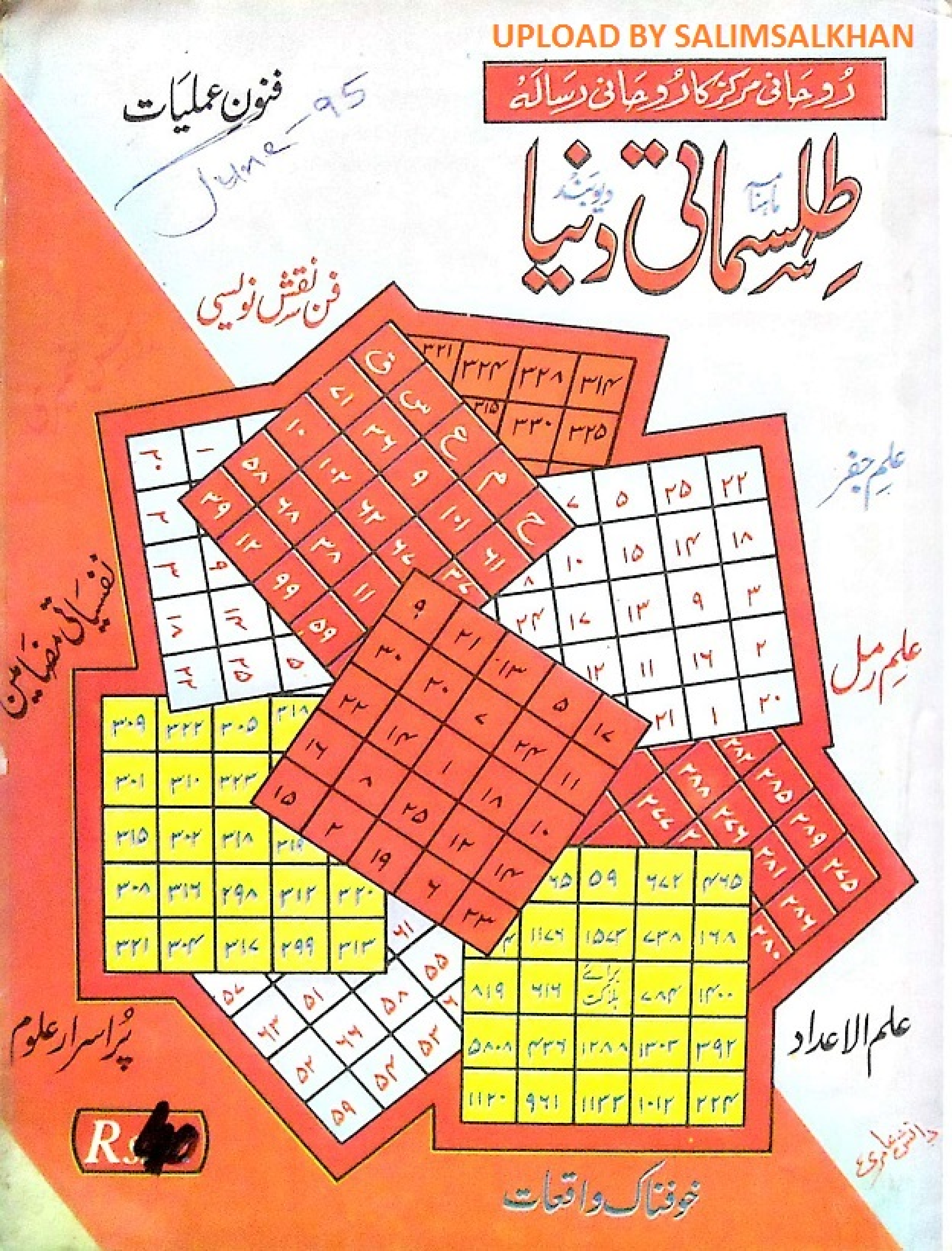
نفسیاتی مضامین

علم الاعداد

پراسرار علوم

خوفناک واقعات

Rs.


UPLOAD BY SALIMSALKHAN
روحانی مرکز کا روحانی رسالہ
ماہنامہ
طلسماتی دنیا
دیوبند
فنون عملیات
June-95
فن نقش نویسی
علم جفر
علم رمل
نفسیاتی مضامین
پُراسرار علوم
علم الاعداد
خوفناک واقعات
Rs. 40

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

معاون ایڈیٹر
مریم صدیقی
خصوصی مشیر: ـــ نسیم فاطمہ

عمومی مشیران:
ابو سفیان عثمانی
سلیم عرشی
رابعہ بانو شیریں



جلد نمبر: ۲ ـــ شمارہ نمبر: ۶
جون ـــ ۱۹۹۵ء
فی شمارہ: [redacted]
سالانہ ـــ اکیس روپے (سادی ڈاک سے)
دو سو روپے ـــ (رجسٹرڈ ڈاک سے)
پاکستان سے سالانہ ـــ پانچ سو روپے
غیر ممالک سے ـــ ۲۵ ڈالر (امریکن)
لائف ممبری ـــ تین ہزار روپے
معاونین سے سالانہ ـــ ایک ہزار روپے
محسنین سے سالانہ ـــ پانچ ہزار روپے

ایڈیٹر: حسن الہاشمی
سرپرست: حضرت الحاج مولانا سید خلیل حسین میاں صاحب مدظلہ
ہُما زینب ناہید عثمانی

نگراں: عمر فاروق عاصم عثمانی
فون نمبر ایڈیٹر: ۲۲۶۸۲
سرکولیشن منیجر و ڈیزائنر: دانش عامری
فون نمبر دفتر: ۲۲۶۸۳ صبح ۸ بجے سے ۱ بجے تک شام ۲ بجے سے ۵ بجے تک

ایڈورٹائزمنٹ منیجر: خالد مظہر، راحت عثمانی

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو حاصل ہوگا۔ (منیجر)

اس دائرہ میں ○ سُرخ نشان اس بات کی یاد دہانی کراتا ہے کہ اس شمارے کے ساتھ آپکا زرِ تعاون ختم ہو رہا ہے اس شمارے کے موصول ہوتے ہی آپ زرِ تعاون روانہ کریں اور اگر خریداری منسوخ کرانی ہو تو بذریعہ خط اطلاع دیں۔ خاموشی کی صورت میں اگلا شمارہ وی پی سے ایک سال کی قیمت کے ساتھ روانہ کیا جائے گا اور وی پی چھڑانا آپ کا اخلاقی فرض ہوگا ـــ منی آرڈر سے رقم روانہ کر کے آپ وی پی خرچ سے بچ جائیں گے۔ (منیجر)

اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ 'روحانی مرکز' کی ملک ہے۔ اس کے کسی کلّی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے 'روحانی مرکز' سے رابطہ قائم کرنا ضروری ہے۔ (منیجر)

'طلسماتی دنیا' روحانی مرکز کے ذریعہ لاچاروں، غریبوں اور ضرورت مندوں کی مدد کرتا ہے۔ جو صاحب آخرت کے اجر و ثواب کے لئے کوئی پیشکش کرنا چاہیں وہ ایڈیٹر سے رابطہ قائم کریں۔ یا 'روحانی مرکز' کے نام اپنی رقم بھیجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔ تعاون علی البر والی رقومات کیلئے پوری پوری وضاحت کر دینا ضروری ہے ـــ تاکہ رقومات صحیح مصرف میں خرچ کی جاسکیں۔

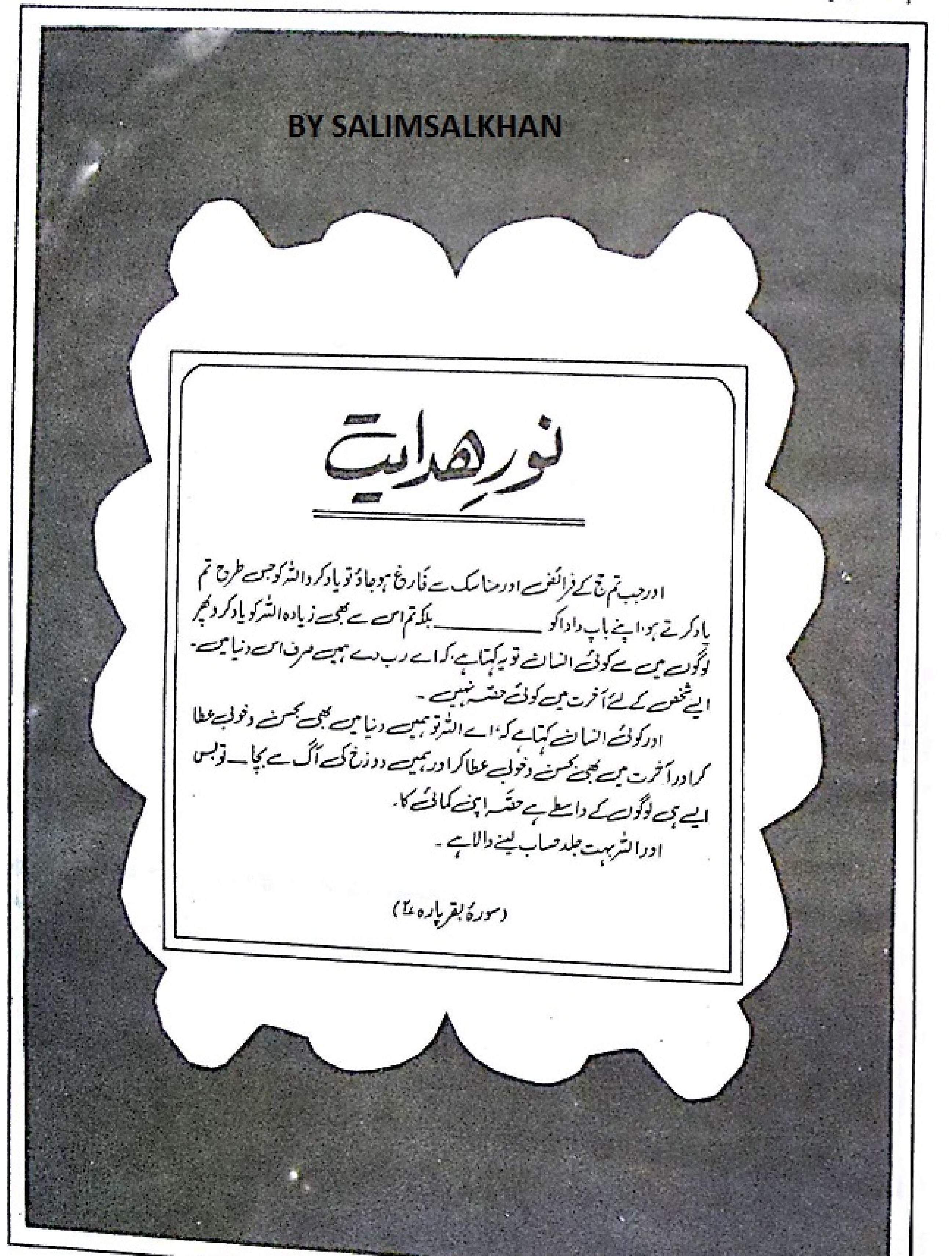
(منیجر)

روحانی مرکز محلہ ابو المعالی دیوبند ۲۴۷۵۵۴

ROOHANI MARKAZ
ABULMALI, DEOBAND – 247554

پرنٹر پبلشر حسن احمد صدیقی نے جے کے آفسیٹ دہلی سے چھپوا کر روحانی مرکز محلہ ابو المعالی دیوبند سے شائع کیا

کیا اور کہاں



نورِ ہدایت

اور جب تم حج کے فرائض اور مناسک سے فارغ ہو جاؤ تو یاد کرو اللہ کو جس طرح تم یاد کرتے ہو اپنے باپ دادا کو ______ بلکہ تم اس سے بھی زیادہ اللہ کو یاد کرو پھر لوگوں میں سے کوئی انسان تو یہ کہتا ہے کہ اے رب دے ہمیں صرف اس دنیا میں۔
ایسے شخص کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔
اور کوئی انسان کہتا ہے کہ اے اللہ تو ہمیں دنیا میں بھی بھلائی و خوبی عطا کر اور آخرت میں بھی بھلائی و خوبی عطا کر اور ہمیں دوزخ کی آگ سے بچا۔ تو بس ایسے ہی لوگوں کے واسطے ہے حصہ اپنی کمائی کا۔
اور اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔

(سورۂ بقر پارہ ۲)



کے پھول

عظمتِ انسان

جب میں نے ایک عظیم انسان سے پوچھا کہ ایک عظیم انسان کی جامع تعریف کیا ہو سکتی ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ عظیم انسان ایک بند کتاب کی مانند ہے جس کے اندر کچھ اور تحریر ہوتا ہے اور ٹائیٹل کچھ ظاہر کرتا ہے۔ عظیم انسان بظاہر سمندر کی طرح پرسکون دکھائی دیتا ہے۔ لیکن اس کی گہرائی میں ہزاروں تمناؤں اور مسرتوں کے طوفان دم توڑ دیتے ہیں۔ اس کی آرزوئیں نازک شیشے کی کرچیاں بن کر اسی کے سارے وجود کو مجروح کرتی رہتی ہیں۔ عظیم انسان اپنی ناتمام حسرتوں کے بوجھ تلے دبتا چلا جاتا ہے اس کی مسکراہٹ سے سارا زمانہ فریب کھاتا ہے اور وہ انسان جو کہ عظیم ہے اس وقت خوشی و شادمانی کی آخری معراج پر چلا جاتا ہے جب اس کے لئے اپنی پسندیدہ شے کا حصول ناممکن بن جاتا ہے۔ اس شخص نے بڑی ہی جامع اور مکمل تعریف کی تھی۔ میں نے ستائشی نظروں سے اس کی جانب دیکھا اس کی آنکھوں میں ناکام آرزوؤں اور کچلی ہوئی تمناؤں کے ستارے چمک رہے تھے اور لبوں پر بڑی دلفریب مسکراہٹ تھی۔

(دریافت مریم صدیقی)

سنہرے موتی

- گزری ہوئی باتوں پر آنسو بہانا نادانی ہے۔
- بچہ والدین کے کردار کا آئینہ ہے۔
- خاموشی غصہ کا بہترین علاج ہے۔

- ہر انسان کی قسمت اس کی خوبیاں ہیں۔
- کسی بھی انسان سے ملو تو اس سے پرخلوص انداز سے ملو کر تمہاری یاد مدتوں اس کے دل میں نقش ہو کر رہ جائے۔
- شریف آدمی کی نشانی یہ ہے کہ وہ ان لوگوں کی بھی عزت کرتا ہے جن سے اُسے فائدے کی امید نہیں ہوتی۔
- محبت اور خلوص آپس کے فاصلے کو مختصر کر دیتے ہیں۔
- ایک عالم کی طاقت ایک لاکھ جاہلوں سے زیادہ ہے۔
- جو زبان پر قابو نہیں رکھے گا پشیمان ہوگا۔
- حقیقی دوستی کا اظہار تعریف سے نہیں خدمت سے کیا جاتا ہے۔
- کتنے نادان ہیں وہ لوگ جو خود تو اپنے ماں باپ کی نافرمانی کرتے ہیں اور اپنی اولاد سے فرمانبرداری کی توقع کرتے ہیں۔

(کتابوں کی زبانی)



پھولوں کی ہنسی میں دیکھ چکے آغاز تمنا کی صورت
ایک شمع کی بجھتی لو کی طرح انجام تمنا دیکھیں گے

●

میں زندگی میں سب کو پلاتا ہی رہ گیا۔
پھر بھی نہ دیکھ پایا کوئی میری پیاس کو۔

●

لوگ کس شدت سے دن تکمیل کے گنتے رہے۔
جب مکمل ہو چکا بت گر گیا فن کار سے

●

دولت درد کو دنیا سے چھپا کر رکھنا
آنکھ میں قطرہ نہ ہو دل میں سمندر رکھنا

●

میری بربادیوں پر رونے والے کیا خبر تجھ کو
خریدی ہیں بہت کچھ دے کے یہ بربادیاں میں نے

●

کانٹے ہی کھلائے ہیں دامن میں بہاروں نے
پھولوں کا میں بخشوں گا کس طرح سے نذرانہ

(ادارہ)

پھول کی فطرت

سرخ ــــ پرجوش اور پُرہمت۔
گلابی ــــ رنگینیٔ طبع، نسوانیت، مستقل مزاجی۔
نارنجی ــــ ملنسار اور زندگی سے پُر۔
بھورا ــــ باریک بینی اور عمل۔
زرد ــــ دوست نواز اور ذہین۔
ہرا ــــ دنیادار اور وضعدار۔
آسمانی ــــ پرخلوص اور رومان پسند۔
نیلا ــــ حوصلہ مند اور دیانت دار، مخلص
ارغوانی ــــ متوازن شخصیت پرعزم اور جاہ پسند۔
ہلکا اودا ــــ زود حس اور مستحکم۔
سبز ــــ ذوقِ سلیم اور حسین تخیل۔
سفید ــــ خود اعتمادی اور استدلال اور پاکیزہ جذبات۔
سلیٹی ــــ بُردباری۔
کالا ــــ نفاست اور لطافت پسند۔

نرگسی ــــ انتظار۔

(فراہم کردہ مریم صدیقی)



کیوں چھڑاتا ہے مرے خون کے دھبے قاتل
جان دے کر ترے دامن میں جگہ پائی ہے۔

●

طلاق دے تو دی تم نے غرور و قہر کے ساتھ
مرا شباب بھی لوٹا دو میرے مہر کے ساتھ

(مرسلہ: محمد یونس رضا رفیقی خیران لکھیم پور)

تاج محل

وہ دونوں ایک دوسرے کو بے حد چاہتے تھے۔ انہوں نے اپنے ماں باپ کے جذبات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے کورٹ میرج کا ارادہ کیا اور گھر سے بھاگ کھڑے ہوئے۔ ابھی شادی کا مرحلہ طے نہیں ہوا تھا کہ راستے میں ان کا ایکسیڈنٹ ہو گیا۔ دونوں بری طرح زخمی ہو گئے زندگیاں بچانے کیلئے خون کی ضرورت پڑی۔ دونوں کے خون کا گروپ ملتا تھا لیکن ڈاکٹروں کی رائے کے مطابق دونوں میں سے ایک ہی کی جان بچ سکتی تھی کیونکہ خون دونوں کا کافی ضائع ہو گیا تھا۔

لڑکی بولی ــــ تم میرے مرنے سے پریشان ہو جاؤ گے اس لئے تم خون دے دو۔ تاکہ میری زندگی بچ جائے اور تم پریشانی سے بچ جاؤ۔

لڑکے نے کہا ــــ تم میری موت برداشت نہ کر سکو گی اور پاگل ہو جاؤ گی۔ اس لئے بہتر یہ ہے کہ تم خون مجھے دیکر مجھے بچا لو۔ تم پاگل ہو جاؤ گی تو میری روح بے کل رہیگی۔

اسی اثناء میں اتفاق سے کہیں اور سے خون کا بندوبست ہو گیا اور دونوں کی جان بچ گئی۔

جب وہ ہوسپٹل سے رخصت ہوئے تو انہوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھنا بھی گوارہ نہیں کیا۔ زندگی کی ایک ہی چوٹ نے دونوں پر دونوں کی قلعی کھول دی تھی ــــ اعتماد کی جگہ بداعتمادی پیدا ہو چکی تھی اور محبت کا وہ تاج محل بننے سے پہلے ہی مسمار ہو گیا تھا۔ جس کی تعمیر وہ اپنے ہاتھوں سے کرنے والے تھے۔

(مریم صدیقی)

اقوالِ زریں

- عیب تلاش کرنیوالے شخص سے، اندھا اچھا۔
- چغلی کھانیوالے شخص سے، گونگا اچھا۔
- دوسروں کی بُرائی سننے والے شخص سے، بہرا اچھا
- خدا کا خوف نہ رکھنے والے شخص سے پتھر اچھا۔
- والدین کی خدمت نہ کرنیوالے شخص کا مرنا اچھا۔
- جو خود کو نہ پہچانے اس سے، جانور اچھا۔
- جو بڑوں کا ادب نہ کرے اس سے، کتا اچھا۔
- جو علم پا کر دوسروں تک نہ پہنچائے اس سے، جاہل اچھا۔
- جو اللہ سے نہ ڈرے اس سے، موت اچھی۔

مرسلہ
(ایچ ایم جاوید اورنگ آباد)

لیڈر بننے کا نسخہ

تخم خود غرضی چار تولے، برگِ خیانت آٹھ تولے، پوست تخم بدی آٹھ تولے، نالائقی کی چھال تین تولے، عرق رشوت تیرہ تولے، خمیرہ تنگ نظری سات تولے، شربت خوشامد چودہ تولے، گل دغا بازی چار تولے، عرق مردم آزاری اٹھارہ تولے، جوہر بداخلاقی پانچ تولے، تخم تکبر آٹھ تولے، روغن حق تلفی بارہ تولے اور آب جہالت پچاس تولے، ان تمام ادویات کو بے حیائی کی ترازو میں تول کر نحوست کے کھرل میں ڈالیں اور بے ایمانی کے ڈنڈے سے رگڑیں بعد میں ناانصافی کی ہنڈیا میں ڈال کر حرص کے چولہے پر چڑھا دیں اور متواتر شیطانی آگ دیتے رہیں۔ جب پک جائے تو ناشکری کی شکر ملا کر بے عزتی کے چمچے سے صبح و شام حلق میں اُتاریں ــــ تو آپ بہت جلد سیاسی لیڈر بننے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

مرسلہ: شاہد شاداب، ایم احمد جھنڈا نگر نیپال۔

حاضر جوابی

استاذ۔ اگر پچاس مہمانوں کیلئے ایک من دودھ کافی ہو تو ۱۰۰ مہمانوں کیلئے کتنے دودھ کی ضرورت ہوگی۔
شاگرد۔ جناب دودھ تو اتنا ہی کافی ہوگا۔ البتہ پانی کچھ زیادہ ہی ڈالنا پڑے گا۔

ناقابلِ حیرت

- کانگریسیوں میں جوتے چل گئے۔
- تو کیا ہوا؟ جوتے تو چلنے ہی کیلئے ہوتے ہیں۔



مولانا اسعد مدنی اس ملت کے ہیں کون؟



شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند اکبر حضرت مولانا سید اسعد مدنی کی ذات سے راقم الحروف کو ہمیشہ زبردست اختلاف رہا۔ وقتاً فوقتاً ان کے خلاف بیشمار مضامین ہمارے نوک قلم پر آئے اور صفحات کے صفحات ہم نے ان کی مخالفت میں سیاہ کئے۔ ایسا نہیں تھا کہ ان کے خلاف آوازیں بلند کرنیکا ہمیں کہیں سے معاوضہ ملتا ہو۔ بلکہ ان کے بارے میں ہمارے جو بھی دلی جذبات تھے ان کا اظہار ہم بغیر کسی تکلف اور تصنع کے کیا کرتے تھے۔ شاید ہے کہ لکھنے میں کوئی رعایت ہوجاتی ہو۔ لیکن دلی طور پر ہم انہیں دنیا کا سب سے زیادہ بُرا انسان سمجھتے تھے۔ ہم یہ سمجھتے تھے کہ دنیا کے ہر انسان میں کوئی نہ کوئی اچھائی ہو سکتی ہے۔ لیکن اسعد مدنی میں کوئی اچھائی موجود نہیں ہے۔ وہ صرف بُرائیوں کا سرچشمہ ہیں

اس دلی نفرت کی مختلف خارجی وجوہات تھیں۔ ہم جس عثمانی خاندان میں پلے بڑھے وہ نہ صرف یہ کہ کانگریس کا سخت مخالف تھا، نہ صرف یہ کہ وہ مسلم لیگ کا دلدادہ تھا۔ بلکہ وہ خاندان جمعیۃ العلماء سے بھی زبردست رقابت رکھتا تھا۔ ان کے بزرگوں کے خیال کے مطابق جمعیۃ العلماء کے بنیادی ذمہ داروں نے اُن پر چاند ماری کی تھی۔ اور ان کے کردار کو نیزوں پر اچھالنے کی کوشش کی تھی۔ اسی لئے عثمانی خاندان ہر موڑ پر ارباب جمعیۃ العلماء کے کُرتے پکڑ پکڑ کر کھینچتا رہا۔ ہم یہ تماشے کھلی آنکھوں سے دیکھتے رہے اور انہیں حق بجانب سمجھ کر مولانا اسعد مدنی سے اظہارِ مخالفت کو بندگی سمجھتے رہے اور جہاں بھی موقعہ ملا وہاں مولانا اسعد مدنی کو منہ چڑانے کی خدمت انجام دیتے رہے۔

عثمانی خاندان کے علاوہ وہ قاسمی خاندان جو مدنی خاندان کا ہمیشہ ہی مخالف رہا۔ اس کی قربت نے بھی ہمیں مولانا اسعد مدنی سے نفرت کرنے پر مجبور کیا۔ حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب کی زبان تو ہمیشہ غیبتوں اور تہمتوں سے محفوظ رہی۔ باقی لوگ جو ہمیشہ عجز وانکساری اور شرافت ونجابت کی اداکاری کے سہارے بزرگ بنے پھرتے۔ وہ بھی بسا اوقات مولانا اسعد مدنی کی مخالفت میں رطب اللسان نظر آتے اور ان کی پانچوں انگلیاں مولانا اسعد مدنی کے خون میں تر بتر نظر آتیں ــــــ اور یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں کہ جس کیلئے ثبوت فراہم کرنے کی ضرورت ہو۔ دیوبند کا ہر باشندہ جانتا ہے کہ مولانا اسعد مدنی کے خون سے پھاگ کھیلنے والے کون کون لوگ ہیں۔ اور کس کس نے ان کی مخالفت میں خنجر اور تیر اچھال کر عزتِ سادات کو مجروح کیا ہے ــــــ ہم نے ایسے ایسے سفید ریش لوگوں کو خاندانِ مدنی پر کیچڑ اچھالتے دیکھا ہے کہ جنہیں دیکھ کر فرشتے شرما جائیں۔ اور جن کے تقلیوں پر جنت کی حوریں قربان ہو جائیں ــــــ جو حضرات زندگی بھر زبان کی احتیاط کا درس دیتے رہے، وہ ہمیشہ مولانا اسعد مدنی کی مخالفت میں غیر محتاط دکھائی دیئے اور انہیں دیکھ دیکھ کر ہم نے بھی مولانا اسعد مدنی کو انگوٹھے دکھانے اور ان کے خلاف ہلائے ہلّہ کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ پھر دارالعلوم دیوبند کے قضیئے نے رہی سہی کسر پوری کردی۔ اس دوران خاندان قاسمی کی قربت کچھ زیادہ ہی حاصل رہی۔ حضرت قاری طیب صاحب کو بھی بہت قریب سے دیکھا۔ اور ان کے تمام پسماندگان کو بھی پسماندگان میں ان کے وہ بیٹے بھی شامل تھے جو ان ہی کے خون سے بنے تھے۔ اور وہ بیٹے بھی شامل تھے کہ جن کی رگوں میں اگرچہ حضرت قاری طیب صاحبؒ کا خون نہیں تھا۔ البتہ معنوی طور پر وہ حضرت ہی کی اولاد سمجھے جاتے تھے۔ ہمیں حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ سے والہانہ عقیدت تھی اور اس کی وجہ یہ نہیں تھی کہ ہم دارالعلوم دیوبند کے ملازم تھے اور دوسرے ملازمین کی طرح اظہارِ عقیدت کرنا اور ان کی مجلس میں جاکر دوزانو بیٹھنا ہماری کوئی مجبوری تھی۔ نہیں اور ہرگز نہیں۔ ہم ان سے صرف اس لئے عقیدت رکھتے تھے کہ ہم نے بزرگوں کی جو تصویر علمی کتابوں سے اخذ کی تھی قاری صاحبؒ کا چہرہ اس تصویر سے ملتا جلتا تھا۔ اور ہمیں یہ کہنے میں آج بھی کوئی تامل نہیں ہے کہ حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ کے بارے میں جیسے خیالات ہم رکھتے تھے وہ حق بجانب ثابت ہوئے وہ آزمائش کی ہر کسوٹی پر ہمیشہ کھرے اُترے اور قضیۂ دارالعلوم کے دوران جب لوگوں کی عقلیں مسخ ہوگئی تھیں۔ اور علم جہل کے ساتھ کھلے طور پر آنکھ مچولی کھیل رہا تھا جب شیطنت اقتدار کی خاطر ارضِ دیوبند پر ننگا ناچ ناچ رہی تھی۔ اور مولوی لوگ مولویوں ہی کے خلاف سینہ تانے کھڑے تھے۔ جب حیا اور شرافت اپنا منہ چھپائے پھر رہی تھی اور گھر گھر میں مباحثوں اور مناظروں کا بازار گرم تھا۔ جب کُرتوں اور شیروانیوں کے ڈھیلے ڈھالے دامن نارِ عداوت کو ہوا دے رہے تھے اور جب علماء کی سنجیدگی کافور بنکر ہوا میں تحلیل ہوگئی تھی اور علماء خود اپنی داڑھیوں کا وقار کھو بیٹھے تھے ــــــ حضرت قاری طیب صاحبؒ کو ہم نے اس وقت بھی بزرگ ہی پایا۔ اور ہم نے انکے معصوم چہرے پر نفرت کی بادِ سموم کبھی چلتے ہوئے نہیں دیکھی۔ ان کا چہرہ ہمیشہ کوثر وتسنیم کے پانی سے دھلا ہوا نظر آیا۔ وہ مصائب میں حضرت ایوبؑ کا کردار ادا کرتے رہے۔ انہوں نے نوح علیہ السلام کی طرح نوحہ بھی نہیں کیا۔ اور کوئی بددعا بھی نہ دی ــــــ ان کی خاطر لڑنے والے والوں میں سے ایک ہم بھی تھے جو شرافت کی تمام دیواریں پھلانگتے نظر آئے۔ یہ نہیں کہ دوسری طرف بالکل خاموشی رہی۔ اُدھر بھی بڑے بڑے فنکار اور خوشامدی موجود تھے اور طرح طرح کے ڈرامے بھی اسٹیج کرتے تھے۔ اور تجوید وقرأت کے ساتھ حضرت قاری محمد طیب صاحبؒ کے

خلاف زہر پاشی کیا کرتے تھے لیکن ادھر بھی "اہل حق" کی ایک جماعت ایسی تھی جسے جھوٹ بولنے اور حضرت قاری طیب صاحبؒ کے فرضی دستخط کرنیکے سوا اور کوئی کام نہیں تھا۔ ان تمام حرکتوں اور برکتوں سے متاثر اور مستفیض ہو کر ہم جیسے نہ جانے کتنے فضلائے دیوبند مولانا اسعد مدنی کے خلاف بین بجانے پر مجبور تھے۔ ہم تو یہی سمجھتے رہے کہ مولانا اسعد مدنی اس ملّت کے گناہوں کی وہ سزا ہیں جو اس ملّت کو اسی دنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملی ہے لیکن حضرت قاری محمد طیب صاحبؒ کے نام پر دارالعلوم دیوبند قائم کرنے والوں کو جب قریب اور بہت قریب سے دیکھا تو اس بات کا اندازہ ہوا کہ حق پرستی کے نام پر ہم نے فریب کھایا ہے اور خاندانی روایات اور اپنے ارد گرد کے ماحول سے متاثر ہو کر مولانا اسعد مدنی کے خلاف غل غپاڑہ کر کے ہم نے زندگی کی سب سے بڑی بھول کی ہے۔ ہمیں احساس ہوا کہ ہم نے تو حق کے نام پر باطل ہی کو گلے لگا لیا ہے۔ برا ہو خاندانی عصبیت، مسلکی تناؤ اور علاقائی کشاکشی کا کہ یہ چیزیں انسان کو باؤلا بنا دیتی ہیں۔ اور پھر انسان آنکھیں بند کر کے نفرت و عداوت کے کنوئیں میں چھلانگ لگا دیتا ہے۔ آئینے پر تاؤ دکھانے لگتا ہے۔ مخالفت کے نشے میں اپنی جڑیں کھوکھلی کر لیتا ہے اور یہ تک بھول جاتا ہے کہ وہ جس شاخ پر بیٹھا ہے اسی شاخ کو کاٹنے کی عقلمندی کا مظاہرہ کر رہا ہے ـــــــ بات پرانی ہو گئی۔ کچھ لوگ مر گئے۔ کچھ لوگ قبرستان جانے کیلئے تیار اور کچھ لوگوں کی عمر کی شمع تیزی کے ساتھ پگھل رہی ہے۔ کچھ باہم مدغم ہو گئے۔ کچھ اس ڈال سے اُڑ کر اُس ڈال پر جانے کیلئے پر تول رہے ہیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ دل بھی بدل جاتا ہے اور دل بھی بدل جاتا ہے۔ اور وقت کے ساتھ ہر زخم مندمل ہو جاتا ہے ـــــ لوگ ماضی کو بھول جاتے ہیں اور دنیاوی نفع و نقصان کی خاطر گزشتہ دور کی تلخیوں کو بھلا دینے میں لوگوں کی مصلحت بھی ہوتی ہے ـــــــــ ہر شخص اسی دنیا کی تگ و دو میں لگا ہوا ہے اور ہر شخص کی دوڑ اسی دنیا تک محدود ہے۔ لیکن مسئلہ صرف اس دنیا کا نہیں ہے۔ اور صرف اس دنیا کے نفع و نقصان کا بھی نہیں ہے بلکہ مسئلہ تو اس آخرت کا بھی ہے جہاں سود و زیاں کے پیمانے بدل جائیں گے اور جہاں برتن خود پکار اُٹھے گا کہ میرے اندر دودھ کتنا ہے اور پانی کتنا۔ جہاں سیاہی اور سفیدی خود بخود چھٹ چھٹا کر الگ ہو جائے گی۔ اور دلوں کے بھید بھی اس طرح پکڑے جائیں گے جس طرح ایکسرے کی مشین جسم کے اندر پیدا ہو جانے والی خرابیوں کو پکڑ لیتی ہے۔

آخرت کی عدالت ــــ دنیا کی عدالت کی طرح نہیں ہوگی ـــــ یہاں تو ظالموں کو سلامی دی جاتی ہے۔ اور مظلومین کو تختۂ دار نصیب ہوتا ہے ـــــ بے شمار لوگ ایسے ہیں جو اس دنیا میں اللہ کے نیک بندے ہو کر بھی حالات کے تھپیڑوں کا شکار رہتے ہیں۔ اور لاتعداد لوگ ایسے ہیں جو کامیاب شکاری ہو کر بھی معصوم عن الخطا نظر آتے ہیں۔

وہ آخرت ـــ جہاں کسی کے ساتھ ایک رائی کے دانے کے برابر بھی ناانصافی نہیں ہوگی ـــــ جہاں خالقِ کائنات مالکِ دوجہاں بذاتِ خود اور بنفسِ نفیس اپنے بندوں کے معاملات کا فیصلہ کریں گے ـــــ اُس عدالت کے کٹہرے میں حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ بھی ہوں گے، مولانا منظور نعمانی صاحب بھی ہوں گے۔ مفتی عتیق الرحمٰن صاحبؒ عثمانی بھی ہوں گے، مولانا سالم صاحب بھی، مولانا سید اسعد مدنی بھی ہوں گے اور مولانا وحید الزماں صاحبؒ کیرانوی بھی ہوں گے۔ اور قضیۂ دارالعلوم کا فیصلہ ہوگا ـــــ وہاں نہ من گھڑت دلیل ہوگی، نہ انصاف سے ادھر اُدھر ہونے کی سبیل ہوگی۔ نہ اپیل ہوگی اور نہ وکیل ہوگا ـــــ وہاں تو انسان کے اپنے ہی اعضاء انسان کی وکالت کریں گے یا پھر اس کے خلاف گواہی دیں گے۔

جس شخص کو یہ یقین ہو کہ ایک دن اسے اپنی تمام کارستانیوں کا حساب و کتاب پیش کرنا ہے ـــــ اور جس شخص کا یہ ایمان ہو کہ قیامت کے دن اگر انسان نے بھلائی کی ہوگی تو وہ بھی اسے نظر آ جائے گی اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی تو وہ بھی اسے دکھائی دے جائے گی تو وہ کبھی روزِ محشر کے حساب سے بے پرواہ نہیں ہو سکتا۔ ہم سب کو اور اُن سب کو جو قضیۂ دارالعلوم دیوبند کے امام اور مقتدی بنے رہے ایک دن حساب کی گھاٹی سے گزرنا ہے۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اپنی غلطی کو اس دنیا میں محسوس کر لیں اور اپنی غلطی کا اعلان کر دیں۔ اور بدنصیب ہیں وہ لوگ جو دنیاوی شرم کی خاطر یا پھر دنیاوی مفادات کی خاطر برائی پر ڈٹے رہیں اور رجوع کرنے کی انہیں توفیق نصیب نہ ہو سکے۔

ہمیں آج اس اعترافِ حق کے اظہار و اعلان سے کوئی چیز باز نہیں رکھ سکتی کہ ہم نے آنکھیں موند کر مولانا اسعد مدنی کی مخالفت کا جو حق سوز مظاہرہ کیا تھا، وہ بہر اعتبار غلط در غلط تھا ـــــــ قضیۂ دارالعلوم کے وقت کرنے کا کام یہ تھا کہ ہم خاندانِ قاسمی اور خاندانِ مدنی کے درمیان کھڑی کی جانے والی دیواروں کو گرانے کی خدمت انجام دیتے۔ اگر قاری طیب صاحبؒ کے دور میں مولانا اسعد مدنی اور مولانا سالم کو ایک بنانے کی کوشش کی جاتی اور اس اختلاف کا قلع قمع کرنے کی جدوجہد کی جاتی جو بعض لوگوں کے لیے بڑا نفع بخش ثابت ہوا۔ تو حالات ہی دوسرے ہوتے اور دارالعلوم دیوبند ان تمام رُسوائیوں سے محفوظ رہتا ـــــــ جن سے تمام تر نیک نامیوں کے باوجود ابھی تک وہ محفوظ نہیں ہے ـــ جھگڑے سے پیدا ہونیوالی رسوائیوں کے باوجود دارالعلوم دیوبند مولانا سید اسعد مدنی کی نگرانی اور مولانا مرغوب الرحمٰن کے اہتمام میں ترقی اور استحکام کی جن راہوں سے گزر رہا ہے وہ اربابِ بصیرت سے مخفی نہیں ہے ـــــــ وہ مولانا اسعد مدنی جن کو ہم نے ہمیشہ ترچھی نگاہوں سے دیکھا اور جن کی مخالفت کو ہم نے جزو زندگی بنایا۔ اگر ہم ایک بار بھی ٹھنڈے دل و دماغ کے ساتھ ان کی خدمات پر سرسری نظر بھی ڈال لیتے تو شاید مخالفت کا نشہ خود بخود کافور ہو جاتا ـــ لیکن خاندانوں سے ترکے میں ملی ہوئی دشمنی نے ہمیشہ اعترافِ حق سے لوگوں کو باز رکھا! انجام یہ ہے کہ لوگ مولانا اسعد مدنی کی صلاحیتوں سے کوئی فائدہ بھی نہ اٹھا سکے اور ان کا بال بھی بیکا نہ کر سکے۔

(اس مضمون کی دوسری قسط اگلے شمارے میں پڑھیے۔)

براے روزگار (

طریقہ ۱۰۷

روزی میں اضافہ کیلئے مندرجہ ذیل نقش نہایت سریع الاثر ہے۔ کسی بھی نماز کے بعد ایک وقت مقرر کر کے روزانہ اس نقش کو دس بار لکھیں۔ اور اسی وقت آٹے میں گولی بنا کر دریا میں یا کنوئیں میں ڈالیں اور یہ عمل لگاتار ۲۱ روز تک کرتے رہیں۔ انشاء اللہ رزق میں بے انتہا فراخی اور وسعت پیدا ہوگی۔ اور عقل حیران ہوگی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

٦	٤٨	١٨
٣٦	٢٤	١٢
٣٠	یاباسط	٤٢

طریقہ ۱۰۸

حصولِ غنا اور قرض کی ادائیگی کیلئے ایک اہم ترین عمل نقل کیا جا رہا ہے۔ یہ عمل ایک قیمتی سرمایہ ہے۔ اور قدردانوں کیلئے ایک نعمتِ غیر مترقبہ ہے۔ یہ عمل کسی بھی جمعہ کو شروع کرے۔ لیکن اگر عروج ماہ میں جمعہ کے دن شروع کرے تو نسبتاً بہتر اور افضل ہے۔

طریقہ اس کا یہ ہے کہ غسل کرے ـــ اور اگر میسّر ہو تو نیا لباس پہنے ورنہ دھلا ہوا لباس ہی زیب تن کر لے۔ جمعہ سے قبل پہلی اذان سنتے ہی مسجد روانہ ہو جائے اور سنتیں گھر پڑھ کر روانہ ہو۔ مسجد میں جا کر دوگانہ نماز ادا کرے پھر درود تنجینا ۱۰ مرتبہ پڑھے پھر ۷۰ مرتبہ یہ دعا پڑھے ـــــ اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ ۰ اس کے بعد پھر ۱۰ مرتبہ درود تنجینا پڑھے۔ انشاء اللہ چند ہفتوں میں حالات میں نمایاں تبدیلی پیدا ہوگی تنگی انشاء اللہ فراخی سے بدل جائے گی۔

اور اگر اس عمل کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل نقش کسی عامل سے لکھوا کر فریم میں آویزاں کرا دے تو اور بھی بہتر ہے۔ مذکورہ عمل اور مندرجہ ذیل نقش کی برکت سے رحمت و نصرت کی بارشیں گھر میں برسیں گی اور مصیبتوں کا دور ختم ہو کر راحتوں اور سہولتوں کا دور شروع ہو جائیگا۔ نقش یہ ہے ـــــ درمیان نقش میں فلاں ابن فلاں کی جگہ طالب کا نام اور والدہ کا نام تحریر کریں۔

۷۸۶

۷۱۲	۷۲۶	۷۲۳	۷۱۹
۷۲۴	۷۱۸	۷۱۳	۷۲۵
۷۱۷	۷۲۱	۷۲۸	۷۱۴
۷۲۷	۷۱۵	۷۱۶	۷۲۲

اللّٰھمّ اکفنی عن سوائک العبد فلاں بن فلاں [illegible]

طریقہ ۱۰۹

غنا اور دولت کے حصول کیلئے ایک اہم ترین عمل یہ بزرگوں سے اور روحانی عملیات کے ماہرین سے منقول ہے اسے بھی ہم "صنم خانۂ عملیات" کے ناظرین کیلئے بطورِ خاص پیش کر رہے ہیں۔ اس عمل کی شروعات نوچندی اتوار سے کریں سب سے پہلے چار نقش تیار کریں۔ اور انہیں فتیلے کی شکل دے کر ان پر ہلکی سی نئی روئی چڑھا کر اصلی گھی میں کورے چراغ میں جلائیں۔ اپنے چاروں سمت میں ایک ایک چراغ جلا کر باوضو رجال الغیب کا لحاظ رکھتے ہوئے کسی پاک کپڑے یا مصلے پر بیٹھ جائیں اور ۷ مرتبہ

درود تنجینا پڑھیں اس کے بعد ۷۸۶ مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھیں پھر ۱ مرتبہ درودِ تنجینا پڑھیں۔ اس کے بعد پھر اسی مجلس میں دو نقش بنا بسم اللہ
ان دونوں نقش میں پہلے والے نقش کو آٹے میں گولی بنا کر کسی دریا میں پھینک دیں اور دوسرا نقش اپنی جیب میں کسی ڈائری یا بٹوے میں رکھ
رکھ لیں۔ پہلا نقش جب دریا میں ڈالنے جائیں تو آتے جاتے راستے میں کسی سے بات نہ کریں اور چراغ بھی دریا میں پھینک آئیں۔
واضح رہے کہ یہ عمل دن اور رات کے کسی بھی حصے میں کر سکتے ہیں۔ لیکن جب بھی کریں شمس کی ساعت میں کریں۔ پہلے دن کا عمل مکمل
دوسرے دن سے ساعتِ شمس میں صرف نقش لکھیں اور ہر روز ایک نقش پہلے دن کے مقابلے میں بڑھاتے چلے جائیں۔ اور ہر روز آخری
نقش کو حفاظت سے رکھیں۔ بقیہ کو آٹے کی گولیاں بنا کر دریا میں ڈالتے رہیں۔ مثلاً پہلے دن دو نقش بنائے۔ پہلا نقش دریا میں ڈلے گا۔ دوسرا
محفوظ رکھا جائے گا۔ دوسرے دن تین نقش بنائے، پہلے دو دریا میں ڈالے جائیں گے تیسرا محفوظ رہے گا۔ تیسرے دن چار نقش بنائے
دریا میں ڈلیں گے۔ چوتھا محفوظ رہے گا۔ اسی طرح ۱۹ دن تک لگاتار ساعتِ شمس میں نقش بنائے جائیں گے اور ۱۹ ویں دن بیس نقش
جائیں گے اور ۱۹ دریا میں ڈلیں گے اور بیسواں نقش محفوظ رہے گا۔ ۱۹ دن کا عمل مکمل ہو گیا۔ ۲۱ ویں دن ساعتِ شمس ہی میں پھر چار نقش
دن کی طرح تیار کر کے فتیلے کی شکل دیکر کورے چراغ میں جلائیں اور ان چراغوں کو چاروں سمت میں رکھیں اور رجال الغیب کا لحاظ رکھ
ہوئے ۷۸۶ مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر ان تمام نقوش پر دم کر دیں جو محفوظ ہیں اور پھر انہیں ایک جگہ پیک کر کے ان پر ہرا کپڑا چڑھا
اپنے ہاتھ پر باندھیں، جیب میں رکھیں، گلے میں رکھیں، الماری میں رکھیں یا گھر میں لٹکائیں۔ ہر صورت میں مال و دولت کا انشاء اللہ حصول
ہو گا۔ اور کاروبار میں دن دونی رات چوگنی ترقی ہو گی۔

نقش یہ ہے۔

اللہ	اللہ	اللہ	اللہ	اللہ
	بسم ۱۰۲	اللہ ۶۶	الرحمٰن ۳۲۹	الرحیم ۲۸۹
	یا قریب ۳۲	یا کافی ۲۸۸	یا باسط ۱۰۳	یا بادیان ۶۵
	یا واسع ۲۸۷	یا رزاق ۳۲۷	یا یحییٰ ۶۸	یا جلیل ۱۰۴
	یا محیط ۶۷	یا عادل ۱۰۵	یا رؤف ۲۸۶	یا وہاب ۳۲۸
الرحیم	الرحیم	الرحیم	الرحیم	الرحیم

طریقہ ۱۱۰

ہم نے چونکہ اس بات کا عہد کیا ہے کہ ہم اپنے قارئین سے کوئی راز نہیں چھپائیں گے اور جو کچھ ہمیں بزرگوں کی
سیدھی کر کے حاصل ہوا ہے وہ سب "صنم خانۂ عملیات" کے ذریعہ اپنے قارئین تک پہنچا دیں گے اس لئے ایک
قیمتی عمل جسے ہم نے تجربے میں ہمیشہ مؤثر اور تیر بہدف پایا، نقل کرتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ کسی پریشان حال کا بھلا ہو جائے اور وہ ہمیں
دعائیں دینے پر مجبور ہو جائے۔ دل سے نکلی ہوئی دعاؤں سے بڑا سرمایہ اس دنیا میں دوسرا کوئی نہیں ہے۔ یہ عمل بالخصوص ان حضرات
کیلئے نقل کیا جا رہا ہے جو بے چارے غربت و ناداری کی وجہ سے ذلت اور مسکنت سے دوچار ہیں۔ بچے زیادہ ہیں آمدنی کم۔ اخراجات
بے پناہ اور وسائل محدود۔ ایسی صورتِ حال میں انسان پر جو کچھ گزرتی ہے اس کا اندازہ بس وہی کر سکتا ہے جس نے غربت و افلاس کو
قریب سے دیکھا ہو ـــــــ ایسے لوگ اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے اس عمل کو انجام دیں۔

طریقہ یہ ہے کہ نوچندی جمعرات کو بعد نمازِ عشاء شروع کر کے ۴۱ روز تک عمل جاری رکھیں۔ عمل یہ ہے کہ قبلہ رُو بیٹھ کر ڈھائی ہزار مرتبہ روزانہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا ہے۔ ۴۱ روز پورے ہونے کے بعد پھر تازندگی بسم اللہ بعد نمازِ عشاء ۱۹ مرتبہ پڑھنی ہے۔ تاکہ عمل قبضے میں رہے اور اس کے اثرات زائل نہ ہوں۔

۴۱ ویں روز عمل کے اختتام پر ایک سفید کاغذ پر مشک و زعفران و گلاب سے بسم اللہ کو الگ الگ حروف میں لکھیں۔ اور اسے مشتری کی ساعت میں عمل کے ختم ہونے کے بعد اگلے دن لکھیں۔ اور اس دن نفلی روزہ رکھ لیں۔ بسم اللہ کو الگ الگ حروف میں اس طرح لکھیں۔

ب س م ا ل ل ہ ا ل ر ح م ن ا ل ر ح ی م اس کے بعد لکھیں۔

هٰذَا مَكْتُوبٌ مِنَ الْعَبْدِ الذَّلِيلِ الْفَقِيرِ (یہاں نام اور والدہ کا نام لکھیں) إِلَى الْمَوْلَى الْجَلِيلِ الْكَبِيرِ رَبِّ أَنِّي مَسَّنِيَ الْفَقْرُ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ۔ اَللّٰهُمَّ بِحُرْمَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْشِفْ ضُرِّي وَاَغْنِ فَقْرِي وَاَجَبْ كَسْرِي وَاَزِلْ هَمِّي وَغَمِّي اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ـــــــ پھر اس کاغذ کا تعویذ بنا کر اسے صرف لمبا موڑ کر بانس کی نلکی میں ڈال دیں اور آگے سے منہ بند کر کے موم لگا دیں اور دریا، ندی یا سمندر میں جاری پانی میں ڈالیں۔ اس کے بعد میٹھے چاول پکا کر ۱۱ کمسن بچوں کو کھلا دیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ایک ماہ کے اندر اندر غیب سے زبردست مدد ہو گی۔ رُکے ہوئے کام چل پڑیں گے۔ کاروبار میں زبردست اضافہ ہو گا اور بے روزگاری ہو گی تو وہ بھی دور ہو جائے گی اور غیب سے ایسی نصرت ظہور میں آئے گی کہ جس کی پہلے سے کوئی توقع نہیں ہو گی۔ کیونکہ اللہ کسی بھی انسان کے حُسنِ ظن اور حُسنِ عمل کو پامال نہیں کرتا۔ تجربہ کیجئے اور ایمان و یقین کے ساتھ کیجئے صرف اللہ تعالیٰ کی آزمائش کیلئے کبھی کوئی عمل نہ کیجئے ورنہ کامیابی نہیں ملے گی۔ بلکہ مزید کسی نقصان کا اندیشہ پیدا ہو جائے گا۔

طریقہ ۱۱۱

مندرجہ ذیل نقش حسب ذیل طریقے سے عمل میں لائیں۔ اور رب العلمین کی قدرت کا کرشمہ کھلی آنکھوں سے ملاحظہ کریں ـــــــ طریقہ یہ ہے کہ اس نقش کو نوچندی جمعرات سے لکھنا شروع کریں۔ سات روز تک اس نقش کو ساعتِ مشتری میں روزانہ ۹۸ مرتبہ لکھیں۔ اور آٹے میں گولیاں بنا کر الگ الگ گولیوں کی صورت میں ایسے دریا میں ڈالیں جس میں مچھلیاں موجود ہوں۔ ورنہ ایسے کنوئیں میں ڈالیں جس سے کھیتوں کو پانی دیا جاتا ہو۔ ساتویں دن ۹۹ نقش لکھیں۔ تمام نقوش گلاب، زعفران سے لکھیں تو افضل ہے۔ اور اگر کسی وجہ سے یہ ممکن نہ ہو تو پین یا کچی پینسل سے بھی نقش لکھے جا سکتے ہیں۔ لیکن آخری دن آخری نقش روزگار کا گلاب و زعفران سے لکھیں۔ اور پھر اس کو زرد ریشمی کپڑے میں محفوظ کر کے، اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں۔ انشاء اللہ ایک ماہ کے اندر اندر اس کے اثرات کھلے طور پر محسوس ہوں گے۔ اور روزی کے دروازے ہر طرف سے کھلتے چلے جائیں گے۔ انشاء اللہ رزق موسلادھار بارش کی طرح برسے گا۔ اور کشائش رزق کی حد نہیں رہے گی۔ ملے گا اور بے حد حساب ملے گا۔ انشاء اللہ۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۰	۱۳۳	۱۳۰	۱۲۷
۱۳۱	۱۲۶	۱۲۱	۱۳۳
۱۲۵	۱۲۸	۱۳۶	۱۲۲
۱۳۵	۱۲۳	۱۲۴	۱۲۹

یا کافی یا غنی یا رزاق

طریقہ ۵۹ اور طریقہ ۹۰ میں بھی اسی نقش کا ذکر تھا۔ لیکن عمل کا طریقہ بدلا ہوا ہے۔ ناظرین کو جو طریقہ اپنی قوت استعداد اور مزاج کے اعتبار سے سہل محسوس ہو اسی پر عمل کریں۔ خادم نے اس نقش کے تینوں طریقوں پر بحمداللہ عمل کیا ہے اور تینوں ہی کو موثر پایا ہے البتہ اس طریقہ ۱۱۱ کی بات ہی کچھ اور ہے اور صاحب عقل کیلئے صرف اشارہ کافی ہوتا ہے۔ ہر بات کو کھول کر بیان کرنا مناسب نہیں ہے ـــ غواص اشارہ پاتے ہی خود موتی تلاش کر لیتا ہے۔ اور خام یقین والے لوگ چون وچرا میں اپنا وقت ضائع کر دیتے ہیں۔

طریقہ ۱۱۲

رزق کی فراوانی کیلئے خادم اس نقش کو لکھ کر ہمیشہ ضرورت مندوں کو دیتا ہے اور اللہ کے فضل وکرم سے ان کی روزی میں خیر وبرکت شروع ہو جاتی ہے۔ اس نقش کو لکھ کر وہ آیت جو نقش کے چاروں طرف لکھی ہوئی ہے۔ طالب کے نام کے مجموعی اعداد کے برابر پڑھ کر نقش پر دم کرے اور پھر اس نقش کو طالب سبز رنگ کے کپڑے میں موم جامہ کے بعد لپیٹ کر اپنے سیدھے بازو پر باندھ لے۔ انشاء اللہ ایک ماہ نہیں گزرے گا کہ حالات میں سدھار اور نکھار پیدا ہونا شروع ہوگا اور غربت وافلاس کے بادل چھٹنے شروع ہو جائیں گے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

اللہ لطیف

۳۱۴	۳۲۸	۳۲۴	۳۲۱
۳۲۵	۳۲۰	۳۱۵	۳۲۷
۳۱۹	۳۲۲	۳۳۰	۳۱۶
۳۲۹	۳۱۷	۳۱۸	۳۲۳

طریقہ ۱۱۳

ہمت والوں کیلئے ایک عمل پیش کیا جاتا ہے۔ اس عمل میں کچھ مشکلات پیش آتی ہیں۔ لیکن اگر کامیابی مل جائے تو انسان کا مقدر سورج کی طرح روشن ہو جاتا ہے۔ لیکن اس عمل کو صرف وہ حضرات کریں جو دل کے بہت مضبوط ہوں اور تندرستی بھی ان کی معیاری ہو۔ کمزور ونحیف اور بزدل قسم کے حضرات اگر اس عمل کو کریں گے تو جان کیلئے خطرہ ہو سکتا ہے۔

طریقہ عمل یہ ہے کہ مندرجہ ذیل نقش کو سیب کے درخت کی لکڑی کا قلم بنا کر اس سے لکھیں۔ نقش تمام کے تمام گلاب زعفران سے لکھیں ۲۷ نقش روزانہ بلاناغہ ۲۷ روز تک لکھیں۔ اور ۲۷ مرتبہ ہر ایک نقش پر یہ پڑھ کر دم کرتے رہیں۔ یَا بَاسِطُ الَّذِیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ (ہر ایک نقش پر یہ ۲۷ مرتبہ پڑھا جائے گا اور ایک دن میں ۲۷ نقشوں پر یہ ۷۲۹ مرتبہ پڑھا جائے گا) آخری دن یعنی ۲۷ ویں دن صرف ۱۷ نقش لکھیں ایک نقش کم لکھیں اور ہر روز پابندی سے نقوش کی ۲۷ گولیاں آٹے میں بنا کر کسی دریا میں ڈالتے رہیں۔ آٹے کی گولی میں بند کرنے سے پہلے ہر نقش پر پلاسٹک چڑھا لیں۔ (کسی کنوئیں یا بہتے ہوئے نہر میں نہ ڈالیں۔ بلکہ بڑے تالاب میں ڈالیں) آخری دن جب ۱۷ نقش دریا میں ڈال دیئے جائیں گے تو ایک گولی خود بخود انشاء اللہ کنارے پر عامل کے پاس واپس آجائے گی۔ اس گولی کو اٹھا لیں اور آٹا ہٹا کر اسے ہرے رنگ کے کپڑے میں تعویذ کی شکل دے کر اپنے سیدھے بازو پر باندھ لیں۔

اس عمل میں صرف ایک پرہیز ہے اور وہ یہ ہے کہ نقوش لکھنے سے دریا میں ڈالنے تک اور پھر واپس آنے تک جب تک اپنے گھر میں داخل نہ ہو جائے کسی سے بات نہ کرے، ورنہ عمل میں کمزوری پیدا ہو جائے گی۔ اسی لئے اس عمل کے کرنے والوں کیلئے یہ تاکید ہے کہ

نقوش لکھتے ہی گھر سے نکل کھڑے ہوں اور جلد از جلد نقوش کو دریا میں ڈال دیں ـــ دیر کریں گے تو خاموشی کا پرہیز باقی نہیں رہ سکیگا۔

یہ عمل باموکل ہے اس لئے جب بھی نقش لکھنے بیٹھے کسی بھی طرح اپنا حصار کر لے۔ اس عمل میں عموماً دو گھنٹے روزانہ لگیں گے۔ عمل کیلئے کوئی ایک وقت ہی مقرر کریں۔ البتہ پہلے دن نوچندی جمعرات کو مشتری کی ساعت میں کریں۔ اگلے دن سے کوئی ایک وقت مقرر کر لیں اور قبلہ رُو بیٹھ کر نقوش لکھیں ـــ ہر نقش کے نیچے یہ عبارت لکھیں۔

یالومائیل۔ یاباسطُ الذی یبسطُ الرّزق لمن یشآء بغیر حساب۔

اس عبارت کو لکھتے وقت زیر زبر لگانے ضروری نہیں ہیں۔ البتہ جب اسے پڑھیں تو صحیح تلفظ کے ساتھ پڑھیں۔ جب ہر نقش پر اس آیت کو پڑھیں گے تو موکل کا نام یالومائیل زبان سے ادا نہیں کریں گے۔ یہ نام صرف لکھنے میں استعمال ہوگا۔ ۲۷ دنوں کے دوران راستے میں اگر کوئی اجنبی شخص ملے تو اس سے ڈریں نہیں۔ نہ اس سے بات کریں۔ نیچے نظریں کر کے گزر جائیں اور جس دن بھی کوئی اجنبی شخص جو بظاہر صورت وشکل اور لباس اور وضع قطع کے اعتبار سے عجیب وغریب ہوگا نظر آئے گا۔ اسی دن گھر واپس آکر کم سے کم ۳ یتیم بچوں کو جن کی عمر ۱۲ سال سے کم ہو پیٹ بھر کے کھانا کھلائیں۔

یاد رکھیں اگر اس عمل میں بفضلِ رب کامیابی مل گئی تو وارے کے نیارے ہو جائیں گے۔ زندگی عیش وعشرت میں گزرے گی لیکن حالات بدلنے پر اللہ کی غریب مخلوق کی مدد کریں۔ اور ہر ہر لمحہ اپنے پروردگار کا شکر ادا کرتے رہیں اور یاد آجایا کرے تو مجھ خطار کار کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یاجبرائیل

۶	۴۸	۱۸
۳۶	۲۴	۱۲
۳۰	یاباسطُ	۴۲

یالومائیل۔ یاباسط الذی یبسط الرّزق لمن یشآء بغیر حساب

طریقہ ۱۱۴

مندرجہ ذیل نقش کو ساعتِ سعید میں لکھ کر فریم میں فٹ کر کے گھر یا دُکان کی دیوار پر آویزاں کریں۔ انشاء اللہ دُکان بھی خوب چلے گی اور گھر میں بھی خیر وبرکت ہوگی اور اگر کسی طرح کی کوئی بندش بھی ہوگی تو وہ بھی انشاء اللہ ٹوٹ جائیگی۔ اس نقش کو دیوار پر آویزاں کرنے کے بعد ۱۱ روپے کی مٹھائی بچوں میں تقسیم کر دیں۔

نقش یہ ہے۔

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

ب س	م ال	ہ ا
ال و	ا س ع	ج
ل ج	ل ال	ہ
۹۹۹	۹۹۹	۹۹۹

طریقہ ۱۱۵ برائے ترقی روزگار مندرجہ ذیل نقش لکھ کر دکان کے چاروں کونوں میں گڑھوا دیں ___ انشاء اللہ دکان چل پڑے گی ___ اور خوب چلے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۶۰	۵۵۵	۵۶۲
۵۶۱	۵۵۹	۵۵۷
۵۵۶	۵۶۳	۵۵۸

طریقہ ۱۱۶ فروختگی میں اضافے کیلئے یہ نقش بھی باذن اللہ مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ ہرے کپڑے میں پیک کرا کر دکان میں لٹکا دیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۰	۸۳	۸۶	۷۳
۸۵	۷۴	۷۹	۸۴
۷۵	۸۸	۸۱	۷۸
۸۲	۷۷	۷۶	۸۷

طریقہ ۱۱۷ رزق اور تنخواہ کی زیادتی کیلئے مندرجہ ذیل نقش لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کرا کر اپنے دائیں بازو پر باندھیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱۴	۹۴	۱۲۲
۱۱۸	۱۱۰	۱۰۲
۹۸	۱۲۶	۱۰۶

طریقہ ۱۱۸ یَا بَاسِطُ یَا وَدُودُ کے مجموعی اعداد میں اپنے نام اور والدہ کے نام کے اعداد جمع کر کے حسبِ قاعدہ مربع کا نقش مندرجہ ذیل طریقے سے بھرے، دکان میں لٹکائے یا اپنے سیدھے بازو پر باندھے اور کچھ نہ کچھ نذرانہ خیرات کرتا رہے۔ انشاء اللہ کاروبار کچھ دنوں کے بعد اس قدر چلے گا کہ حیرت ہوگی۔ نقش آتشی چال سے بھرے۔

نقش اسطرح بنائیں۔

۷۸۶

من یشآء	یرزق	بعبادہٖ	اللہ لطیف
اللہ لطیف	بعبادہ	یرزق	اللہ لطیفٌ
بعبادہٖ	من یشاء	اللہ لطیف	بعبادہ
یرزق	من یشآء	من یشآء	یرزق

طریقہ ۱۱۹ یہ نقش بھی مال و زر کی فراوانی کیلئے مفید ہے اور عملیات کی بیشمار کتابوں میں اس کا ذکر ملتا ہے۔ اس نقش کو کسی بھی رنگ کے کپڑے میں پیک کر کے سیدھے بازو پر باندھا جائے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۸	۲۱	۲۴	۱۱
۲۳	۱۲	۱۷	۲۲
۱۳	۲۶	۱۹	۱۶
۲۰	۱۵	۱۴	۲۵

طریقہ ۱۲۰ ان دونوں نقشوں کو ایک کاغذ پر برابر برابر لکھ کر اُس صندوقچی یا تھیلی میں رکھیں جس میں پیسے رکھتے ہوں انشاء اللہ روپے پیسے میں بے حد برکت ہوگی۔ اور روپیہ کبھی ختم نہیں ہوگا خرچ کے مطابق آمدنی ہوتی رہے گی اور اللہ کے فضل و کرم سے ضروریاتِ زندگی راحت و آرام کے ساتھ پوری ہوں گی ___ نقش یہ ہیں۔

۷۸۶

ف	ی	ط	ل
ل	ط	ی	ف
ی	ف	ل	ط
ط	ل	ف	ی

افتاح
یالطیف
الطف
علیٰ

۷۸۶

ح	ا	ت	ف
ف	ت	ا	ح
ا	ح	ف	ت
ت	ف	ح	ا

طریقہ ۱۲۱ خیر و برکت کیلئے سورۂ واقعہ کا نقش چاندی کی ڈبیہ میں پیک کر کے اپنے پاس رکھے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۹۷۳۰	۴۹۷۳۴	۴۹۷۳۷	۴۹۷۲۳
۴۹۷۳۶	۴۹۷۲۴	۴۹۷۲۹	۴۹۷۳۵
۴۹۷۲۵	۴۹۷۳۹	۴۹۷۳۲	۴۹۷۲۸
۴۹۷۳۳	۴۹۷۲۷	۴۹۷۲۶	۴۹۷۳۸

طریقہ ۱۲۲ غربت و افلاس کو رفع کرنے کیلئے سورۂ مزمل کا نقش چاندی کی ڈبیہ میں پیک کر کے اپنے پاس رکھے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۷۹۲۸	۸۷۹۳۱	۸۷۹۳۴	۸۷۹۲۱
۸۷۹۳۳	۸۷۹۲۲	۸۷۹۲۷	۸۷۹۳۲
۸۷۹۲۳	۸۷۹۳۶	۸۷۹۲۹	۸۷۹۲۶
۸۷۹۳۰	۸۷۹۲۵	۸۷۹۲۴	۸۷۹۳۵

طریقہ ۱۲۳ ملازمت کیلئے، قرض کی ادائیگی کیلئے، شادی کیلئے، مال و دولت کیلئے، ترقی یا تبادلے کے لئے عہدے میں اضافے کیلئے، غرضیکہ رزق اور روزگار سے متعلق ہر ایک مقصد کیلئے یہ اہم ترین عمل ہے۔

ترکیب اس کی یہ ہے۔

نوچندی اتوار کو سورج کی پہلی کرن نکلتے وقت نقش لکھا جائے گا ـــــ نقش کاغذ پر لکھیں۔ پھر اس پر سونے کا ورق بچھا کر اسے تعویذ کی طرح موڑیں۔

سونے کا ورق پہلے ہی لاکر رکھ لیں۔ قلم نیا ہو۔ اور زعفران و گلاب سے نقش لکھیں۔

اپنے نام کے اعداد اور اپنی والدہ کے نام کے اعداد نکال کر ان میں ۲۳۰ جمع کردیں۔ اور ان میں سے ۶۰ وضع کردیں۔ جو اعداد باقی بچیں انہیں ۵ سے تقسیم کردیں۔ پھر نقش مخمس کو آتشی چال سے پُر کریں۔ اگر کسر آئے تو قانون کے مطابق عمل کریں۔ اور نقش کے نیچے یہ عبارت لکھدیں۔

یاسلام اسلمنی عن فقری یا علی اغننی علی فقری یا قادر نجنی من الفقر

بحق ع س ق دبحق یٰسین

اس کے بعد سورۂ یٰسین پڑھنا شروع کریں اور اَجزَاَقَھُمْ مُھْتَدُوْنَ تک پڑھ کر نقش پر دم کردیں اور نقش کو سبز رنگ کے کپڑے میں پیک کرکے اپنے سیدھے بازو پر باندھ لیں۔ انشاء اللہ کچھ دنوں کے بعد دولت ہی دولت برسے گی اور ہر طرف مقبولیت اور محبوبیت حاصل ہوگی۔

طریقہ ۱۲۴ جو شخص سورۂ نصر کو اپنے پاس رکھے غیب سے رزق کا بندوبست ہوگا۔ انشاء اللہ۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۰۱۸	۲۰۲۲	۲۰۲۵	۲۰۱۱
۲۰۲۴	۲۰۱۲	۲۰۱۷	۲۰۲۳
۲۰۱۳	۲۰۲۷	۲۰۲۰	۲۰۱۶
۲۰۲۱	۲۰۱۵	۲۰۱۴	۲۰۲۶

طریقہ ۱۲۵ حصولِ غنا کیلئے اس نقش کو ہر روز چار نقش لکھ کر آٹے میں گولیاں بنا کر کسی تالاب میں ڈالیں۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۵۹۱	۵۵۹۴	۵۵۹۷	۵۵۸۴
۵۵۹۶	۵۵۸۵	۵۵۹۰	۵۵۹۵
۵۵۸۶	۵۵۹۹	۵۵۹۲	۵۵۸۹
۵۵۹۳	۵۵۸۸	۵۵۸۷	۵۵۹۸

انسانی مسائل کا روحانی حل
مستقل عنوان

روحانی ڈاک

حسن الہاشمی فاضلِ دارالعلوم دیوبند

> ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو۔ ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے۔ جوابات حاصل کرنے کیلئے جوابی لفافہ ضرور ساتھ بھیجا جائے۔ اگر اس کالم میں جگہ نہ مل سکے تو ڈاک سے جوابات دیدیئے جائیں گے۔ (ایڈیٹر)

چاشت کا صحیح وقت

سوال از: گلتاج بی بی، جے پور۔

آپ کا جنوری کا شمارہ پڑھا، بہت پسند آیا اس سے پہلے بھی میں ہر بار آپ کے رسالے کا مطالعہ کررہی ہوں۔ اس سے پہلے میں نے آپ کو دو خط ڈالے تھے۔ آپ نے میرے دونوں خطوں کا بہت اچھی طرح سے جواب دیا تھا جس مقصد سے میں نے خط ڈالا تھا وہ اللہ کے کرم اور آپ کی دعا سے ہوگیا ہے اور مجھے میری منزل نصیب ہوگئی ہے

آپ کو اس روحانی علاج میں کمال کی قدرت حاصل ہے ـــ خدا کرے آپ اسی طرح خوب ترقی حاصل کرتے رہیں اور لوگوں کی حاجات آپ کے ذریعہ پوری ہوتی رہیں۔ (آمین)

میں آپ سے ایک مشورہ لینا چاہتی ہوں۔ چاشت کی نماز کا صحیح طریقہ کیا ہے۔ ۲ رکعت پڑھنی چاہیئے یا ۴ رکعت، کم سے کم کتنی پڑھنی چاہیئے، وہی وقت گھر کے کام کا ہوتا ہے۔ ۹ سے ۱۱ کے بیچ میں کبھی بھی چاشت کا وقت نماز کا ہے۔ میں چاہتی ہوں پڑھنے کا ثواب بھی ملے۔ جس مقصد سے پڑھ رہی ہوں وہ مقصد اللہ پورا کرے۔ (آمین)

جواب چاشت کا صحیح وقت موسم سرما میں ۹ بجے کے بعد اور موسم گرما میں ۸ بجے کے بعد شروع ہوجاتا ہے اور زوال کا وقت شروع ہونے تک باقی رہتا ہے۔

اکابرین کا معمول یہ رہا ہے کہ انہوں نے چاشت کی نماز اس وقت ادا کی ہے جب سورج اپنا ایک چوتھائی سفر طے کرلے اور اس حساب سے ہمارے اکابرین گرمیوں میں چاشت کی نماز دس بجے اور سردیوں میں گیارہ بجے پڑھا کرتے تھے۔ بہرحال چاشت کی نماز منجملہ فرائض نہیں ہے اور جب یہ نماز فرض ہی نہیں ہے تو اس کا وقت بھی شرعی طور پر طے شدہ نہیں ہے۔ اگر کچھ اِدھر اُدھر بھی ہوجائے تب بھی کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ آپ اشراق کے بعد سے زوال تک جب بھی موقعہ اور فرصت ملے۔ نمازِ چاشت ادا کرسکتی ہیں۔

وظیفہ کا صحیح وقت

سوال از: (ایضاً)

آپ کے ہی ایک رسالہ میں میں نے پڑھا تھا۔ آپ نے غربت دور کرنے کا عمل یہ بتایا تھا۔ فجر میں ۱۱۹ مرتبہ یَا لَطِیْفُ اور قرآن حکیم کی یہ آیت اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ ذُوالْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ ۱۱۹ مرتبہ یہ آیت پڑھے۔ انشاء اللہ غربت دور ہوگی ـــ مجھے یہ عمل بہت اچھا لگا۔ آسان بھی ہے اور پڑھنے میں کوئی پریشانی بھی نہیں۔ مگر شادی نہیں ہوئی تھی جب تک تو میں آرام سے پڑھتی تھی۔ مگر شادی ہونے کے بعد اکثر فجر کی نماز نکل جاتی ہے جس کی وجہ سے میں یہ عمل کرنے سے مجبور ہوجاتی ہوں۔ شوہر کی خوشی کا بھی خیال رکھنا پڑتا ہے۔ ویسے وہ ایک دیندار آدمی ہیں۔ کافی خیال رکھتے ہیں۔ مگر پھر بھی ایسا اکثر ہوجاتا ہے اسکا کوئی اور طریقہ بتایئے۔ تمام نمازوں میں افضل نماز میں فجر کی نماز سمجھتی ہوں۔ وہی نماز قضا ہوجاتی ہے، اپنے آپ کو بہت بڑا گنہگار سمجھنے لگی ہوں یہ عمل اگر صرف عشاء کی نماز کے بعد کیا جائے تو کیا اثر انداز نہیں ہوگا۔؟

جواب شادی کے بعد ابتدائی دنوں میں ہر جگہ یہ دشواریاں پیش آتی ہیں جن کی طرف آپ نے اشارہ کیا ہے۔ ان دنوں انسان پر جذبات کا غلبہ رہتا ہے اور دھیان صرف سطحی تعلق پر لگا رہتا ہے۔ جس کی وجہ سے روزانہ فرائض قضا ہوجانے کی نوبت آتی ہے۔ تاہم اگر فریقین یہ فیصلہ کرلیں کہ جسمانی آسودگی کے ساتھ ساتھ ہم روحانی طمانیت سے بہرہ ور ہوتے رہیں گے تو پھر یہ ممکن نہیں ہے کہ کوئی انسان فجر کی نماز کو گنوا بیٹھے۔

عورت نسبتاً مجبور ہوتی ہے اور نسبتاً حیادار بھی ہوتی ہے۔ لیکن ایسی حیا بے سود ہے جو بندوں کے لئے تو حاجب بن جائے اور اللہ کیلئے حاجب نہ بن سکے۔

فجر کا ادا وقت فوت ہوجانے کے بعد آپ نماز قضا پڑھنے کا جس وقت بھی اہتمام کریں گی۔ نماز ادا ہوجائے گی۔ اور فرض آپکے ذمہ سے ساقط ہوجائے گا۔ البتہ بزرگوں نے روزی سے متعلق جن وظائف کو پڑھنے کی تاکید صبح کی نماز کے بعد کی ہے انہیں ادا وقت کے علاوہ کسی اور وقت پڑھنا مفید ثابت نہیں ہوگا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ میری امت کیلئے صبح کے وقت میں برکت رکھی گئی ہے۔ اور صبح سویرے بستر چھوڑ کر دنیاوی مشاغل میں لگنے سے پہلے اللہ کو یاد کرنا بیشمار مصلحتوں کا حامل ہے۔ اور ان ہی باتوں کے پیش نظر عاملین کاملین نے بھی وظائف وعملیات کیلئے بالخصوص ان وظائف وعملیات کیلئے جو رزق اور روزگار سے متعلق ہوں صبح کا وقت تجویز کیا ہے۔ اب اگر کوئی شخص فجر کی نماز دس بجے قضا پڑھ کر اُن وظائف کا ورد کرنے بیٹھ جائے جو خیر و برکت سے متعلق ہوں، غلطی کا مرتکب ہوگا اور ایسا کرنے سے متوقع نتائج برآمد نہیں ہوں گے۔

بہتر ہے کہ جبتک آپ ازدواجی زندگی کے عبوری دور سے گزر رہی ہیں۔ اس وقت تک مذکورہ وظیفے کو عشاء کی نماز کے بعد پڑھا کریں۔ یہ وقت بھی خیر و برکت کے وظائف پڑھنے کیلئے نسبتاً مفید ہے۔

محترمہ! آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ میں تمام نمازوں میں سب سے افضل نماز فجر کی نماز کو سمجھتی ہوں۔ اس طرح کا اظہارِ خیال شرعاً جائز نہیں ہے ــــ شارع علیہ السّلام نے جس چیز کو افضل بتا دیا ہے وہ افضل ہے اور جسے مفضول بتایا ہے وہ مفضول ہے امت کے کسی بھی شخص کو قطعاً اس بات کا حق نہیں ہے کہ وہ کسی عبادت کو افضل سمجھے اور کسی کو غیر افضل۔ افضل اور غیر افضل کی تخصیص ہو چکی ہے۔ اب ہمیں تخصیص اور تقسیم کرنیکا کوئی حق نہیں رہا۔ اور نہ اپنی جانب سے کسی بھی طرح کے اظہارِ رائے کا کوئی حق ہے۔

معافی چاہوں گا کہ آپ کی ذہنی اصلاح کیلئے یہ چند زائد باتیں نوکِ قلم پر آ گئی ہیں ــــ امید ہے کہ آپ انہیں اپنی اصلاح کی خاطر گوارہ کریں گی۔ اور آئندہ اس قسم کی گفتگو سے پرہیز کریں گی۔

"یَا لَطِیْفُ" والا وظیفہ آپ عشاء کی نماز کے بعد پڑھ لیا کریں۔ اور جس وقت آپکو صبح کی نماز بروقت پڑھنے کی مہلت نصیب ہو جائے اس وقت آپ اس وظیفے کو صبح ہی کے وقت پڑھیں۔ کیونکہ اوّلیت اسی وقت کو حاصل ہے۔

غربت دور کرنے کیلئے

سوال از: (ایضاً)

آپ کے ہی رسالے میں، میں نے پڑھا تھا کہ اگر انسان اپنے نام کے عدد کے مطابق اگر کوئی وظیفہ پڑھے تو اس کو ضرور کامیابی ملتی ہے۔ بڑی مہربانی ہوگی میرے شوہر کا نام عقیل احمد ہے ان کے والد کا نام غلام احمد تھا۔ میرا نام گلتاج بی بی ہے۔ یہ بتانے کی مہربانی فرمائیے۔ ہمیں کونسا عمل کرنا چاہئے۔ میرے شوہر تو کریں گے نہیں۔ عمل مجھے ہی کرنا پڑے گا۔ وہ کہتے ہیں۔ پیسہ عورت کے نصیب کا ہوتا ہے۔ کوئی ایسا عمل بتائیں جس سے ہماری غربت دور ہو جائے۔ میرے شوہر پر ذمہ داری بھی زیادہ ہے۔ مگر وہ اتنی خوش اسلوبی سے اپنی ذمہ داری نبھاتے ہیں، دو جوان بہنیں ہیں دو چھوٹے بھائی ہیں جو ابھی پڑھتے ہیں۔ والدہ ہیں ان کی عزت بھی ایسی کرتے ہیں کہ آج کے دور میں شاید ہی کوئی کرتا ہوگا۔ کرایہ کا مکان ہے والد کا سایہ بھی سر پر نہیں ہے۔ ہر حال میں خوش رہنا ان کی فطرت میں ہے۔ ہر حال میں اللہ کا شکر ادا کرنا، برائے مہربانی کوئی ایسا عمل بتائیے کہ ہمارے گھر کے حالات اچھے ہو جائیں۔ ان کا روزگار اچھا چلے سب لوگ یہ کہتے ہیں کہ دیکھئے تمہارے قدم گھر میں پڑنے سے کیا اچھا ہوتا ہے۔ ہم ایسے ہی رہیں گے کیا حالات بدلیں گے، مجھے اس بات کا بہت احساس ہوتا ہے۔ میرے پاس اللہ سے دعا کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں، میں یہ نہیں چاہتی ہوں کہ سب مجھے بدنصیب کہیں۔ اللہ عبادت کرنے والے کی کیا تقدیر بدل دیتا ہے۔ اللہ بس ذلت نہ دے۔ عزت دے، (آمین)

میرے خط کا جواب جلد از جلد دینے کی مہربانی فرمائیں۔

جواب یہ درست ہے کہ اگر اسم باری تعالیٰ کو اپنے نام کے مجموعی عدد کے برابر پڑھیں تو زیادہ بہتر ثابت ہوتا ہے۔ اور نتائج بفضلِ رب العالمین جلد برآمد ہوتے ہیں۔ لیکن جب آپ کے شوہر وظیفے کا اہتمام نہیں کر سکتے تو پھر ان کے نام کے اعداد نکال کر بتانا بے فائدہ ہوگا۔ حالانکہ بات یہ ہے کہ اگر وظیفہ آپ کے شوہر پڑھتے تو کاروبار کے آثار جلد سامنے آتے کیونکہ کاروبار سے متعلق وظیفے مرد ہی کو پڑھنا افضل ہے۔

گلتاج بی بی! آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۴۷۰ ہیں۔ مرکب اعداد ۱۹ ہیں اور آپ کا مفرد عدد ایک ہے۔ یہ تمام اعداد یہ ثابت کرتے ہیں کہ آپ خوش نصیب ہیں اور جلد یا بدیر آپ راحت و آرام کی زندگی بسر کریں گی۔ انشاء اللہ۔ آپ اگر ہمت رکھتی ہیں تو یَا لَطِیْفُ والا وظیفہ فی الحال عشاء کی نماز کے بعد اور بعد میں نمازِ فجر کے بعد ۴۷۰ مرتبہ پڑھ لیا کریں۔ اوّل اور آخر میں گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ لیا کریں۔ انشاء اللہ حالات بدلیں گے اور حیرتناک حد تک کاروبار میں وسعت پیدا ہوگی۔

یہ بات مشہور عام ہے کہ پیسہ عورت کی قسمت سے ملتا ہے۔ لیکن شریعت میں ایسی باتوں پر بھروسہ کرنے سے منع کیا گیا ہے اور ان باتوں پر اعتمادِ کلی کر لینے سے ایک اور نقصان سامنے آتا ہے اور وہ یہ کہ بعض گھروں میں عورتوں پر مظالم ہوتے ہیں یہ کہہ کر کہ ہماری غربت و افلاس کی وجہ ہماری بدنصیب بیوی ہے۔ ممکن ہے کہ عورت کی خوش نصیبی سے پیسہ ملتا ہو اور غربت عورت کی بدنصیبی کی بنا پر حصّۂ زندگی بنتی ہو لیکن پھر یہ ماننا پڑے گا کہ بدنصیب عورت کا ملنا مَرد کی بدنصیبی ہے۔ مَرد اگر خوش نصیب ہوتا تو خوش نصیب عورت سے شادی ہوتی۔ اس طرح اگر تمام سروں کو ملائیں گے تو عورت بے قصور ہی ثابت ہوگی۔ مگر ان گہرائیوں میں کون جاتا ہے، ہوتا تو بس یہ ہے کہ افلاس و غربت کا سہرا اپنے سَر باندھنے کے بجائے عورت کے سر باندھ دیا جاتا ہے اور پھر اس کی توہین و تذلیل کے بہانے تلاش کئے جاتے ہیں۔ اللہ کا شکر ادا کیجئے کہ آپ کے شوہر فطرتاً نیک ہیں اور آپ سے محبت کرتے ہیں۔ آپ کے گرویدہ ہونے کے ساتھ وہ اپنے بہن بھائی کے ساتھ بھی حسنِ سلوک کر رہے ہیں اور اُس ماں کی عزت و احترام سے بھی اغماض نہیں برت رہے ہیں جس کے قدموں کے نیچے جنت ہے اور جو دنیاوی راحت و آرام کی بنیاد ہے ــــ مجھے یقین ہے کہ اگر ان کے حسنِ اخلاق اور حسنِ کردار کا یہی عالم رہا اور آپ اپنے رب کا دروازہ اسی طرح کھٹکھٹاتی رہیں تو ایک دن ایسا بھی آئے گا کہ ہر طرف کشائشِ رزق کے دروازے کھلیں گے۔ اُن سے مانگنے والا کبھی محروم نہیں ہوا۔ دعا کی قبولیت میں دیر ممکن ہے اندھیر ممکن نہیں۔ وہ سب کی سنتے ہیں کاش ہم سب کو مانگنے کا طریقہ آ جائے تو ہمارے دامن کبھی خالی نہ رہیں۔

آپ اپنی سسرال میں خدمت و محبت سے سب کے دل جیتنے کی کوشش کریں اگر کوئی آپکے ساتھ بھلائی کرے تو اس کی قدر کریں۔ بڑوں اور چھوٹوں کا حق پہچانیں شوہر کو اپنی جاگیر نہ سمجھیں۔ ان پر دوسروں کا بھی حق ہے۔ اور ماں کا حق تو کچھ زیادہ ہی ہے۔ بلکہ اپنے شوہر کو سمجھائیے کہ وہ آپ سے زیادہ اپنی ماں کو چاہیں اگر آپ یہ طریقہ اختیار کریں گی تو اللہ آپ پر فضل فرمائے گا اور آپ کے شوہر پہلے سے کچھ زیادہ ہی آپکو چاہنے لگیں گے اور جب ایسا ہوگا تو پھر غربت میں بھی مزا ہوگا۔ اور اگر آپس کی محبت بدگمانی اور غلط فہمی کا شکار ہو گئی تو پھر مالداری میں بھی ذہن کو سکون نصیب نہ ہوگا۔ اور یاد رکھیں زندگی کا اصل سرمایہ ذہنی آسودگی ہے۔ یہ اگر نصیب نہیں تو قارون کے خزانوں کی کنجی بھی زنگ آلود لوہے سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتیں۔

اہم کام

سوال از: محمد حنیف سبحانی، جھالو ضلع بجنور۔

میں نے آپ کا جنات نمبر منگایا اور آج پہلی بار طلسماتی دنیا کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ مگر آپ اپنی کامیابی الفاظوں میں نہ سمجھ کر حقیقت میں خیال کریں۔ کیونکہ آج کا ذہن ہر بات کی حقیقت تک پہنچنے کیلئے کوشاں ہے۔ دوسری بات جنات نمبر کے بارے میں جو کمی رہی ہے وہ یہ کہ جنات کیا کیا کام بطور خدمت تابع ہونے کے بعد کر سکتے ہیں۔ دوسری بات اس نمبر میں یہ ہے کہ عملیات تقریباً سب پرانے ہیں، کچھ کو چھوڑتے ہوئے۔ اگر روحانی مرکز ہے تو وہاں پر روحانیت پر مکمل معلومات بہم پہنچانے کی کوشش کریں۔ ورنہ ہزاروں آدمی عملیات سے ضرور دیوانے ہو کر رہ گئے، کسی کا اعتماد ہی ختم ہوا۔ کیونکہ ہمارے یہاں اس دور میں دوسرے شعبوں کی طرح رہنمائے روحانیت بھی مفقود ہیں۔ مسلمان دیوانہ وار دوسری قوموں سے ہر راہ میں رہنمائی مانگنے پر مجبور ہے؟ کیوں؟ کیا غور کریں گے۔؟

جواب ہمیں اس بات کا اعتراف ہے کہ جنات نمبر میں بیشمار خامیاں اور کچھ ادھورا پن باقی رہ گیا ہے۔ اور اس کی تلافی رفتہ رفتہ انشاء اللہ عام شماروں کے ذریعہ کر دی جائے گی اور اس میں جو کچھ بھی آپ کو قابلِ تعریف محسوس ہوا اس کیلئے ہم آپکے شکر گزار ہیں۔ اور اسے حوصلہ افزائی سمجھتے ہوئے اس کی قدر کرتے ہیں اور وعدہ کرتے ہیں کہ آئندہ جو خاص نمبر نکالے جائیں گے ان میں اور زیادہ تحقیقی مواد شامل کرنے کی کوشش کریں گے، بشرطیکہ فضلِ خداوندی شاملِ حال رہا۔

روحانی مرکز کے قیام کا مقصد ہی یہ ہے کہ لوگوں کو ذہنی آسودگی فراہم کرنیکے ساتھ ساتھ روحانی عملیات کی باقاعدہ تربیت دی جائے۔ انشاء اللہ عنقریب ہم ایسا ادارہ قائم کرنے میں کامیاب ہو جائینگے جہاں لوگوں کو چلّہ کشی کے ذریعہ روحانی طور پر اہل بنانیکی جدوجہد کی جائے گی۔ اور ایک طے شدہ نصاب کے ذریعہ انہیں "انسانِ کامل" بنانے کی مشق کرائی جائے گی۔

افسوس کہ آج خانقاہوں اور روحانی تربیت گاہوں کا وجود عنقا ہو گیا ہے۔ اور یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ صرف تعلیم انسان کو انسان نہیں بنا سکتی بلکہ تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیت بھی ضروری ہے جس سے دینی اور دنیاوی تمام ادارے یکسر غافل ہیں۔ الا ماشاء اللہ جلد ہی وہ وقت آئے گا کہ 'روحانی مرکز' نہ صرف یہ کہ روحانی عملیات کے سلسلے میں شائقین کو معتبر غذا فراہم کرے گا۔ بلکہ 'روحانی مرکز' روحانی آسودگی بھی فراہم کرنے کی ہر ممکن کوشش کرے گا۔ یہ غلط فہمی عام ہو گئی بلکہ وبا کی طرح پھیل گئی ہے کہ صرف تعویذ باندھ لینے سے تمام مسائل حل ہو جاتے ہیں۔ یہ بدعقیدگی ہے۔ قرینِ عقیدہ بات یہ ہے کہ تعویذ صرف وہی حیثیت رکھتا ہے جو جڑی بوٹی یا ٹیبلیٹ اور انجکشن کی ہے اور جس طرح ادویات اپنا اثر دکھانے میں اذنِ خداوندی کی محتاج ہیں۔ اسی طرح تعویذات بھی اپنا چمتکار دکھانے کیلئے فضلِ خداوندی کے محتاج ہیں۔ 'روحانی مرکز' روحانی مشن کو فروغ دینے کیلئے قائم ہوا ہے 'طلسماتی دنیا' صرف ایک رسالہ نہیں بلکہ ایک روحانی تحریک ہے اس روحانی تحریک کا مقصد یہ ہے کہ روحانی عملیات کے سلسلے میں جو افراط و تفریط کا بازار گرم ہے اس کا قلع قمع کر کے لوگوں کو اعتدال اور توسط کا راستہ دکھایا جائے۔ جو لوگ تعویذ گنڈوں کے پیچھے لاٹھی لیکر دوڑ رہے ہیں ان سے بھی نمٹا جائے اور جو لوگ تعویذ گنڈوں ہی کو حاصلِ زندگی سمجھ بیٹھے ہیں ان کے پیچھے بھی مردڑے جائیں۔ انشاء اللہ یہ تحریک بہت جلد پورے ملک اور پورے عالم میں فروغ پائے گی۔ اور انشاء اللہ طلسماتی دنیا کا اخلاقی روحانی اصلاحی تبلیغی جادو ایک دن سَر چڑھ کر بولے گا۔

'روحانی مرکز' عوام و خواص کو جہالت اور کم فہمی کی دلدل سے نکالنے کے ساتھ طے شدہ روحانی نصاب کے ذریعہ ذہنی آسودگی اور قلبی سکون فراہم کرنیکی ہر ممکن کوشش کرے گا۔ اور بھٹکے ہوئے لوگوں کو سیدھے راستے پر لانے کیلئے حکمتِ عملی اور روحانی جدید طرز کے تمام طریقوں کو بروئے کار لا کر انہیں صراطِ مستقیم پر لانے کی جدوجہد کرے گا۔ یہ بات مسلّم ہے کہ قلب کا سکون اللہ کے ذکر میں ہے اور ذہن کی آسودگی روحانی تربیت میں ہے۔ اور اسی مقصد کیلئے 'روحانی مرکز' قائم ہوا ہے ــــ اللہ سے دعا کریں کہ 'روحانی مرکز' کو استحکام عطا کرے اور لوگ اس کی افادیت سے زیادہ سے زیادہ مستفیض ہوں۔

چہرے کے تل

سوال از: ثمینہ کوثر، کرتپور۔

دراصل میرے چہرے پر کافی تل ہیں اور یہ کم نہ ہونے کے بجائے بڑھتے ہی جا رہے ہیں۔ آپ سے درخواست ہے۔ کہ آپ مجھے کوئی دعا بتا دیں۔ جس سے میرے چہرے کے تل ختم ہو جائیں۔

جواب بہن! تلوں کا ختم ہونا مشکل ہے۔ اس لئے اگر انہیں رفع اور ختم کرنے کیلئے پریشان نہ ہوں تو بہتر ہے۔ کیونکہ تل انسانی کھال کا جزو ہوتا ہے اور اسے کھرچ دینا ممکن نہیں ہے البتہ اگر اولے کے پانی پر سورۂ رحمٰن ۱۱ مرتبہ پڑھ کر رکھ لیں اور روزانہ سوتے وقت اس پانی کے چھینٹیں منہ پر دیکر سفید رنگ کے کپڑے یا تولئے سے منہ پونچھ لیں ــــ اور یہ عمل چالیس دن تک کرتی رہیں تو انشاء اللہ تل ماند پڑ جائیں گے۔ اور دور سے نظر نہیں آئیں گے۔

چہرے اور ہاتھ پاؤں کا رنگ

سوال از: (ایضاً)

دوسری بات یہ ہے کہ میرے چہرے کا رنگ زیادہ صاف تو نہیں۔ لیکن پھر بھی

بہتر ہے۔ مگر ہاتھ پاؤں کافی کالے ہیں۔ آپ مجھے کوئی دعا بتایئے جس سے رنگ نکھر جائے۔ سعودی عرب میں ایک صابن بنتا ہے "حب سودا" یہ تین ریال کا ملتا ہے۔

جواب اسے منگالیں۔ اور اس سے اپنے چہرے کو اور ہاتھ پاؤں کو دھوئیں اور روزانہ رات کو سوتے وقت لیموں کا عرق اور عرق گلاب ملاکر اس کو اپنے چہرے پر اور ہاتھ پاؤں پر مل لیا کریں۔ انشاء اللہ ایک ماہ کے اس عمل سے آپ کے چہرے اور ہاتھ پاؤں کا رنگ توقع اور امید سے زیادہ نکھر جائے گا۔ یوں اصل رنگ سیرت کا رنگ ہے اور رنگِ سیرت اگر سفید ہو تو صورت کا کالا پن بھی برا نہیں لگتا۔ اپنے ظاہر کو نکھارنے کے ساتھ ساتھ اپنے باطن کو زیادہ سے زیادہ اُجلا کرنے کی کوشش کریں۔

کتابت کی غلطی

سوال از: محمد آفاق، کیرانہ ضلع مظفر نگر

عرض ہے کہ ماہ فروری کا 'طلسماتی دنیا' بذریعۂ ڈاک موصول ہوگیا۔ ڈاکخانے سے گھر تک کتنی فوٹو اسٹیٹ کراکر لوگوں کو دیں، اس سے رسالے کی مقبولیت کا اندازہ ہورہا تھا۔ یہاں پھر انہیں لوگوں نے گھر آکر مانگنا شروع کردیا جس سے میرے انکار پر لوگوں کو مایوسی کا شکار ہونا پڑا، بہرحال کل ملاکر رسالے کی مقبولیت کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔

اس کے علاوہ ماہ جنوری ۱۹۹۹ء کے رسالے میں طریقہ ۳۲ میں آپنے دو نقش دیئے، نقش ۱ نقش ۲، آپ کا نقش ۱ غلط ہے، کاتب کی غلطی سے ہو یا آپ کی غلطی ہو، برائے کرم نقش ۱ کو چیک کرکے آئندہ کسی شمارے میں صحیح نقل کریں۔

جواب میرے رب کا فضل و کرم ہے کہ میری محنت رائیگاں نہیں جارہی ہے اور 'طلسماتی دنیا' لوگوں کی نظروں میں محبوب سے محبوب تر ہوتا جارہا ہے۔ آپنے قدردانی کے اظہار کا جو انداز اختیار کیا ہے اس کیلئے میں آپ کا مشکور ہوں۔ اور وعدہ کرتا ہوں کہ میں انشاء اللہ طلسماتی دنیا کو زیادہ سے زیادہ خوبصورت، دلچسپ اور مفید و موثر بناکر پیش کرتا رہوں گا۔ جنوری ۱۹۹۹ء کے شمارے میں صنم خانۂ عملیات کے 'باب الرزق' میں طریقہ ۳۲ کے تحت جو نقوش دیئے گئے ہیں ان میں پہلے نقش میں کتابت کی ایک غلطی باقی رہ گئی ہے، از راہِ غلطی سولہویں خانے میں بجائے ۶۰۳ کے ۵۰۳ چھپ گیا ہے۔ اس سلسلے میں تمام قارئین سے اظہارِ شرمندگی کے بعد میں معافی کا طلبگار ہوں۔ اور آپ کا شکرگزار ہوں کہ آپنے نشاندہی کرکے مجھے تلافی کا موقع عنایت کیا۔ دجہاں کاتب سے غلطی ہوئی تھی وہاں خانے میں نشان لگادیئے گئے ہیں۔

صحیح نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۹۵	۵۹۸	۶۰۲	۵۸۸
۶۰۱	۵۸۹	۵۹۴	۵۹۹
۵۹۰	۶۰۴	۵۹۶	۵۹۳
۵۹۷	۵۹۲	۵۹۱	۶۰۳

۷۸۶ کا مسئلہ

سوال از: ظہیر احمد، بستی۔

عرض تحریر یہ ہے کہ چند جماعت والے لوگ مثلاً جماعت اسلامی، و اہل حدیث، حضرات یہ سوال کرتے ہیں کہ ۷۸۶ لکھنا درست نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ بتلاتے ہیں کہ بسم اللہ کی توہین ہے کیونکہ اہلِ ہنود کے پیشوا ہری کرشنا کا بھی عدد یہی آتا ہے۔ لہٰذا آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ مفصل جواب سے نوازیں اور رسالے کے اندر بھی جگہ عنایت فرمائیں۔ تاکہ دوسرے لوگ بھی اس سے فائدہ حاصل کرسکیں۔ ذرہ نوازی ہوگی۔

جواب بعض لوگوں کا حال یہ ہے کہ وہ بعض معاملات میں تو بڑے حساس نظر آتے ہیں اور بعض امور میں بالکل بے حس بن جاتے ہیں، اسی طرح کے لوگوں میں وہ حضرات بھی شامل ہیں جن کا ذکرِ خیر آپنے کیا ہے۔ ہم نے ایسے اہلِ حدیث بھی دیکھے ہیں کہ جو کسی کی مانتے ہی نہیں، یہ لوگ اپنے نفس کے مقلد ہیں۔ اور خوش گمانی یہ ہے کہ ہم حدیث کے پیروکار ہیں۔ جماعت اہلِ حدیث کے کئی طریقے ایسے ہیں جو سنت سے متصادم ہیں لیکن وہ انہیں سنت ہی سمجھ کر اپنے گلے کا ہار بنائے ہوئے ہیں۔ اور جماعتِ اسلامی والوں کی اکثریت کا حال یہ ہے کہ وہ داڑھی کتراتے بھی ہیں اور منڈواتے بھی ہیں۔ انہیں یہاں یہود اور ہنود سے مشابہت کا احساس نہیں ہوتا۔ ان لوگوں کو عیسائیوں والا لباس پہن کر عیسائیوں سے مناسبت پیدا ہوجانے کا کوئی اندیشہ نہیں ہوتا۔ لیکن جب کوئی ۷۸۶ لکھتا ہے تو انہیں ہنود سے مشابہت کی بُو آنے لگتی ہے۔ کیونکہ ۷۸۶ ہرے کرشنا کے اعداد بھی نکلتے ہیں ـــــ واہ ری جہالت تیرا ہی آسرا۔!

ہمیں یہ بات تسلیم کہ ۷۸۶ صرف بسم اللہ ہی کے اعداد نہیں بلکہ ۷۸۶ ہرے کرشنا کے بھی اعداد ہیں۔ لیکن یہ بات ہمیں ہرگز ہرگز تسلیم نہیں ہے کہ کوئی بھی مسلمان ۷۸۶ لکھتے وقت ہرے کرشنا کی نیت کرتا ہو ـــ ہر صاحبِ ایمان آدمی جب ۷۸۶ لکھتا ہے تو اس کے ذہن میں بسم اللہ کا تصور کارفرما ہوتا ہے۔

جس شریعت میں اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہو اس شریعت کے ماننے والے جب ایسی نادانی کی باتیں کرتے ہیں تو حیرت ہوتی ہے۔ اہلِ علم اس بات سے واقف ہیں کہ کسی خط، کسی کتاب یا تحریر کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا واجب ہے لکھنا واجب نہیں ہے۔ اب جو بھی شخص ۷۸۶ لکھتا ہے وہ بسم اللہ ہی کی نیت اور تصور سے لکھتا ہے اس لئے اس کا ۷۸۶ لکھنا بسم اللہ ہی کے قائم مقام سمجھا جاتا ہے۔ ان اعداد سے وہ چیز مراد نہیں لی جاتی جو معترضین کے دل و دماغ میں ہے۔

دورِ قدیم میں یہ دستور تھا کہ جہاں حاشیے کا مضمون ختم ہوتا۔ وہاں ۱۲ لکھدیا جاتا تھا اور اس سے مراد حد ہوا کرتی تھی۔ کہ حاشیہ یہاں ختم ہے۔ حد کے اعداد ۱۲ ہی ہوتے ہیں۔ اُس زمانہ میں نرالے قسم کے فلسفی موجود نہیں تھے، اسی لئے کسی نے کبھی یہ بھی نہیں کہا کہ ۱۲ لکھنا حد کے قائم مقام نہیں ہے۔ موجودہ دور عقل پرستی اور من مانیوں کا دور ہے۔ ہر شخص نے اپنا معیار اپنی عقل ہی کو بنا رکھا ہے۔ بس جو بات اپنی عقل میں آجاتی ہے۔ وہ درست، اور جو بات اپنی تو لہ بھر عقل میں نہ سمائے وہ نادرست۔

پھر جن حضرات کا آپنے ذکر کیا ہے وہ تو ماشاء اللہ میدانِ بے لگامی کے شہسوار ہیں وہ کہاں کسی کی سنتے ہیں اور مانتے ہیں۔ اس لئے انہیں سمجھانے کی آپ کوشش نہ کریں۔ آپ اپنے ذہنی خلجان کو دور کرلیں اور یہ یقین کرلیں اعمال کا دارومدار قطعی طور پر نیتوں پر ہے۔ اگر آپ باسمہٖ لکھ کر بسم اللہ مُراد لیں گے تب بھی آپ حق بجانب ہوں گے اور اگر ۷۸۶ لکھ کر بسم اللہ مُراد لیں گے تب بھی آپ حق بجانب ہوں گے۔

ہمارا مذہب یہ کہتا ہے کہ اعمال کا مدار نیت پر ہے جس شخص نے ہجرت کی اللہ اور رسولؐ کیلئے اس کی ہجرت اللہ اور رسولؐ ہی کیلئے سمجھی جائے گی۔ اور جس شخص نے ہجرت کی کسی عورت سے نکاح کیلئے یا دنیا حاصل کرنے کیلئے اس کی ہجرت ان ہی چیزوں کیلئے تصور کیجائے گی۔

بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ عمل ایک ہی ہوتا ہے لیکن نیت مختلف ہوتی ہے۔ اس صورت میں وہی عمل قابلِ اعتبار ہے جو خالصۃً اللہ کے لئے ہو۔ جو مذہب نیت کو بنیادی حیثیت دیتا ہو اُس مذہب کے دعویداروں کا حال یہ ہے کہ وہ ۷۸۶ کے معمولی سے مسئلے میں بُری طرح اُلجھے ہوئے ہیں اور ایک ذرا سی بات ان کی عقل شریف میں نہیں آتی ایک ہی عدد کسی جگہ مبارک سمجھا جاتا ہے اور کسی جگہ غیر مبارک، مثلاً ہم حرفِ "الف" کا احترام اس لئے کرتے ہیں کہ وہ "اللہ" کے شروع میں آتا ہے۔ اب اگر کوئی شخص یہ کہنے لگے کہ الف قابلِ احترام ہرگز نہیں ہے کیونکہ الف تو ابلیس کے شروع میں ہے تو بتایئے ایسے شخص کے بارے میں آپ کیا رائے قائم کریں گے۔؟ جو رائے آپ اس شخص کے بارے میں قائم کریں گے بس وہی رائے ان حضرات کے بارے میں بھی قائم کریں جو از راہِ نادانی ۷۸۶ پر تبرے بازی کرتے نظر آتے ہیں۔ اور نادان ہوتے ہوئے خود کو عقلِ کل سمجھ کر خوش بخوش ہیں۔ اور اعتراضات کی جگالی کرکے نت نئے فتنے پھیلانے میں مصروفِ عمل ہیں۔

تصویر کا مسئلہ

سوال از: عظیم زبیر، لکھیم پور،

آپ رسالے کے ٹائٹل پر جو تصاویر چھاپ رہے ہیں اس سلسلے میں ہم مطمئن نہیں ہیں۔ ہمارے خیال میں اگر تصاویر نہ چھاپیں تو ہم سب کو اور بالخصوص تامی برادری کو بے حد خوشی ہوگی اور افادیت کی وجہ سے رسالہ پھر بھی خاصی تعداد میں فروخت ہوتا رہیگا۔

جواب ہم رسالے کو اُن گھروں میں داخل کرنا چاہتے ہیں جہاں صرف تصویر والے رسالوں کی رسائی ممکن ہے۔ اور ہمیں خوشی ہے کہ ہمارا رسالہ ان ہاتھوں تک پہنچ رہا ہے جنہوں نے کبھی دینی پرچوں کو سرسری نظروں سے دیکھنا بھی گوارہ نہیں کیا تھا۔ اب وہ ایک دینی اور تبلیغی پرچے کو مزے دار پڑھ رہے ہیں۔ بلکہ اللہ کی شانِ کریمی اور اس کی وحدانیت کو بجان و دل تسلیم کررہے ہیں۔ بنیادی طور پر یہ رسالہ ایک عملیاتی رسالہ ہے لیکن اس رسالے کے ذریعہ ہم نے تبلیغِ دین کی جو طرح ڈالی ہے وہ الحمدللہ مؤثر اور مفید ثابت ہورہی ہے اور اس کے مفید اور متوقع نتائج برآمد ہورہے ہیں۔ برائے مہربانی اس طرح کے اعتراضات سے اس وقت تک ہاتھ اٹھالیں جب تک یہ رسالہ مقبولِ عام اور مشہورِ زمانہ نہ ہوجائے، ہمیشہ مقصد کی افادیت کو پیشِ نظر رکھیے۔ اور بڑے فائدے کیلئے تھوڑی سی خرابی کو برداشت کرلیجئے۔ ایک وقت وہ بھی انشاء اللہ آئے گا کہ ہم اسے بغیر ٹائٹل کے بھی چھاپیں گے تو یہ چلے گا۔ فی الحال اسے دنیاداروں کے گھروں میں گھسانے کیلئے تصاویر دینا ناگزیر ہے۔ اگر ہم نے اس پر مساجد وغیرہ کی تصاویر چھاپنی شروع کردیں تو پھر آپ جیسے لوگ تو خوش ہوں گے، لیکن ملت کا وہ طبقہ اسے چھونا بھی پسند نہیں کرے گا جو دین سے دور اور بہت دور ہوتا جارہا ہے اور ہم ایک خاص عمل کا سہارا لیکر اس طبقے کو راہِ راست پر لانے کی کوشش کررہے ہیں۔ ممکن ہے کہ آپ اسے تاویلِ بے جا سمجھیں۔ چلئے یہی سہی۔ دل میں کون کسی کے داخل ہوسکتا ہے۔ اور کسی کی نیت صاف طور پر کون پہچان سکتا ہے۔ اس صورت میں معاملہ اللہ پر چھوڑ دیجئے وہ دلوں کے بھید سے واقف ہے اور وہ یہ جانتا ہے کہ ہمارا مقصد کیا ہے۔ اور اگر اب بھی بات سمجھ میں نہ آئے تو میں یہ شعر پڑھنے پر قناعت کرلوں گا۔

یارب نہ وہ سمجھے ہیں نہ سمجھیں گے مری بات
دے اور دل ان کو جو نہ دے مجھکو زباں اور

غیر محتاط راہ

سوال از: حافظ محمد ایوب، قصبہ بڈھانہ، ضلع مظفر نگر۔

'طلسماتی دنیا کا جنات نمبر' وی پی سے حاصل کیا۔ اس نمبر میں جنات کے بارے میں کافی ذخیرہ موجود ہے۔ لیکن نمبر میں کچھ صفحات پر تو بالکل یقین نہیں آتا۔ مثلاً صفحہ ۵۴ پر ادریس دہلوی کا مضمون 'جنات سے جنگ' جو کافی لمبا چوڑا مضمون ہے ـــــ اور صفحہ ۵۲ پر فرحت ندیم ہمایوں کا مضمون 'عامل جن' اور صفحہ ۹۹ پر شازیہ سعید کا مضمون 'بائیس جن ایک عورت' اول تو ان مضمون نگاروں کا لب و لہجہ قصہ کہانیوں جیسا معلوم ہوتا ہے دوسرے ان واقعات کے مکمل پتوں کا معلوم نہیں کہ کہاں کہاں سے لئے ہوئے ہیں۔ تیسرے کیا جن اتنا لمبا چوڑا بیان دیتا ہے کہ اس طرح ہی ہوا اس طرح اس نمبر میں ہے ـــــ ایڈیٹر صاحب آپ تو ماشاء اللہ فاضلِ دارالعلوم ہو، آپکو ایسی من گھڑت باتوں کو شائع کرنے سے گریز کرنا چاہیئے۔

جواب آپ نے بے سوچے سمجھے سچے واقعات پر من گھڑت قصوں کا الزام لگاکر غیر محتاط راہ اختیار کی ہے۔ جنات نمبر کے تمام مضامین حقائق پر مبنی ہیں۔ جہاں تک قصوں والی زبان استعمال کرنے کا معاملہ ہے تو حضور! یہ زبان تو قرآن حکیم میں بھی استعمال کی گئی ہے اور اسی لئے بعض عاقبت نااندیش لوگوں نے قرآن پر بھی یہ الزام لگایا تھا کہ یہ کیسا اللہ کا کلام ہے جس میں قصے کہانیاں ہیں اور مکھیوں اور مچھروں کی مثالیں ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس طرح کے واہی الزامات سے قرآن کی عظمت پر کوئی حرف نہ آسکا۔ البتہ مالک کون و مکان نے اپنے بندوں کے اس اعتراض کا بھی جواب دیکر اپنی شانِ کریمی کو مزید واضح کردیا اور جواباً فرمایا کہ یہ واقعات ہم اہلِ عقل کی عبرت کیلئے بیان کرتے ہیں۔ سورۂ یوسف میں اللہ جل شانہٗ فرماتے ہیں۔ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ أَحْسَنَ الْقَصَصِ ۔ یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم تجھے ایک بہترین

قصہ سناتے ہیں۔ اب اگر کوئی شخص یہ کہنے لگے کہ اللہ میاں بھی قصہ گوئی میں مصروف ہیں تو بتائیے کہ ایسے شخص کو کیا کہا جائے۔ حق تعالیٰ نے اپنے بندوں کے فہم و مزاج کو سامنے رکھ کر بعض حقائق و واقعات کہانیوں کے انداز میں بیان کئے ہیں اور بات کو انسانی ذہنوں سے قریب تر کرنے کیلئے عام فہم مثالیں بیان کی ہیں اس پر بھی اگر اعتراضات کی بارش ہو تو ہوتی رہے، کلام اللہ کی عظمت و وقعت میں کوئی فرق آنے والا نہیں۔

جنات نمبر میں جو واقعات بیان کئے گئے ہیں وہ صداقت پر مبنی ہیں۔ البتہ ان کا انداز بیان افسانوی ہو سکتا ہے۔ اور یہ محض اس لئے ہے تاکہ پڑھنے والوں کو کوفت نہ ہو لیکن آپ نے انہیں جس بے دردی سے من گھڑت بتا دیا ہے۔ وہ ہمارے لئے باعث تکلیف ہے ـــــــ انسان کی فطرت یہ ہے کہ جن واقعات سے انکا سابقہ نہیں پڑتا وہ انہیں قرین عقل نہیں سمجھتا۔ درد جب اپنے دل میں ہوتا ہے تب ہی پتہ چلتا ہے درد کیا چیز ہے۔ جن گھروں میں جنات کے اثرات ہیں ان گھروں کے رہنے والوں سے پوچھئے کیا کیا قیامتیں گزرتی ہیں۔ اور جن لوگوں پر جنات مسلط ہیں ان سے پوچھئے کہ اُن کی کیسی کیسی درگت بنی ہے۔ اور کیا کیا عذاب انہیں سہنے پڑے ہیں۔ ہم نے لوگوں کے ڈر اور خوف کا خیال کرتے ہوئے بعض واقعات کو حذف کر دیا تھا۔ ورنہ بعض واقعات اس قدر ہیبتناک تھے کہ انہیں پڑھ کر بہادروں کو بھی پسینہ آجاتا۔ بہرحال آپ سے یہ عرض یہ ہے کہ جن چیزوں سے واسطہ نہ پڑے انہیں من گھڑت سمجھنا کوئی قابل تعریف وطیرہ نہیں ہے، اس لئے آئندہ اجتناب برتیں۔

عمل کیلئے استاذ

سوال از: (ایضاً)

خاص بات ہے کہ آپ نے عمل تو کافی لکھدیئے لیکن سب سے پہلے اس کام میں استاد کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر کوئی ان عملوں کو بغیر استاد کے کرے تو کیا کچھ حاصل ہو سکتا ہے ـــــــ امید ہے کہ آپ میرے قلب کے ان سوالوں کا تسلی بخش جواب دیں گے۔ میں منتظر رہوں گا۔

جواب استاد کے بغیر تو کوئی کام ممکن نہیں ہے، اور اگر ممکن ہو تو پھر اس میں مہارت تامہ ممکن نہیں ہے۔ عملیات کا میدان تو بہت ہی مشکل اور کٹھن میدان ہے۔ اس میدان میں بغیر رہنمائی کے دو قدم چلنا بھی ممکن نہیں ہے۔ کیوں کہ اس میدان کا راہرو اگر اناڑی پن کی وجہ سے کسی جگہ گر پڑے تو پھر اس کا اٹھنا محال ہوتا ہے۔ اس لئے عقل مندی اسی میں ہے کہ اس راستے پر چلنے سے پہلے کسی عامل کامل کی رہنمائی اور سرپرستی حاصل کر لی جائے۔ اور پھر بتدریج اس راہ میں قدم اُٹھائے جائیں۔ جو لوگ بغیر استاذ اور بغیر رہنما کے اس میدان میں چلنے کی جسارت کرتے ہیں وہ بھاری نقصان اٹھاتے ہیں۔ اور بعض اوقات یہ لوگ ایسی آفت میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ بس اللہ کی پناہ۔ اس لئے عقل مندی اور دور اندیشی کا تقاضا ہے کہ اس راہ کا تہیہ کرنے سے پہلے کسی ماہر فن کی اُنگلی پکڑ لی جائے اور صرف کتب گردانی پر تکیہ نہ کیا جائے۔

وہی تصویر کا مسئلہ

سوال از: محمد اسحاق عرف بالے خاں، مین بازار، دیوبند

الحمدللہ آپ کا 'طلسماتی دنیا' بہت پسند آیا۔ بیشک یہ ایک نافع الخلائق رسالہ جو کہ عوام و خواص دونوں کے واسطے کارآمد ثابت ہوگا انشاء اللہ۔ اور عملیات کو بہت ہی سہل طریقے سے سمجھانا نہایت قابلِ تعریف ہے۔ روحانی ڈاک کا کالم بھی خوب ہے۔ اس کالم کیلئے محترم میں ایک سوال عرض کرتا ہوں۔ اور اس کا جواب چاہتا ہوں۔ دافع جن و آسیب کے ایک نسخہ میں تعویذ ایک تصویر کے ساتھ درج ہے، کیا تصویر بنانے میں شرعی اجازت ہے؟

جواب ہاتھ سے تصویر کا بنانا شرعاً جائز نہیں ہے۔ لیکن جو تصاویر جن و آسیب کو اُتارنے یا جلانے کیلئے بنائی جاتی ہیں ان پر تصاویر کا اطلاق نہیں ہوتا۔ ان کا ڈھانچہ تو بہرحال انسانی تصاویر جیسا ہوتا ہے لیکن ان میں آنکھیں اور چہرے کے دوسرے اعضا نہیں بنائے جاتے۔ اس لئے انہیں کسی بھی طور تصویر سے تعبیر نہیں کیا جا سکتا۔ اور اگر ان پر تصاویر کا اطلاق ہو تو تب بھی انہیں بنانے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ کیونکہ یہ تصاویر کسی انسان کی جان بچانے کیلئے بنائی جاتی ہیں اور یہی اس طرح کے امراض سے بچاؤ کا طریق ہے۔ جس طرح اضطرار کی حالت میں حرام چیزیں حلال ہو جاتی ہیں۔ اس طرح جنات وغیرہ کو مغلوب کرنے کیلئے اس طرح کی تصاویر بنا لینا قطعاً جائز ہے۔ اور اس طرح کے مسائل میں بے چینی اور تردد کا اظہار تقویٰ نہیں وہم ہے۔

اندیشہ

سوال از: (ایضاً)

سحر و آسیب اور دوسری آفتوں کے بعد یقیناً حُب و عداوت کا باب آپ شروع کریں گے، محترم! آج کا دور سنگیت اور فلم کی وبا پھیلنے کی وجہ سے نہایت ہی نازک ہے۔ ایک دوسرے کو کسی بھی طریقے سے مٹانے کی بھائی بھائی میں کشمکش رہتی ہے۔ آج دُکانیں ملاؤں کی اسی وجہ سے بھری رہتی ہیں۔ میری التجا ہے کہ علم ارضی یعنی سفلی عملیات جو کہ حسابی علم جفر سے بنائے جاتے ہیں۔ جو نہایت خطرناک ہوتے ہیں۔ اُن کو نا چھیڑ کر سیدھے قرآنی طریقے ہی استعمال کریں۔ یہ قیمتی فن آج کے اس دور میں ہر کس و ناکس کے ہاتھوں آگیا تو اس سے کہیں زیادہ تخریب کاری کا اندیشہ ہے غور کریں۔؟

جواب 'صنم خانۂ عملیات' میں جو سلسلہ وار 'طلسماتی دنیا' میں چھاپی جا رہی ہے یقیناً حُب اور بغض کے سینکڑوں طریقے بھی نقل کئے جائیں گے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جب ہم نادر اور نایاب طریقوں کو طشت از بام کریں گے تو کچھ نا اہل لوگ بھی اس کا فائدہ اٹھائیں گے۔ لیکن محترم نا اہلوں سے فن کو چھپانے

کیلئے اہل حضرات کو بھی فن سے محروم رکھنا عقل مندی نہیں ہے۔

اللہ جب بارش برساتا ہے تو ظالموں اور فاجروں کی کھیتیاں بھی پروان چڑھتی ہیں۔ ظالموں اور فاجروں کو بارش سے محروم کرنے کیلئے نیک لوگوں کو بارانِ رحمت سے محروم کر دینا یا انہیں محروم رکھنے کی تمنا کرنا قطعاً غلط ہوگا۔ اللہ جب اپنی رحمتوں کی بارش برساتا ہے تو اہل اور نا اہل دونوں ہی طرح کے لوگ اس سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہیں۔

اسی طرح جب کوئی فن کار اپنے فن کو کتابی صورت میں پیش کرتا ہے تو لائق اور نالائق بھی قسم کے لوگ اس سے مستفیض ہوتے ہیں۔ ہم اپنی طرف سے برابر اس بات کی کوشش کرتے ہیں کہ باضابطہ عملیات کی اجازت ان ہی لوگوں کو دیں جن میں اہلیت موجود ہو۔ تاہم اگر کوئی نا اہل شخص ہم سے اجازت لئے بغیر تعویذات کا دھندہ شروع کر دے اور دولت بٹورنے کیلئے غلط سلط انداز سے کاروبار سجا کر بیٹھ جائے تو اس میں ہمارا کیا قصور ہے۔ چاند کی چاندنی میں اگر اُچکے چوریاں کرنے کو اپنا معمول بنا لیں تو چاند کے خلاف تلواریں سونت لینا کہاں کی دانشمندی ہوگی۔ چاند کو ہر حال میں طلوع ہونا ہے خواہ اس کی روشنی سے اچھے لوگ فائدہ اٹھائیں یا لٹیرے۔

نادِ علی؟

سوال از: مولانا عبدالجلیل تابش ملی، جھنور۔

الحمدللہ! بندہ آپ کے جریدہ کا مستقل خریدار ہے۔ جس روز جریدہ خرید اکرتا ہوں، بلامبالغہ اسی روز سے آئندہ ماہ کے شمارے کے دیدار کیلئے مشتاق رہتا ہوں۔ کہ واقعی اس جریدہ نے دنیائے عملیات کے مسافروں کو سامانِ نفع بخش و قندیل رہنمائی دیا ہے! ـــــــ بذریعۂ ھٰذا چند سوالات کے جوابات مطلوب ہیں جن کے متعلق ایک مدت سے قلب بے چین ہے اور بندہ کو امید ہے کہ واقعی سامانِ تسکین 'طلسماتی دنیا' ہی سے ملے گا۔ ملاحظہ ہو۔

عملیات کی کتابوں میں چند چیزیں ایسی ملتی ہیں جس کے متعلق ہمیں تشویش ہے کہ یہ کہیں شرک میں تو شامل نہ ہوگا ـــــــ مثلاً نادِ علی کے بارے میں وضاحت فرمایئے اور گزارش ہے کہ یا اس قسم کی چیزوں کا استعمال عملیات کے طور پر علاج کے لئے کر سکتے ہیں یا نہیں۔ وضاحت سے جواب تحریر فرمائیں، عین نوازش و باعث احسان ہوگا۔؟

جواب "نادِ علی" جیسی چیزوں سے عملیات کی کتابیں بھری ہوئی ہیں اور اگر بات کی گہرائی میں نہ جایا جائے تو اس طرح کی چیزیں عقائد کے حق میں زہرِ قاتل محسوس ہوتی ہیں۔ اور ایسا لگتا ہے جیسے ہمارے بزرگ ہمیں غلط راہ دکھا گئے ہیں۔ بنیادی طور پر ایک مسلمان کا عقیدہ یہ ہوتا ہے اور یہی ہونا بھی چاہیئے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود بھی نہیں اور کوئی مستعان بھی نہیں ہے۔ سر بھی اسی کے سامنے جھکنا چاہئے اور دامن بھی صرف اسی کے سامنے پھیلنا چاہئے۔ اس کی ذات کے ماسوا کسی کو نفع حاجت روا یا مشکل کشا سمجھنا عقیدۃً غیر مناسب ہے۔ بلکہ گناہ کبیرہ ہے۔ اور قریب حرام ہے ـــــــ نادِ علی جیسی چیزیں جو تجربات کی کسوٹی پر مفید اور مؤثر ثابت ہوئی ہیں۔ ان سے بلا شبہ شرک اور بدعقیدگی کی بُو آتی ہے۔ لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ جب ہم نے بیشمار بزرگوں کے بعض مشکوک افعال اور بعض مشکوک اقوال کی تاویلات کی ہیں اور مشتبہ چیزوں کو محض اس حُسنِ ظن کے ساتھ برداشت کیا ہے کہ اللہ والوں سے حرام میں مبتلا ہونے کی یا مکروہ تحریمی کو گلے سے لگا لینے کی توقع نہیں کی جا سکتی تو پھر نادِ علی جیسی چیزوں کی تاویل کیوں نہیں کی جا سکتی۔؟ ـــــــ ہمارے فقہی مکاتب تاویلات ہی کی بناء پر اپنا اپنا زور صرف کئے ہوئے ہیں اور میدانِ تاویلات میں ایک سے بڑھ کر ایک نظر آتا ہے۔ صحیح احادیث تک کی تاویلات کا سلسلہ خاصا دراز ہے۔ جب مذہب میں تاویلات کی گنجائش ہے اور تاویل شجرِ ممنوعہ نہیں ہے تو اس کی تحدید کرنا اور اس پر اپنی اجارہ داری سمجھ لینا غلط ہوگا۔ جب ایک فقیہ کو مسائل و فقہ کے سلسلے میں تاویل کا حق ہے تو ایک عامل کو عملیات کے سلسلے میں تاویل کا حق ہے۔ اور اسے اس حق سے فائدہ اٹھانے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ میں ایسی کئی مثالیں بیان کر سکتا ہوں کہ جہاں حُسنِ تاویل کے مقابلے حُسنِ حدیث دب گیا۔ لیکن ہم نے اسے اس لئے گوارہ کیا کہ وہ ہمارے من پسند فقیہ کی طرف سے پیش کیا گیا تھا۔ اور حسنِ تاویل کے بغیر اپنی بات منوانے کا کوئی چارۂ کار نہیں رہ گیا تھا تاویلات کے سلسلے کو اگر الگ کر دیا جائے تو بلا شبہ مشکلات پیدا ہو جائیں گی۔ اسلئے تاویلات کو برداشت کیا جاتا ہے ـــــــ اکابرین سے حُسنِ ظن کا تقاضہ تو یہ ہے کہ ہم نادِ علی جیسی چیزوں کی تاویل کریں۔ اور انہیں جوں کے توں قبول کریں۔ لیکن انہیں اضطرار کی حالت کیلئے اٹھا رکھیں۔ بلکہ عاملین اور دوسرے ضرورت مند لوگ ان چیزوں کو اس وقت استعمال میں لائیں جب دوسری چیزوں سے فائدہ حاصل کرنا ناممکن ہو رہا ہو۔ اور گھی سیدھی انگلی سے نہ نکل رہا ہو۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو مذہب بعض مخصوص حالات میں مُردار اور حرام اشیاء کو کھانے کی اجازت دے دیتا ہو وہ اسی طرح کے حالات میں نادِ علی جیسی چیزوں کی بھی اجازت دے دیگا۔ بشرطیکہ دل کی گہرائی میں یہ عقیدہ ہر حال میں جلوہ فگن ہو کہ کرنے والی ذات اللہ کی ہے اور باقی تمام مخلوقات درجہ بدرجہ اسی کے حکم سے اس کے بندوں کو فیض پہنچاتی ہے۔ دل میں ایمان کی شمع روشن ہو اور اپنی جان بچانے کیلئے ظالم کے سامنے اگر ایمان کا انکار کر دیا جائے اور خود کو کافر یا درکرا یا جائے تو یہ بھی جائز ہے۔ اس لئے کہ جان خدا کی امانت ہے اور اس کی حفاظت ضروری ہے اور اس کی حفاظت کیلئے وقتی طور پر غیر شرعی راستہ بھی اختیار کیا جا سکتا ہے، اسی کو "راہ اضطرار" سے تعبیر کرتے ہیں۔

نادِ علی کے سلسلے میں لوگوں کو یہ یقین کہ یہاں مراد حضرت علیؓ ہی ہیں مظہر العجائب سے ہوتا ہے۔ حالانکہ یہ الفاظ حق تعالیٰ کے لئے بھی بولے جا سکتے ہیں۔ کیونکہ فی نفسہ مظہر العجائب والغرائب تو اللہ ہی کی ذات گرامی ہے۔ اگر ہم یہ مان لیں کہ یہاں مظہر العجائب سے مراد باری تعالیٰ ہی ہیں تو پھر اس حُسنِ تاویل سے نادِ علی کا معاملہ صاف ہو جاتا ہے اور شک و شبہ کی گنجائش باقی نہیں رہتی کیونکہ علی تو باری تعالےٰ

کا صفاتی نام ہے ہی۔ اور نادعلی کی اگلی عبارت سے اس تاویل کا جواز بھی پیدا ہو جاتا ہے اس تحسین تاویل کے بعد مطلب یہ ہوگا کہ پکارنے والا علی اور مظہر العجائب کہہ کر حضرت علی کو نہیں باری تعالیٰ کو پکار رہا ہے۔ اور اللہ کے ماسوا جن صیغوں میں حاضر اور مخاطب کی ضمیر استعمال کی گئی ہے۔ انہیں بدل دینا چاہئے۔ جیسا کہ راقم الحروف نے جنات نمبر میں اسی طریقہ سے انہیں بدل کر اسی نادعلی کو پیش کیا ہے۔

نادعلی کو عربی زبان کی بعض اہم کتابوں میں بعض اکابرین کی طرف منسوب کیا ہے۔ اکابرین پر شرک وگمراہی کی نسبت کرنے سے بہتر یہ ہے کہ ہم اس کی مناسب تاویل کریں۔ جب کہ تاویل کے دروازے تو ہر جگہ کھلے ہوئے ہیں۔ اور سبھی عالم وفاضل ان مفتوحہ دروازوں سے متمتع ہو رہے ہیں ——— رہا وہ شعر جو آپنے نادعلی کے نیچے نقل کیا ہے اس میں ہمیں کوئی قباحت نظر نہیں آتی۔ اہل بیت کے اسمائے گرامی، راقم الحروف کے خیال میں برکت ورحمت کا ذریعہ ثابت ہو سکتے ہیں۔ کیوں کہ ان ناموں کا ایک ایک حرف تمام مسلمانوں کیلئے واجب احترام ہے اور ان سب سے خود خالق کون ومکان نے محبت اور وارفتگی کا اظہار کیا ہے جن کی قسمتوں پر آسمان کے فرشتوں نے رشک کیا ہو جن کی تربتوں پر ہر وقت اللہ کی رحمتیں برستی ہوں۔ اگر انکے ناموں کو برائے برکت لکھ کر کہیں ٹانگ دیا جائے یا فریم میں لگا کر عقیدت ومحبت کی نگاہوں سے دیکھ لیا جائے یا یہ یقین کر لیا جائے کہ ان مبارک ناموں کی وجہ سے ہمارا گھر آفتوں سے محفوظ رہے گا تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ اور ان ناموں کو دیواروں پر آویزاں کرنا ہمارے نزدیک کوئی جرم نہیں ہے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

اُلٹی بسم اللہ؟

سوال از: (ایضاً)

شمارہ نومبر میں آپنے اُلٹی بسم اللہ کا عمل درج کیا۔! دریافت طلب مسئلہ یہ ہے کہ اس قسم کے عملیات کرنا از روئے شرع درست ہے یا نہیں؟ کیونکہ معانی کے بدلنے کا علاوہ کلام اللہ میں بھی تحریف ہوتی ہے جو ہمارے علم کے اعتبار سے ایک جرم ہے۔ لہٰذا اطمینان بخش جواب کا طالب ہوں۔!

جواب قرآن حکیم کی کسی آیت کو اُلٹ کر لکھنا شرعاً جائز نہیں ہے۔ بسم اللہ کی عظمت وافادیت والے مضمون میں ہم نے ایک کتاب سے اُلٹی بسم اللہ نقل کردی تھی۔ بعد میں بزرگوں سے بات چیت ہوئی تو انہوں نے اس طریقے کو ممنوع بتایا اور غور وفکر کے بعد ہمیں بھی احساس ہوا کہ اس طرح کی چیزوں سے احتراز کرنا چاہئے کسی بھی عمل کے کرنے میں کتنا اثر اور جاذبیت کیوں نہ ہوں اگر اس سے آخرت برباد ہونے کا یا اللہ کے ناراض ہو جانے کا خطرہ ہو تو اس عمل سے دوری ہی بہتر ہے۔ کرنا نفع کے واسطے زیادہ نقصان مول لینا دوراندیشی نہیں ہے۔ دنیا کا فائدہ بہرحال کم ہے اور آخرت کا زیاں بہراعتبار زیادہ ہی زیادہ ہے۔

ہم اپنی غلطی کا اعتراف کرتے ہیں اور آئندہ اس طرح کی چیزوں سے محترز اور مجتنب رہنے کا عہد کرتے ہیں۔ اللہ ہمیں معاف کرے اور ہمارے قلم کو علمی اور شرعی لغزشوں سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

مؤکل بنانے کا طریقہ؟

سوال از: (ایضاً)

اسماء الرجال کے مؤکل بنانے کا آسان اور مؤثر طریقہ بتائیے۔ نیز اس کی زکوٰۃ ادائیگی کا طریقہ بھی بتلایئے۔ بطور مثال "عبدالجلیل" کا مؤکل کس طرح نکالا جائے واضح فرمائیں اطمینان ہوگا۔

جواب ماہرین فن سے مؤکل بنانے کے بیشمار طریقے منقول ہیں۔ اور میں نے سبھی کو مفید اور مؤثر پایا ہے۔ یہاں میں آپ کی فرمائش پر ایک مؤثر اور مفید اور آسان طریقہ نقل کرتا ہوں۔ امید ہے کہ آپ اور دوسرے ناظرین اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔ اور مجھے دعائے خیر میں یاد رکھیں گے۔

طریقہ یہ ہے کہ جس نام کا مؤکل بنانا ہو اس کے اعداد بحساب ابجد قمری نکال کر دُگنے کر لو ۴۲ کے گھٹا دو پھر انہیں معکوس کر ڈالو یعنی انہیں الٹ دو پھر ان کے حروف بنا کر ائیل بڑھا دو۔ مؤکل بن جائے گا۔

مثلاً آپ کا نام عبدالجلیل تابش علی ہے۔ اس کے اعداد بحساب ابجد قمری ۹۶۳ ہوئے۔ انہیں دُگنا کیا۔ تو ۱۹۲۶ ہوئے۔ ان میں سے ۴۲ کم کر دیئے تو ۱۸۸۴ بچے اب انہیں الٹ دیا۔ تو صورت یہ ہوئی ۴۸۸۱ اب ان کے حروف یہ بنے۔ اح فں غ غ غ غ۔ چونکہ آخر میں تین حروف ایک ہی آرہے ہیں۔ اس لئے ان میں سے صرف ایک استعمال ہوگا۔ ثقل سے بچنے کیلئے تین حذف کر دیئے جائیں گے۔ باقی رہے اَخ فَ غ اب آخر میں ئیل بڑھا دیں تو اَخفَغائیل ہوگیا۔ بس یہی عبدالجلیل تابش علی کے نام کا مؤکل ہے۔

تسخیر ہمزاد

سوال از: (ایضاً)

نیز گزارش ہے کہ تسخیر ہمزاد کا آسان اور مؤثر عمل بھی تحریر فرماتے ہوئے اجازت برائے راقم الحروف دیں تو باعث امتنان ہوگا۔

جواب ہمزاد تابع کرنا اس دور میں خاصا مشکل ہے۔ اوّلاً تو لوگوں میں رُوحانیت نہیں۔ دوسرے قوّتِ ضبط بھی نہیں۔ تیسرے وظائف وعملیات کو پوری طرح سوچ سمجھ کر نہیں کرتے۔ نتیجہ ناکامی اور صرف ناکامی سامنے آتا ہے۔ اس لئے اب ہم نے یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ اس طرح کے اعمال نقل کرنے سے گریز کریں گے۔

لیکن جب آپ نے سوال کیا ہے تو جواب دینا ہمارا اخلاقی فریضہ ہے۔ اس فریضے سے سبکدوشی حاصل کرنے کیلئے عرض ہے کہ کسی بھی قمری ماہ کی ۲۸ تاریخ کو مندرجہ ذیل نقش اسم زعفران اور گلاب سے پُر کرو۔ (واضح رہے کہ کاغذ سب ایک ہی کے سائز

کے ہونے ضروری ہیں) جس وقت یہ نقش لکھیں اس سے پہلے غسل کر لیں اور سفید لباس پہن لیں۔ اور قبلہ رُو ہو کر یہ نقوش لکھیں۔ آخری نقش یعنی ۴۰واں نقش ہرے رنگ کے کپڑے میں تعویذ بنا کر اپنے سیدھے بازو پر باندھ لیں اور بقیہ ۳۹ نقش احتیاط سے رکھ لیں بہتر ہے کہ ان نقوش کو قرآن حکیم میں رکھ دیا جائے۔

جب نیا چاند طلوع ہو جائے تو صبح کو نمازِ فجر کے بعد ایک نقش نکالیں اور ہرے کپڑے میں پیک کر کے اسے جنگل کی زمین میں دفن کر دیں۔ اور زمین میں دفن کرتے وقت زبان سے کہیں "اے ہمزاد! یہ نقش گلے میں ڈال کر حاضر ہو جا ——— اسی طرح متواتر چالیس دن تک کرتے رہیں۔ روزانہ ایک نقش نکالیں اور ہرے کپڑے میں اُسے پیک کریں۔ اور فجر کی نماز کے بعد جنگل میں جا کر دفن کر دیں۔ تمام نقوش الگ الگ مقامات میں دفن کریں اور ہر روز دفن کرتے وقت مذکورہ بالا جملہ زبان سے روزانہ ایک بار ادا کرتے رہیں۔

ایک بات یاد رکھیں کہ جس دن نقش لکھیں اسی دن سے رات کو "یَا بُدُّوحُ" کا ورد کرنا پڑے گا۔ ایک ہزار مرتبہ اس کے بعد جب تک چاند طلوع نہ ہو کچھ نہیں پڑھنا۔ طلوع ہونے کے بعد پہلی تاریخ کی صبح کو پہلا نقش دفن کرنے کے بعد جو رات آئے گی۔ اُس رات اور اگلی والی رات میں "یا بدوح" ——— ۲۲۲۲ مرتبہ پڑھیں۔

پھر چار راتوں تک ——— ۴۴۴۴ مرتبہ پڑھیں۔

پھر ۶ راتوں تک ——— ۶۶۶۶ مرتبہ پڑھیں۔

پھر آٹھ راتوں تک ——— ۸۸۸۸ مرتبہ پڑھیں۔

یہ کل بیس دن کا کورس ہوا۔ ۲۱ ویں دن سے پھر اسی کو جوں کے توں دُہرانا ہے۔ اس طرح کل ۴۰ دن ہو جائیں گے، دورانِ چلّہ ہر قسم کے گوشت سے پرہیز کریں اور اگر پرہیز جلالی کر لیں تو کامیابی کے امکانات زیادہ روشن ہو جائیں گے ورنہ بسا اوقات صرف گوشت کا پرہیز رکھنے ہی سے کامیابی ہو جاتی ہے۔ اسی عمل کے دوران کسی بھی وقت کسی بھی جگہ ہمزاد سے ملاقات ہوگی۔ وہ خود بتلائے گا کہ وہ ہمزاد ہے۔ آپ اس سے دین وشریعت کی روشنی میں معاہدہ کریں اور اس سے کسی غلط اور ناجائز کام کی فرمائش ہرگز ہرگز نہ کریں۔ ہمیں آپ سے بُری باتوں کی امید نہیں ہے لیکن ضابطے میں تنبیہ کر دینا ضروری ہے۔

اس عمل کی اجازت صرف آپ ہی کیلئے ہے۔ کوئی اور صاحب اگر اس عمل کو کرنا چاہیں تو پہلے ہم سے اجازت لیں اور جب تک ہماری طرف سے اجازت نہ مل جائے تو اس عمل کو ہرگز ہرگز نہ کریں۔

یہ بات سب کیلئے عام ہے کہ جن عملیات میں اجازت شرط ہوتی ہے ان میں اجازت سے بھی کامیابی تو یقینی نہیں ہوتی۔ البتہ اجازت کے بعد کسی طرح کا نقصان نہیں ہوتا۔ اجازت والے اعمال اگر بغیر اجازت کے کئے جائیں تو نقصان کا اندیشہ ہے۔ عمل کے اُلٹ جانے سے آدمی پاگل بھی ہو سکتا ہے۔ اور اس کے دماغ کی رگ بھی پھٹ سکتی ہے ——— لہٰذا با مؤکل والے عملیات میں بغیر اجازت کے کوئی صاحب زور آزمائی نہ کریں ورنہ ہماری کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔

مکان میں اوپری اثرات

سوال از: عارفہ بیگم۔ آگرہ۔

ہمارے گھر میں نہ جانے کس قسم کے اثرات ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ جنات رہتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ کسی نے جادو کرا رکھا ہے کوئی کہتا ہے کہ کسی بزرگ کا سایہ ہے۔ غرضیکہ جتنے مُنہ اتنی باتیں۔ کئی بار اسے کٹوا بھی چکے ہیں۔ لیکن ہمیں کوئی فائدہ محسوس نہیں ہوا۔ گھر میں سب سُست رہتے ہیں۔ کام میں کسی کا جی نہیں لگتا۔ آئے دن طرح طرح کے نقصانات ہوتے ہیں اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے کوئی ہمیں ستا رہا ہے۔ ازراہِ کرم کوئی ایسا عمل تجویز کر دیں کہ ہمیں ان اثرات سے نجات مل جائے۔

جواب مختلف حضرات کی مختلف رائے سے اتنا تو اندازہ ہو ہی گیا ہے کہ آپ کا گھر کسی نہ کسی طرح کے اثرات کا شکار ہے۔ ممکن ہے کہ وہاں جنات کا ڈیرہ ہو یا کسی اور طرح کے اوپری اثرات ہوں۔ بہرحال اثرات کیسے بھی ہوں۔ صبح وشام سورج طلوع ہونے کے بعد اور غروب ہونے سے پہلے باوضو مکان کے کسی ایک کمرے میں۔ درمیان کمرہ میں کھڑے ہو کر متوسط آواز سے کسی مرد سے اذان دلوائیں۔ مؤذن اذان دینے کے بعد آسمان کی طرف دیکھ کر پھونک مار دے۔ پھر دوسری مرتبہ اذان دیکر قبلہ کی طرف پھونک مار دے۔ پھر تیسری مرتبہ اذان دیکر شمال کی جانب پھونک مار دے پھر اذان دیکر جنوب کی جانب پھونک مار دے پھر اذان دیکر مشرق کی طرف پھونک مار دے اور آخری بار اذان دے کر زمین کی طرف پھونک مار دے۔ کل ۶ مرتبہ اذان پڑھی جائے گی۔ اس کے بعد اللہ سے اپنی زبان میں یہ دعا کرے۔

اے پروردگار! غیبی مخلوق اور ارواح کے ضرر سے ہماری حفاظت فرما اور انہیں کسی اور جگہ منتقل ہونے کی توفیق عطا فرما۔

آخر میں درود شریف پڑھ کر تمام اہل مکان پر دم کر دے۔ انشاء اللہ مکان جنات اور دوسرے قسم کے اثرات سے پاک صاف ہو جائے گا۔

بچہ روتا ہے

سوال از: (ایضاً)

میرا بچہ جسکی عمر ایک سال ہے۔ بہت روتا ہے۔ دعا اور دم وغیرہ بھی کراتی رہتی ہوں۔ لیکن کوئی خاص فائدہ نہیں ہوتا۔ آپ اس کیلئے کوئی نقش بھجوا دیں۔

جواب کسی نمازی سے مندرجہ ذیل نقش سفید کاغذ پر کالی روشنائی سے لکھوا کر موم جامہ کرنے کے بعد بچے کے گلے میں ڈالیں۔ نقش لکھنے والا باوضو ہو اور اسے جب آپ کپڑے وغیرہ میں پیک کریں تو آپ بھی باوضو ہوں انشاء اللہ چند دنوں ہی میں بچے کا رونا موقوف ہوگا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶	یا بدوح	۷۸۶
یا بدوح	اللہ	یا بدوح
۷۸۶	یا بدوح	۷۸۶



حسن الہاشمی

گزشتہ صفحات میں یہ وضاحت کی گئی تھی کہ نظام عالم کو چلانے اور برقرار رکھنے کیلئے خالقِ عالم نے مختلف ستارے پیدا کئے ہیں۔ ان میں سے کچھ سیارے ثوابت اور کچھ کواکب کہلاتے ہیں۔ جو ستارے ایک جگہ رُکے ہوئے ہیں انہیں ثوابت کہا جاتا ہے اور جو ستارے گردش کرتے رہتے ہیں انہیں کواکب کا نام دیا جاتا ہے۔ اور بعض حضرات نے یہ فرمایا ہے کہ جو گردش کرتا رہتا ہے اسے سیارہ کہتے ہیں اور جو ایک جگہ ٹھہرا ہوا ہے اسے ستارہ کہا جاتا ہے ـــــــ بہرحال جو ستارے ایک جگہ مقیم ہیں اور حرکت کرنے کی ان میں صلاحیت نہیں ہے یا حرکت کرنے کی انہیں اجازت نہیں ہے، ان ستاروں نے مختلف جگہوں پر جمع ہو کر ایک خاص شکل اختیار کرلی ہے۔ ماہرینِ نجوم نے جب کسی آلے کے ذریعہ ان کی کیفیت دریافت کی تو جو صورتیں سامنے آئیں انہیں جدا جدا نام دیکر بارہ بُرجوں کے نام سے منسوب کردیا گیا۔

ذیل میں ایک نقشے کے ذریعہ اس کی تفصیل پیش کر رہے ہیں۔

نام بروج	مجموعی ستارہ	وہ کیفیت جس کی بنا پر اس کا نام تجویز کیا گیا۔
حمل۔	۱۳	سینگدار مینڈھے کی شکل، اور اسی لحاظ سے اس کا نام حمل تجویز ہوا۔
ثور۔	۲۰	گائے کی صورت ہے۔
جوزا۔	۱۸	دو ننگی لڑکیوں کی تصویر ہے، اور دونوں کے ہاتھ ایکدوسرے کے گلے میں پڑے ہوئے ہیں۔
سرطان۔	۹	کیکڑے کی شکل ہے۔
اسد۔	۲۷	شیر کی صورت ہے۔
سنبلہ۔	۲۶	ایسی لڑکی کی شکل بن گئی ہے کہ جیسے کوئی لڑکی دامن لٹکائے کھڑی ہو۔
میزان۔	۸	ترازو کی صورت ہے۔
عقرب۔	۲۱	بچھو کی شکل بن گئی ہے۔
قوس۔	۳۱	تیر کمان کی شکل ہے۔
جدی۔	۲۸	بکری کے بچے جیسی صورت ہے۔
دلو۔	۴۲	ستاروں کے مجموعے نے ایسی شکل پیدا کرلی ہے۔ جیسے کوئی مرد ڈول انڈیل رہا ہو۔
حوت۔	۳۴	ایسی دو مچھلیوں کی صورت بن گئی ہے جو آپس میں ملی ہوئی ہوں۔

یہ بُروج ساتویں آسمان پر ۱۲ کی تعداد میں تسلیم کئے گئے ہیں۔ یہ بالفاظ دیگر یہ کہا جاسکتا ہے کہ محققین نے ساتویں آسمان کو ازراہِ تنظیم ۱۲ حصوں پر تقسیم کیا ہے۔ اور بُروج کی حدبندی کے طور پر ۲۸ منزلیں قرار دیدی گئی ہیں۔ یعنی ۲¼ منزل کا ایک بُرج مان لیا گیا ہے ـــــــ یہ بات ذہن نشین رہے کہ ہندی جیوتشی بُرج کو راس اور منزل کو نچھتر کہتے ہیں۔

سبع سیارگان دسات ستارے، جن کا ذکر گزشتہ درس میں کیا گیا ہے۔ ہمہ وقت گردش میں رہتے ہیں۔ اور ان کی اس گردش سے نظامِ عالم پر مختلف اثرات کا مرتب ہونا ازروئے علم نجوم تسلیم کرلیا گیا ہے ـــــــ لیکن یہ بات ہر وقت ذہن نشین رہنی چاہیئے کہ خدا کے حکم اور مرضی کے بغیر اس کائنات میں کچھ بھی نہیں ہوسکتا۔ کوئی بھی چیز فی نفسہٖ نہ مؤثر ہے اور نہ متأثر، اس دنیا میں جو کچھ بھی ہوتا ہے وہ اسباب اور نظام کے تحت ہوتا ہے۔ لیکن خالقِ نظام اور مسبب الاسباب صرف اور صرف خدائے وحدہٗ لاشریک کی ذاتِ گرامی ہے۔

کسی اور طاقت کو فی ذاتہٖ مؤثر سمجھنے والا شرک اور گمراہی کے اندھے کنوئیں میں جا گرتا ہے۔ ہمیں ہر حال میں یہ یقین رکھنا چاہئے کہ کائنات کا نظام چلانے اور برقرار رکھنے کیلئے خالقِ کائنات نے فرشتے اور ستارے پیدا کئے ہیں جو خالقِ کائنات ہی کی مرضی سے اپنی ڈیوٹی انجام دے رہے ہیں۔ نتیجۃً جو کچھ بھی اس کائنات میں ہو رہا ہے وہ خالقِ کائنات ہی کی مرضی اور اذن سے ہو رہا ہے۔ ان کی مرضی اور اجازت کے بغیر نہ ہوائیں چل سکتی ہیں نہ بارشیں برس سکتی ہیں اور نہ ہی ستارے گردش کر سکتے ہیں۔

عاملین کیلئے ضروری ہے کہ وہ دورانِ خدمتِ خلق میں اپنے اور مریضوں کے عقیدے کی دیکھ بھال کرتے رہیں اگر وہ احتیاط نہیں برتیں گے تو شیطان کسی بھی موقعہ سے فائدہ اٹھا کر شرک اور ضلالت کے گڑھے میں دھکیل سکتا ہے۔

ہر علم میں مختلف اصولوں کے ماتحت کچھ قواعد مقرر کئے جاتے ہیں۔ علم نجوم بھی کچھ قواعد وضوابط پر مشتمل ہے۔ اس کا وہ حصّہ جو شرعاً معیوب نہیں ہے۔ اسے ہم بہت اختصار کے ساتھ بیان کریں گے۔ یہ حصّہ روحانی عملیات میں ضروری اور ناگزیر کی حیثیت رکھتا ہے اسی لئے اسے بیان کیا جائے گا۔ ورنہ اسے نظر انداز بھی کیا جا سکتا تھا۔

اوپر جن بُروج کا ذکر کیا گیا ہے ان میں سے ۶ بُروج حمل، ثور، جوزا، سرطان، اسد اور سنبلہ سمتِ شمال سے منسوب ہے اور بروجِ شمال کہلاتے ہیں ——— باقی میزان سے حوت تک تمام بروج جنوب سے منسوب ہیں اور انہیں بروجِ جنوبی کہا جاتا ہے ——— بہ حسابِ عناصر بروج کے مزاج کی کیفیات درج ذیل نقشے میں دیکھیں۔

آتشی	خاکی	بادی	آبی
حمل	ثور	جوزا	سرطان
اسد	سنبلہ	میزان	عقرب
قوس	جدی	دلو	حوت

ستاروں کے خواص

شمس یہ سیارہ مبارک ہے اور سعد ہے۔ اس کی ساعت میں بادشاہ اور امراء سے ملاقات، شادی کے کپڑے کی خریداری، خوشی کیلئے اور تقریبات کیلئے خرید وفروخت اور حجامت بنوانا وغیرہ مبارک ہے، طلسم اور تعویذ زیادتیٔ جاہ وجلال، حشمت اور بزرگی کیلئے لکھنا، انشاء اللہ بہتر ہے۔ اس کی ساعت میں جو فرزند پیدا ہوگا، انشاء اللہ خوبصورت ہوگا فرمانبردار ہوگا اور عمرِ طویل پائے گا۔ اتوار کے دن پہلی ساعت شمس کی ساعت ہوتی ہے۔

زہرہ یہ سیارہ نیم مبارک اور سعد اصغر ہے۔ اس کی ساعت میں ذمہ داری اور عہدے داروں سے ملاقات کرنا جسمانی اور علاج کیلئے معالجین وعاملین سے رابطہ کرنا، نیا لباس پہننا، باغ لگوانا، حجامت بنوانا، ہمہ اقسام کی خرید وفروخت کرنا بفضلِ رب بہتر ہوگا۔ اس کی ساعت میں محبت اور زبان بندی کے تعویذ لکھنا مفید ثابت ہوتا ہے۔

جمعہ کے دن پہلی ساعت زہرہ کی ساعت ہوتی ہے۔

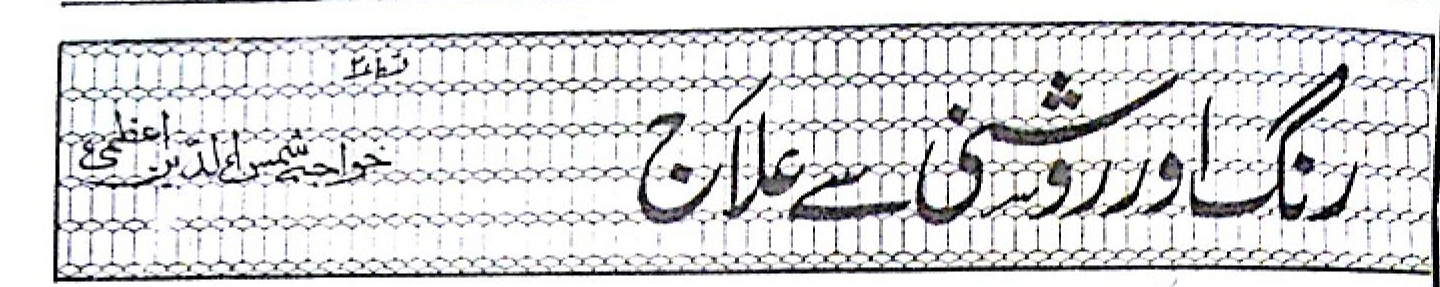
عطارد یہ سیارہ تاثیر میں مبارک ہے اور مشترک ہے۔ یہ سیارہ جس سیارے کے ساتھ ہو اس کا اثر قبول کر لیتا ہے۔ اس کی ساعت میں بچے کو مکتب میں بٹھانا، درس کی شروعات کرنا، کنوئیں کھدوانا، حجامت بنوانا، خرید وفروخت کرنا مبارک ہے اگر اس کی ساعت میں فرزند پیدا ہو تو بہت ہی نیک بخت ہوگا۔ انشاء اللہ۔ اس کی ساعت میں محبت اور خوابندی کے تعویذ لکھنا بفضلِ رب العلمین بہتر ثابت ہوتا ہے۔ بدھ کے دن پہلی ساعت عطارد کی ساعت ہوتی ہے۔

قمر یہ سیارہ سعد ہے۔ اس کی ساعت میں حجامت بنوانا، کنوئیں کھدوانا، باغ لگوانا، مکان کی بنیاد رکھوانا مبارک ثابت ہوتا ہے۔ اس ساعت میں اگر فرزند پیدا ہو تو فرمانبردار اور دولتمند ہو۔ اس کی ساعت میں محبت کے تعویذ لکھنا بحکم خداوندی مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ پیر کے دن پہلی ساعت قمر کی ساعت ہوتی ہے۔

زحل یہ سیارہ بحکم خداوندی نحس اکبر ہے۔ اس وقت حجامت بنوانا، کنوئیں کھدوانا، خرید وفروخت کرنا، غیر مناسب ہے طلسم اور تعویذ برائے عداوت وبربادی لکھنا مفید ثابت ہوتا ہے کسی اہم انسان سے ملاقات کسی اہم کام کیلئے سفر اور نکاح وغیرہ از روئے عملیات ممنوع ہے اور اسمیں ناکامی کا اندیشہ ہے۔ اگر اس کی ساعت میں بچہ پیدا ہو تو بالعموم بیمار رہے گا ——— سنیچر کے دن پہلی ساعت زحل کی ساعت ہوتی ہے۔

مشتری یہ سیارہ سعد اکبر ہے۔ اس کی ساعت میں اُمراء سے ملاقات کرنا، نکاح کرنا، شادی کا پیغام بھیجنا، خرید وفروخت کرنا، نیا کپڑا پہننا، حجامت بنوانا مبارک ہے۔ اس کی ساعت میں تعویذ محبت اور ترقی کاروبار اور فتوحات کیلئے لکھنا مفید ثابت ہوتا ہے جمعرات کے دن پہلی ساعت مشتری کی ساعت ہوتی ہے۔

مریخ اس سیارے کی ساعت میں تیغ بندی وغیرہ کیلئے تعویذ کرنا اچھا ہے اس کی ساعت میں پیدا ہونیوالا بچہ بحکمِ خدا اوسط درجے کی قسمت کا مالک ہوتا ہے اس سیارے کی ساعت میں بالعموم سبھی کام مناسب رہتے ہیں۔ اس کی ساعت میں زبان بندی، تیغ بندی اور مختلف بندشوں کیلئے تعویذات کرنا بالعموم موثر اور مفید ثابت ہوتا ہے۔ منگل کے دن پہلی ساعت مریخ کی ساعت ہوتی ہے۔



روشنیوں کی کمی اور زیادتی سے پیدا ہونیوالے امراض

مرگی کا دورہ

جب خلیوں میں برقی رَو کا تصرف ہوتا ہے اور یہ رَو کی شکل اختیار کر کے ایک دوسرے سے ٹکراتا ہے تو اس ٹکراؤ سے بیشمار رنگ بنتے ہیں ان رنگوں کا نام ہم وہم یا خیال بھی رکھ سکتے ہیں اور حقیقتاً یہ تمام کیفیات جو ہمارے دماغ میں وارد ہوتی ہیں۔ انہی رنگوں کا تنوع ہے۔ یہ تنوع کبھی اپنی حدود سے باہر نکلنا چاہتا ہے۔ لیکن باہر نکلنے کا کوئی نہ کوئی راستہ اگر اسے ملے جبھی یہ ممکن ہے کہ باہر نکل سکے۔ ہوتا یہ ہے کہ اتفاق سے ام الدماغ کے اندر بہت سی رَو جمع ہو جاتی ہیں اور جمع ہو کے ایک دوسرے کا راستہ روک دیتی ہیں۔ وہ دروازے جو باہر لیجانے یا اندر لیجانے کا کام کرتے ہیں ان سب میں اتنا ہجوم ہو جاتا ہے کہ باہر آنے یا اندر جانے میں رُکاوٹ پیدا ہونے لگتی ہے۔ اگر ایسی حالت میں پانی سامنے آجائے تو اس بند رو کی شعاعیں کئی گنا ہو جاتی ہیں جس سے مرگی کا دورہ پڑتا ہے، نیز اس وقت تک جبتک آنے جانے والے دروازوں کا ہجوم معمول سے زیادہ رہے گا مرگی کا دورہ آدمی کو بے ہوش رکھے گا۔ جس وقت وہ دروازے کھلنا شروع ہوں گے، مریض کو ہوش آجائے گا۔ چونکہ اعصاب تمام مفلوج ہو چکے ہیں۔ اس لئے حرکت بھی دیر میں ہوگی۔ آہستہ آہستہ مریض اپنی حالت پر آئے گا۔ پانی پر نظر پڑنے کے علاوہ اور بہت سے حالات ایسے ہو سکتے ہیں جس سے مرگی کا دورہ پڑجائے لیکن ایسی حالت میں جلد سے جلد دروازوں سے برقی رَو کا ہجوم کم ہونا چاہئیے۔ اگر دیر تک یہ حالت باقی رہے تو مریض خطرے میں پڑجاتا ہے۔ مریض کے گرنیکی وجہ یہ ہوتی ہے کہ دماغ کی رَو اعصاب پر کام کرنا چھوڑ دیتی ہے، اس کا بہت آسان طریقہ یہ ہے کہ مریض کو زمین سے ہاتھ پر اٹھالیا جائے مگر صرف ایک انچ۔ اس سے زیادہ نہیں۔ دو تین مرتبہ سر کو ہلکی جنبش سے ہلایا جائے۔ دورہ ختم ہو جائے گا۔ تاہم آنکھوں کی پتلیوں کی نگرانی کچھ دیر تک کریں۔ تاکہ وہ خلیئے جو حافظہ سے متعلق ہیں، دیکھنے والے کی نگاہوں سے ٹکرائیں۔ کُھلے دروازوں میں ہجوم کی رَو تیزی سے کم ہو جائے گی۔

مرگی کے مرض کی ایک شناخت یہ بھی ہے کہ پتلیاں اپنی جگہ سے کچھ نہ کچھ اوپر کیطرف ہٹ جاتی ہیں۔

دیوانگی یا پاگل پن کی وجوہات

جب آدمی پر دیوانگی کا دورہ پڑتا ہے۔ ابتدا کسی طرح ہو خواہ تھوڑا تھوڑا یا اچانک اس میں ہمیشہ ام الدماغ کے اندر رَو کا ہجوم ہو جاتا ہے اور چونکہ ان کے نکلنے کا راستہ نہیں ہوتا۔ لہٰذا دباؤ کی بنا پر خلیوں کے اندر کی دیواریں ٹوٹ جاتی ہیں اور راستہ کہیں کہیں سے زیادہ کھل جاتا ہے۔

یہ ضروری نہیں ہے کہ کہیں خلا قطعی نہ ہو۔ اکثر خلیوں میں رَو صفر کے برابر ہو جاتی ہے تو آدمی بیٹھے بیٹھے بالکل بے خیال ہو جاتا ہے۔ اگرچہ یہ کوئی مرض نہیں ہے لیکن ام الدماغ میں جب ایسا خلا واقع ہوتا ہے تو خلیوں میں ایک سمت رَو کا تصرف بہت بڑھ جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ خلیئے کسی قسم کی یادداشت سے خالی ہو جاتے ہیں۔ اگرچہ آدمی پرانے واقعات یاد کرنا چاہتا ہے۔ بار بار یاد کرنا چاہتا ہے لیکن یاد نہیں آتے۔ ایک طرف تو یہ ہوتا ہے اور دوسری طرف رَو کا اتنا ہجوم ہو جاتا ہے کہ دماغ کام کرنا چھوڑ دیتا ہے۔ اس طرح خلیوں کی رَو میں جو ترتیب ہونی چاہیئے وہ نہیں رہتی۔ بلکہ اسمیں ایسی بے قاعدگی ہو جاتی ہے کہ مریض ایک بات زمین کی کہتا ہے، ایک آسمان کی۔ ایسے شخص کو ہم اپنی اصطلاح میں پاگل کہتے ہیں۔ پاگل پن کم ہو یا زیادہ اس کی کوئی شرط نہیں۔

قوت حافظہ

بعض اوقات صرف چند ہزار خلیئے رَو کے تصرف سے بالکل خالی ہو جاتے ہیں یا انہیں رَو کا تصرف قطعی نہیں رہتا۔ رَو کا تصرف نہ ہونے سے یہ منشا نہیں ہے کہ رَو رہتی ہی نہیں ہے۔ بلکہ رَو میں ترتیب نہیں رہتی یہاں تک کہ وہ بالکل بے قاعدہ ہو جاتی ہے۔ اب چند ہزار خلیوں کے بے ترتیب ہونے کا اثر یہ ہوتا ہے کہ آدمی ایک بات کا تعلق دوسری بات سے قائم نہیں رکھ سکتا۔ کبھی کبھی اس پر بڑی شرمندگی ہوتی ہے۔ ایسا ممکن ہے کہ ہر شخص کے ساتھ اس قسم کے واقعات پیش نہ آتے ہوں یہ کوئی بیماری نہیں ہے مگر بار بار ایسا ہونے سے بیماری پیدا ہو جاتی ہے اس کو حافظہ کی زیادہ کمزوری کا نام دیا جاتا ہے۔

بخار اور اس کی قسمیں

جب ام الدماغ میں اس طرح کے کئی خلا بن جاتے ہیں اور کئی جگہ رَو کا ہجوم ہو جاتا ہے تو کئی قسم کے بخار شروع ہو جاتے ہیں۔ ان بخاروں کی وجہ رَو کے ہجوم کا اچانک رنگ بدلنا ہے۔ رنگ کے اچانک تبدیلی کے عمل کو یرقان کہتے ہیں اور یہ مرض مہلک ہے۔ اس کا علاج آسان ہو جاتا ہے۔ اگر مریض لیٹا رہے اور کھانے میں ممنوع اشیاء استعمال نہ کرے۔

دوسرے نمبر پر ٹائیفائڈ یعنی معیادی بخار ہے۔ اس کا وقت معین ہے پھر بھی اگر صحیح علاج کیا جائے تو بہت جلد افاقہ ہو جاتا ہے۔

تیسرے نمبر پر لال بخار آتا ہے۔ یہ ایک سو چار سے کم نہیں ہوتا چہرہ پر سُرخی

آجاتی ہے۔ ہاتھ پیروں میں اینٹھن رہتی ہے بے چینی ہوتی ہے۔ کبھی کبھی کمر سے نیچے کا حصہ بالکل بیکار ہو جاتا ہے۔ مریض حرکت نہیں کرسکتا۔

چوتھے نمبر پر گردن توڑ بخار آتا ہے۔ اس میں جہاں خلیوں کی جگہ خالی ہوتی ہے وہاں مخلوط رنگ کی رو پانی بن جاتی ہے۔ اس پانی کو نکال دیا جائے اور صحیح علاج کیا جائے ــــــ پانچویں نمبر میں کالا بخار آتا ہے۔ اس میں مریض کا رنگ بالکل سیاہ ہو جاتا ہے۔ لیکن زیادہ مہلک نہیں ہے۔ اس کا صحیح علاج کیا جائے تو جلدا فاقہ ہو جاتا ہے۔

گلٹی کا بخار

اگر ام الدماغ کے اندر خلا بہت واقع ہو جائے اور ہجوم بہت کم ہو تو اسپائنل کارڈ (ریڑھ کی ہڈی) سے جو تار حرارت لیکر جاتے ہیں۔ وہ حرارت مقدار میں اتنی کم ہوتی ہے کہ کہیں نہ کہیں جوڑ میں گلٹی بن جاتی ہے۔ گلٹی سکنڈوں میں چھوٹے چھوٹے باریک کیڑے پیدا کردیتی ہے اس کی وجہ حرارت کا ایک سمت میں زور ہو جاتا ہے۔ اکثر اوقات حرارت کا یہ زور اتنا بڑھ جاتا ہے کہ مریض کا ٹمپریچر ایک سو آٹھ، ایک سو دس تک پہنچ جاتا ہے۔ اور بعض اوقات ایک سو دس سے بھی اوپر چلا جاتا ہے اور نتیجہ میں موت واقع ہو جاتی ہے۔ اگر ابتدا میں اس کو صحیح سمجھ لیا جائے اور صحیح معالجہ ہو تو مریض شفایاب ہو سکتا ہے۔

دق اور سل

اگر ام الدماغ میں چھوٹے چھوٹے خلا بن جائیں، اور ان کی تعداد بہت زیادہ ہو جائے تو پھیپھڑوں میں ایک خاص قدوقامت کے کیڑے گلے کے ذریعے اُترتے رہتے ہیں۔ یہ کیڑے کہیں بھی جمع ہو جاتے ہیں اور یہی مرض دق یا سل کہلاتا ہے۔ اسی وجہ سے ان امراض میں کھانسی کی بڑی اہمیت ہے اس کے علاج میں احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔

کبڑا پن

وہ ریشے جو اسپائنل کورڈ میں صحت مند ہوتے ہیں، کسی نہ کسی طرح کمزور ریشوں کو تقویت پہنچاتے ہیں۔ ان کو تقویت پہنچانے کا ذریعہ وہی برقی رو ہے جو دماغ کے خلیوں میں تصرف کرتی ہے۔ اگر ان طاقتور ریشوں کی تقسیم یکساں ہے تو آدمی کا سینہ مضبوط ہوتا ہے۔ اگر تقسیم میں یکسانیت نہیں ہے تو سینہ کی پسلیاں جوان کی زد میں آتی ہیں، کمزور اور نرم رہ جاتی ہیں۔ اسی وجہ سے کبھی کبھی کوئی صاحب کبڑے بھی دیکھے جاتے ہیں۔ اگر یہ مرض ہو تو تقریباً لاعلاج ہے۔ پیدائشی نہ ہوں تو نہایت محتاط معالجہ سے ٹھیک ہو جاتا ہے۔

لقوہ کی حقیقت

جب کبھی اس رَو کا تصرف چہرہ کی کسی سمت میں ہوتا ہے تو لقوہ ہو جاتا ہے۔ لقوہ کا تعلق اعصاب سے ہے، یہ تنہا ام الدماغ کی وجہ سے نہیں ہوتا۔ دماغ کے خلیوں کی درمیانی رَو جب ایک طرف زور ڈالتی ہے تو اعصاب کو ٹیڑھا کردیتی ہے، اس کا اثر کانوں، آنکھوں، ناک اور جبڑے پر پڑتا ہے۔ بعض اوقات بینائی بھی اس سے متاثر ہو جاتی ہے۔ ناک کی ہڈیاں بھی ٹیڑھی ہو جاتی ہیں اور جبڑے کا جو حصہ دانتوں کو سنبھالے ہوئے ہے۔ وہ حصہ بھی متاثر ہو جاتا ہے۔ اس رَو کا اثر زیادہ تر پیشانی کی زد سے ہوتا ہے اگر اس کا علاج بروقت کرلیا جائے تو اس حد تک شفا ہو جاتی ہے کہ بغیر غور کئے یہ پتہ نہیں چلتا کہ اس شخص کو کبھی لقوہ ہوا تھا۔

ہنسلی کا ٹوٹ جانا

جس ہڈی کو ہنسلی کہتے ہیں، گردن کے ارد گرد اس رَو کی گزرگاہ ہے جو ام الدماغ سے چلتی ہے اس ہڈی کے ... سے بھی ام الدماغ کے ریشوں میں نقص واقع ہو جاتا ہے۔ اس نقص کو سوائے بند... دور نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ بندش سے ہی وہ رَو اپنی جگہ پھر قائم ہو جاتی ہے۔ جہاں ہٹ چکی تھی۔ اس مرض میں نیلی شیشی کا تیل نہایت مفید علاج ہے لیکن پھر بھی اس ... پڑنے کا امکان ہے۔ یہ گرہ ہاتھ پیروں سے کام کرنے والوں کیلئے تو کوئی مضرت نہیں ... لیکن کام کرنے والوں کو نقصان پہنچاتی ہے، یہ گرہ جس قدر تحلیل ہو جائے دماغی ... کرنے والوں کیلئے بہتر ہے۔

ہارٹ فیلیئر فالج اور پولیو کے اسباب

برقی رَو جب ام الدماغ سے گزرتی ہے اور کوئی ... ہو جاتی ہے کہ اس رَو کے درمیان کوئی رُکاوٹ ... آجائے اور کم سے کم اپنی جگہ سے ہ انچ بائیں طرف ہٹی ہوئی ... تو اس کا حملہ ایک لخت دل پر ہوتا ہے، اس کو کچھ بھی کہہ لیجئے خواہ ہارٹ فیلیئر ... کا نام دیجئے یا کسی اور طرح کی موت کا مریض کے بچ جانے کے امکانات بہت کم ... ہونے کے برابر، لیکن یہی کوسمک ریز جب داہنی طرف چار انچ ہٹی ہوئی ہو تو برقی ... سب کا سب تباہ کردیتی ہے۔ یہاں تک کہ سیدھے کندھے سے پیر تک اس کا اثر ہو... اسی کو فالج کا نام دیا جاتا ہے اور پولیو بھی کہا جاتا ہے۔ بروقت فالج کا علاج کرلیں... صحتمندی بہت آسان ہو جاتی ہے۔ تاخیر ہو جانے یا علاج غلط ہو تو بہت مشکلات آتی ہیں۔

دل اور کوسمک ریز

دیکھنے کی بات یہ ہے کہ دل کی جنبش اور پمپنگ ... پیدائش سے موت تک کوسمک ریز کے ذریعہ ہوتی ... لیکن یہ کوسمک ریز متوازن ہوتی ہیں اور ان کے داخل ہونے کا طریقہ مسامات کے ... قائم ہے یہ ہر وقت دل کو ہلاتی ہیں۔ لیکن زیادہ موثر وہ کوسمک ریز ہیں جو دماغ کے ... سے داخل ہوتی ہیں۔ ان شعاعوں کی بھی بے شمار قسمیں ہیں، چنانچہ یہ دماغ میں داخل ... ہی ارب ہا ارب خلیوں میں عمل کرتی ہیں۔

یہ تمام برقی رَو جو خلیوں میں بنتی ہے زیادہ تر ام الدماغ کے ذریعہ جسم کو ... اگر اس رَو کی تقسیم صحیح ہوتی ہے تو آدمی تندرست رہتا ہے اور دل خون کو صحیح طرح ... پمپ کرتا ہے۔

یہاں یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ دل کی لاکھوں رگیں اپنا اپنا کام کرتی ہیں اگر ... سے ان رگوں میں کچھ رگوں کا کام صحیح نہ رہے تو اس کا اثر تمام اعصاب پر پڑتا ہے ... کیلئے بروقت صحیح علاج کرلیا جائے تو مریض بہت جلد تندرست ہو جاتا ہے۔

ذیابطیس اور جگر میں السر کی وجوہات

جگر قدرت کا بنایا ہوا ... عجوبہ ہے جس میں لاکھوں ... کی برقی رَو ہر وقت دوڑتی رہتی ہیں ــــ یہ اپنی ساخت میں اتنا مضبوط ہوتا ہے ...

اس کی خرابیاں شروع ہو جائیں تو کم سے کم پندرہ سال میں اسے بیکار کرتی ہیں اس میں اور ذخیروں کے علاوہ فولاد، اور گلائیگوجین (نشاستہ) کا بڑا ذخیرہ ہوتا ہے۔ دراصل گلائیگوجین ہی جسم کی سب سے بڑی قوت ہے اس کے اندر سے جو برقی رَو گزرتی ہے وہ زائد اور بیکار خلیوں کو الگ کرکے خون میں صحت مند خلیئے شامل کردیتی ہے۔ جگر کے اندر کبھی السر بھی ہو جاتا ہے اس کا سبب یہ ہے کہ غیر صحت مند خلیوں کی تعداد لاکھوں گنی زیادہ ہو جاتی ہے اور اس کا انحصار غذا پر ہے۔ اگر غذا بار بار اور زیادہ مقدار میں کھائی جائے تو معدہ میں اس کا قوام صحیح نہیں بنتا جس سے آہستہ آہستہ جگر متاثر ہوتا رہتا ہے اور خراب ہو جاتا ہے۔ جگر کا تعلق براہِ راست معدہ اور آنتوں سے ہے۔ ان آنتوں میں قدرت کا ایک خاص پرزہ لگا ہوا ہے جس کو لبلبہ کہتے ہیں اور اسی کے اوپر تمام جسم کو صحت مند رکھنے کی ذمہ داری ہے۔ یہ حسب ضرورت انسولین (INSULIN) بناتا ہے اور جگر کو دیتا ہے اور انسولین کی کمی سے ذیابطیس ہو جاتی ہے جس کا تمام اعصاب پر اثر پڑتا ہے۔

تلی، پتہ اور گردے کا عمل

"تلی" تنہا ایک خاص کام ہے، وہ یہ ہے کہ خون میں جتنے زہریلے مادّے پیدا ہوتے ہیں ان سب کو جذب کرتی ہے اور یہاں تک ان کی نوعیت بدل دیتی ہے کہ انہیں خشک کردیتی ہے۔ تلی کی خرابیاں برقی رَو کی کمی سے ہوتی ہیں۔

"پتہ" اب ہم پتہ کا ذکر کرتے ہیں۔ برقی رَو کی جسم میں دو طرح کی ہوتی ہے۔ ایک کی کمی سے تلی متاثر ہوتی ہے اور خراب ہو جاتی ہے اور دوسری کی کمی سے پتہ متاثر ہوتا ہے۔ پتہ حالانکہ بہت مختصر ہوتا ہے لیکن خون کے دوران میں جو ایک خاص قسم کا زہر اس کے اندر سے ہو کر گزرتا ہے اس کو جذب کرکے خشک کردیتا ہے، اس زہر کے جذب اور خشک کرنے کا ایک خاص طریقہ ہے۔ وہ یہ کہ ایک خاص برقی رَو پیدا ہوتی رہتی ہے اور اس کو جلاتی رہتی ہے۔

گردہ "تمام خون جو جسم کے کسی بھی حصے سے گزرتا ہے۔ گردوں میں جاتا ہے، گردے اس کا توازن برقرار رکھتے ہیں۔ مثلاً گردے شکر تولتے ہیں۔ اگر شکر زیادہ ہے تو اسے مثانہ میں پھینک دیتے ہیں اور بہت سی رطوبتیں ایسی ہیں کہ جو گردوں میں تولی جاتی ہیں۔ زیادہ مقدار مثانہ میں چلی جاتی ہے، اور جو صحیح مقدار ہے وہ خون میں گردش کرتی رہتی ہے۔ بالآخر ان فاسد مادّوں سے مثانہ بھر جاتا ہے اور یہ فاسد مادّے پیشاب کے ذریعہ خارج ہو جاتے ہیں۔

غیر متوازن برقی رَو سے جوڑوں پر ورم آجاتا ہے

خون کے اندر برقی رَو جب تک متوازن رہتی ہے آدمی صحت مند رہتا ہے کسی وجہ سے اگر یہ رَو غیر متوازن ہو جائے تو وہ پٹھے جو جوڑوں کو سنبھالتے ہیں۔ ان کے اندر کوئی نہ کوئی مقدار گھٹ جاتی یا بڑھ جاتی ہے۔ یہ مقدار چکنائیوں کی ہوتی ہے۔ اگر چکنائی بڑھ جائے تو جوڑوں پر ورم آجاتا ہے اور اگر چکنائی کم ہو جائے تو حرکت کرنے میں بہت تکلیف ہوتی ہے اور پٹھے خشک ہوتے چلے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ آدمی چلنے پھرنے کے قابل نہیں رہتا۔

اُڑ کر لگنے والے امراض

جلد کے تین پرت ہوتے ہیں اور ہر جلد کے نیچے دو پرت ہوتے ہیں۔ ایک نہایت نازک اور ایک دبیز، نازک پرت کے متاثر ہو جانے سے کھجلی، بھوڑے وغیرہ کے امراض ہوتے ہیں اور دبیز پرت کے متاثر ہونے سے پھوڑے پھنسیاں، سواد، چنبل وغیرہ ہو جاتے ہیں۔

برقی رَو تین طرح کی ہوتی ہیں۔ ان میں ایک رَو جلد کے پہلے اور دوسرے حصے کو قطعی متاثر نہیں کرتی۔ دوسری رو صرف دوسرے پرت کو متاثر کرتی ہے، پہلے پرت پر اثر نہیں ڈالتی۔ تیسری رَو صرف پہلے پرت پر اثر ڈالتی ہے۔ اسی مناسبت سے مرض میں شدت یا کمی واقع ہوتی ہے یہ واضح رہے کہ برقی رَو کے تاثر سے پیدا ہونے والے امراض اُڑ کر لگتے ہیں۔

جب سورج کی روشنی کے ذریعہ برقی رَو جتنی کہ جسم پر پڑنی چاہیئے اتنی نہیں پڑتی بلکہ اس میں زیادتی ہو جاتی ہے تو جلد کے تیسرے پرت سے جلدی امراض شروع ہوتے ہیں مثلاً چیچک وغیرہ۔

اگر کمی اعتدال کے ساتھ ہوتی ہے تو امراض، جلد کے دوسرے پرت سے شروع ہوتے ہیں۔ جیسے خسرہ وغیرہ۔

اگر دھوپ جسم تک کم مقدار میں پہنچی ہے تو جسم کے پہلے پرت سے جلدی امراض شروع ہوتے ہیں۔ جیسے موتی جھرہ وغیرہ۔

کینسر کیوں ہوتا ہے

کینسر خون کو مضرت پہنچاتا ہے۔ وہ اس طرح کہ خون میں برقی رَو جن جن حصّوں سے بچ کر نکل جاتی ہے ان حصّوں میں جان نہیں رہتی اور ساتھ ہی ساتھ ان ہی حصّوں میں بہت باریک گول کیڑے بن جاتے ہیں۔ یہ کیڑا دراصل سوراخ ہوتا ہے، اس سوراخ کی خوراک برقی رَو ہوتی ہے۔ وہ برقی رَو جو زندگی کے مصرف میں آنی چاہیئے تھی وہ ان سوراخوں کی خوراک بن جاتی ہے۔ نتیجہ میں خوراک کا ایک چھوٹے سے چھوٹا ذرہ بجائے فائدے کے خون کو نقصان پہنچاتا ہے اس کا علاج یہ ہے کہ گیندے کے چھوٹے پھول کی چار پتیاں صبح نہار منہ کھالی جائیں اور اس کے آدھے گھنٹے کے بعد تک کوئی چیز استعمال نہ کی جائے۔

نوٹ:- کینسر ایک ایسا مرض ہے جو باختیار ہے، سُنتا ہے، حواس رکھتا ہے، اگر اس سے دوستی کرلی جائے اور کبھی کبھی تنہائی میں بشرطیکہ مریض سوتا ہو اس کی خوشامد کی جائے، یہ کہا جائے کہ بھائی تم بہت اچھے ہو، بہت مہربان ہو، یہ آدمی بہت پریشان ہے اس کو معاف کردو۔ تو مریض کو چھوڑ دیتا ہے اور دوست داری کا ثبوت دیتا ہے۔

گیندے کا چھوٹا پھول بھی کینسر کے علاج میں اہمیت رکھتا ہے، گیندے کے چھوٹے پھول کی چار پتیاں صبح نہار منہ کھالی جائیں اور اس کے آدھ گھنٹہ بعد تک کوئی چیز استعمال نہ کی جائے۔ گیندے کے چھوٹے پھول میں وہ برقی رو موجود ہے جو سوراخوں کی خوراک بنتی ہے۔ اس کی وجہ سے خون میں دور کرنے والی برقی رَو کم سے کم سوراخوں کی خوراک بنتی ہے اور کچھ عرصہ بعد گیندے کے پھول میں کام کرنے والی رَو اس کی قائم مقام بن جاتی ہے۔

ــــــ اگر ــــــ
یہ چاہتے ہو کہ اللہ تمہیں دیکھ کر خوش ہو تو ایسے اخلاق اختیار کرو کہ اللہ کی مخلوق تمہیں دیکھ کر خوش ہو ــــــ

علوم نفسیات

شاہ زنجانی ثانی

علم الانفاس کی روشنی میں بیاہ شادی کے انوکھے طریقے

شادی بیاہ میں یوں تو کئی دن صرف ہوتے ہیں۔ لیکن اصل شادی تھوڑی دیر کا کام ہے۔ اور اس کا نام اسلام نے نکاح رکھا ہے۔ اور تمام مذہب میں اپنے اپنے طریق پر مذہبی رسم ادا کی جاتی ہے اور اس کا نام ہی شادی ہے۔ اگر رسم ادائیگی کے وقت عورت کا بایاں اور مرد کا داہنا نفس (سر) جاری ہو تو ایسی شادی نہایت مبارک ہوتی ہے میاں بیوی کے تعلقات بھی ہمیشہ خوشگوار رہتے ہیں اور باہمی الفت و محبت رہتی ہے۔ اگر اس کے خلاف سُر میں شادی ہو تو گھر میں ہمیشہ جنگ رہتی ہے اور میاں بیوی ناموافقت اور ناسازگاری کے جذبات بڑھتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض اوقات مفارقت دائمی کرنا پڑتی ہے۔

آپ کے خادم منجم زنجانی کا ۲۵ سالہ زندگی میں کئی بار کا ذاتی تجربہ ہے اگر دولہا دلہن کے علاوہ کوئی دوسرا شخص اگر سوال کرے کہ فلاں شادی خانہ آبادی کا باعث ہوگی یا نہیں۔؟ اگر سوال کرتے وقت شمسی سر (داہنا) چلتا ہو تو شادی مبارک ہوگی۔ عامل پہلے سُر دیکھے لیکن زیادہ بہتر یہ ہے کہ سائل کا سُر دیکھے اور اس پر حکم لگائے۔ لیکن اگر عورت سوال کر رہی ہے تو اس کا قمری سر (بایاں) سر مبارک ہوگا۔

یہ یاد رکھو کہ سائل کا سُر عامل کے سُر سے زیادہ بہتر ہے۔ اگر سائل کا سر موافقت میں اور عامل کا مخالفت میں، بیماری ہو تو عامل کے سر پر حکم نہیں لگایا جائے گا۔ یعنی جب سائل کے سُر کی تحقیق نہ ہو سکے تو مجبوری ہوگی اور عامل کے سُر کو شاید بنایا جائے گا۔

آپ نے ضرور ملاحظہ فرمایا ہوگا۔ بلکہ آپ خود اس فعل کے مرتکب ہوں گے۔ کہ آدمی جب کسی کام میں سوچتا اور فکر کرتا ہے تو عموماً سر کو جھکا لیتا ہے۔ کسی کام میں فکر اور سوچنے کی خاص علامت یہی ہے کہ متفکر آدمی سر جھکا کر سوچتا اور فکر کرتا ہے اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ سوچتے سوچتے گردن اٹھا کر اوپر کو بھی دیکھنے لگتا ہے۔ اور کبھی دائیں بائیں بھی دیکھنے لگتا ہے۔ اگر آپ تجربہ کریں اور سوچنے والی حرکات و سکنات کا بغور مطالعہ کرتے رہیں۔ تو اس سے اس کام کے انجام کا نتیجہ نکل آتا ہے۔ کیونکہ اس وقت کی حرکات و اضطرابی بے اختیاری نہیں۔ کیونکہ سوال کرنیوالا تو عامل یا عالم ہے ہی نہیں اور نہ ہی اسے یہ معلوم ہے کہ میری کونسی حرکت کا مطالعہ کیا جا رہا ہے۔

لیکن علم النفس میں یہ حرکت بہت ہی کارگر ہے۔ اگر کوئی شخص کسی کے سوال کیلئے آتا ہے تو آپکی حرکات کو بغور دیکھتے رہیں۔ اور آپ کسی ایسے کام کو شروع کر دیں۔ جس سے وہ یعنی سائل یہ خیال کرے کہ ابھی عامل صاحب کام میں مصروف ہیں فارغ ہوں گے تو میں کہوں گا۔

آپ بظاہر تو کام کرتے رہیں۔ مگر باطن سے اس کی حرکات و سکنات کو دیکھتے رہیں! اگر سائل اس دوران سر نیچے کئے بیٹھا رہا تو کامیابی میں ابھی دیر ہے۔

اگر دائیں بائیں دیکھتا رہا تو ناکامی ہے اور اگر اوپر کی طرف دیکھتا رہا تو جلدی کامیابی ہے۔ لیکن ایک بات یہ بھی معلوم کرو کہ آدمی اکثر گردن نیچے کئے ہوئے ہی بیٹھا رہتا ہے اور یہ عادت ہے اس لئے اگر سائل نے اس دوران ایک یا دو مرتبہ بھی اوپر کو دیکھا تو کامیابی کی دلیل ہے! اسی طرح اگر ایک یا دو مرتبہ بھی دائیں بائیں دیکھا تو ناکامی کی دلیل ہے۔

آپ اس علم سے بے دھڑک کامیابی و ناکامی کی پیش گوئی کر سکتے ہیں۔

اس سلسلے میں بعض حضرات ایک کاغذ پر لکھ کر رکھ لیتے ہیں یعنی شمسی سُر سے کون کونسے کام متعلق ہیں۔

پس جب سوال کیا جائے تو پہلے یہ معلوم کرو کہ تمہارا کونسا سُر موافق چل رہا ہے۔ تو بے دھڑک کامیابی کی پیش گوئی کر دیں۔ اگر خلاف سُر چل رہا ہے تو ناکامی اور نفی میں جواب دیں۔

اصلی سونا

صغیرہ بانو شیریں

آپ کی روح بہت طاقتور ہے کیا وہ مجھے بھی سیر کرا سکتی ہے۔ میرا دل چاہتا ہے میں بھی سیر کروں ــــ زبیر نے کہا۔

باباجی مسکرائے۔ انہوں نے گہری سانس لی اور جھرجھری لیکر ساکت ہو گئے۔ نور کا ہیولا زبیر کے پاس آیا۔ زبیر کو ایسا لگا جیسے تیز آندھی آرہی ہے اور وہ زمین کے اندر دھنستا چلا جا رہا ہے پھر اس کے پاؤں زمین سے اٹھ گئے جسم کو ہلکا سا جھٹکا لگا۔ کوئی غیر مرئی طاقت اسے آسمان کی طرف لے جانے لگی۔

زبیر کا جسم کانپا۔ خود اس نے کوشش کی کہ اپنے پاؤں زمین پر زور سے جمائے مگر پاؤں تو زمین سے اکھڑ چکے تھے اور وہ اب ایک سفید نور کے احاطہ میں تھا۔ آہستہ آہستہ وہ آسمان کیطرف اٹھ رہا تھا ــــ زبیر نے گہری سانس لے کر اپنے جسم کو ڈھیلا چھوڑ دیا۔ اب وہ درخت سے اونچا ہو چکا تھا۔ اسے اپنا جسم بالکل ہلکا پھلکا محسوس ہو رہا تھا۔ وزن کا احساس ختم ہو گیا تھا۔

سفید نور اس کے چاروں طرف معلق تھا۔ پھر اسے باباجی کی ہلکی سی آواز آئی۔ تم کو ڈر تو نہیں لگ رہا ہے۔؟

زبیر نے کہا نہیں مجھے تو بہت اچھا لگ رہا ہے۔ زبیر کی آواز فضا میں عجیب طرح گونج رہی تھی۔ اب وہ تیزی سے اوپر جا رہا تھا۔

اب ہم گہرے سمندر پر سے گزر رہے ہیں۔ باباجی کی آواز آئی۔ اور تم اپنی اونچائی سے بھی سمندر کی تہہ دیکھ سکتے ہو۔ دیکھو قدرت کے کتنے خزانے اس پانی میں موجود ہیں۔

زبیر نے دیکھا۔ گہرے نیلے پانی کی تہہ میں دنیا آباد ہے۔ درخت چٹانیں عجیب و غریب جڑی بوٹیاں کائی کی تہہ تک نظر آرہی تھی۔ جہازوں کے ٹوٹے پھوٹے ڈھانچے بھی موجود تھے۔ بڑے بڑے لوہے کے ٹرنک بھی پڑے تھے۔ ان لوہے کے ٹرنکوں میں خزانہ مدفون ہے۔

باباجی کی آواز آئی۔ اور سیپیاں جو نظر آرہی ہیں ان میں اتنے قیمتی موتی ہیں کہ کوئی سوچ بھی نہیں سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے ساری نعمتیں انسان کیلئے بنائی ہیں۔ مگر وہ اتنا ناشکرا ہے کہ اپنے رب کا شکر بھی ادا نہیں کرتا۔

صرف ایک لفظ کُن سے ساری کائنات بنی۔ اگر ہم کچھ بھی نہ کہیں صرف دل سے اپنے اللہ کو یاد کر لیا کریں تو جب بھی بہت فائدہ ہے۔ ذرا تم تو کہو۔

یَا اللّٰہ ــــ یَا رَحمٰن ــــ یَا رَحِیْم

زبیر نے آسمان کی طرف نگاہ کی اور دل سے یہ الفاظ دہرائے۔ الفاظ کہتے ہی اسے ایسا محسوس ہوا۔ وہ رحمتوں کے سائے میں آگیا ہے۔ نیچے سمندر چپ چاپ بہہ رہا تھا۔ اوپر نیلا آسمان ساکت تھا۔ ایک شور سا اٹھا اور ساری کائنات کا ذرہ ذرہ پکار اٹھا۔ یَا اللّٰہ، یَا رَحمٰن، یَا رَحِیْم، اوپر نیچے ہر جگہ یہی آواز گونج رہی تھی۔ زبیر بھی بے اختیار ہو گیا اور اسی عالم میں چیخ چیخ کر ان کا ساتھ دینے لگا۔

کچھ دیر کے بعد اسے ایسا لگا کہ شور ختم ہو گیا ہے۔ اور وہ آہستہ آہستہ نیچے کی طرف اتر رہا ہے۔ چند لمحوں کے بعد وہ باباجی کے پاس موجود تھا۔ باباجی کے جسم میں نور کا ہیولا دیکھتے ہی دیکھتے سرایت کر گیا۔ اور وہ چونک کر سیدھے ہو گئے۔

باباجی کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔ وہ کہنے لگے تم اللہ کی رحمتوں کے سائے میں آئے ہو۔ جب کبھی زندگی میں کوئی تکلیف ہو تو تم جمعہ کے دن عصر کے بعد یہی لفظ پڑھتے رہنا۔ اور یہ سوچنا کہ تم پر اللہ کی رحمت کی بارش برس رہی ہے مغرب تک بیٹھ کر تنہائی میں کہتے رہنا۔ تمہارا کام ہو جائیگا۔

زبیر چونک کر بولا ــــ باباجی مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ میرے دل میں کوئی چپکے چپکے یہ الفاظ دہرا رہا ہے۔ اور مجھے بڑا لطف محسوس ہو رہا ہے۔

باباجی نے کہا: "تم نے روح کے متعلق پوچھا۔ اب تمہاری روح سرشار ہے تم نے دیکھا روح کی وجہ سے کتنا سکون ملتا ہے۔"

زبیر نے کہا ــــ "باباجی۔ آپ تو بہت بڑے بزرگ ہیں۔ آپ کو ضرور معلوم ہوگا کہ کیمیا کیا ہے؟"

بیٹا۔ لالچ بُری بلا ہے۔ اور جو لوگ سونا بنانے کے چکر میں رہتے ہیں۔ وہ کبھی کامیاب نہیں رہتے۔ مجھے معلوم ہے تم بھی سونا بنانا چاہتے ہو۔ چشمے کے پاس ایک بوٹی ہے۔ اس میں گول پتے ہیں اور وہ چاندی کی طرح چمکتے ہیں۔ جاؤ تم اس بوٹی کو توڑ لاؤ۔

زبیر بھاگتا ہوا گیا۔ اس نے دیکھا چشمہ کے پاس ایک کونے میں بوٹی موجود ہے! اس نے آہستہ سے پانچ چھ بوٹیاں جڑ کے ساتھ نکالیں۔ تین چار پتے نیچے گر گئے۔ وہ اس نے اٹھا کر اپنی جیب میں رکھ لئے۔ اور باباجی کے پاس آگیا۔

باباجی نے دیکھا زبیر کے ہاتھ میں پیتل کا چھلا موجود ہے۔ انہوں نے وہ چھلا اتروایا! اور ایک بوٹی کے اندر وہ چھلا رکھ کر کہا۔ جاؤ تم سوکھی ہوئی گھاس کے اندر اسے رکھ کر جلا دو۔

دیا سلائی جھونپڑی کے اندر پڑی ہے اور خود بیٹھ کر دل ہی دل میں۔ اللہ۔ اللہ پڑھو۔

زبیر نے اسی طرح کیا۔ گھاس سوکھی تھی۔ جلد ہی جل گئی۔ بابا جی نے ایک ٹہنی کی مدد سے راکھ سے چھلا نکالا۔ چھلا سونے کی طرح چمک رہا تھا۔ لو بیٹا یہ تمہارا انعام ہے مگر تم اتنا یاد رکھنا کہ جبتک خدا تعالیٰ کا حکم نہیں ہوتا۔ سونا بن نہیں سکتا۔ اس کے بھی قواعد ہیں اور اجازت جبتک نہیں ملتی۔ کیمیاگر آگ جلا کر پھونکتے ہی رہتے ہیں۔

سب سے بڑا اسم اللہ ہے۔ اگر اللہ کا نام دل سے لو اور اس کا تصور روزانہ کرنا شروع کرو۔ تو تمہارے دل میں اللہ کا نام لکھا جائے گا۔ اور جب بھی تم آنکھ بند کرو گے تمہیں یہ نام چمکتا ہوا نظر آئے گا۔ یہ نام دل پر لکھا جائے تو سمجھو اب تم سارے کام کر سکتے ہو۔ مگر اس نام کے بعد پھر کوئی اور چیز انسان کو اچھی نہیں لگتی۔

زبیر بڑے غور سے بابا جی کی بات سُن رہا تھا۔ اتنے میں اس کا بھائی گھوڑے پر سوار آگیا۔ اور ہنس کر بولا۔ چلو میاں تمہارا شوق تو پورا ہوا۔ بابا جی سے باتیں کرلیں۔ بڑے خوش قسمت ہو اب گھر چلو۔

زبیر نے بابا جی کو بڑے ادب سے سلام کیا اور گھوڑے پر بیٹھ گیا۔

پھر وہ شادی کے ہنگامے میں لگا رہا۔ شہر جانے سے پہلے اس نے سوچا، بابا جی سے مل آئے۔ مگر وہ گیا تو دیکھا جھونپڑی خالی پڑی ہے۔ زبیر کو بڑا افسوس ہوا۔ وہ چشمہ پر گیا۔ مگر اب وہاں کوئی بھی بوٹی موجود نہیں تھی۔ صرف گھاس پھوس اُگی تھی۔ زبیر واپس آگیا۔

گھر آتے ہی سیدھا ماموں جان کے پاس بھاگا گیا۔ وہ کوئی کام کر رہے تھے۔ زبیر نے سلام کرکے کہا۔ ماموں میرے ہاتھ کا چھلا تو دیکھئے۔ کیسا ہے۔

ماموں نے کہا۔ اس وقت میں کام کر رہا ہوں پھر دیکھ لوں گا۔

زبیر ٹھنک کر بولا۔ ماموں دیکھئے۔ میں نے خود اسے سونے کا بنایا ہے۔

ماموں نے زبیر کے ہاتھ سے چھلا لیا۔ اچھی طرح دیکھا بھالا۔ پرکھا اور حیران ہو کر بولے یہ تو خالص سونا ہے۔ تم نے کس طرح بنایا ہے۔

زبیر نے جیب سے چار پانچ پتے نکال کر کہا۔ سونا بنانے والی بوٹی یہ ہے مگر اب یہ کہیں نہیں ملے گی۔ کیونکہ جب اللہ تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے تو جبھی سونا بنتا ہے۔

ماموں نے پتے ہاتھ میں لیے اور غور سے دیکھتے ہوئے بولے۔ یہ بوٹی میں نے آج ہی دیکھی ہے۔ اسے فقیر لوگ چاندی پتہ کہتے ہیں۔ مگر تم کو کہاں سے ملی۔

زبیر نے سارا قصہ سنایا۔ ماموں بڑے جوش میں اٹھ کر بولے۔ میں تمہارے ساتھ ابھی چلتا ہوں گاؤں۔ اور بابا جی سے ملتا ہوں۔

بابا جی تو اب وہاں نہیں۔ میں خود شہر آتے وقت ان کو سارے جنگل میں تلاش کرکے آیا ہوں۔ پتہ نہیں وہ کہاں چلے گئے۔ زبیر نے کہا

ماموں نے ایک پتہ لے کر اس میں ذرا سا تانبہ رکھا اور اسے لیجا کر جلانے گئے، تھوڑی دیر بعد انہوں نے دیکھا کہ تانبہ کی ایک تہہ سونے کی بن گئی ہے۔

مگر پورا تانبہ سونا نہیں بنا۔ انہوں نے زبیر سے کہا۔ اب تم جاؤ۔ مجھے ذرا سوچنے دو کہ اب میں کیا کروں۔

زبیر آگیا۔ رات کو جب وہ سونے کے لئے بستر پر لیٹا تو اسے پھر بابا جی یاد آئے۔ اس نے دل ہی دل میں اللہ اللہ کہنا شروع کیا! اور سوچنے لگا کہ دل میں کس طرح اللہ کا نام لکھے یہی سوچتے سوچتے وہ سو گیا۔ رات کو خواب میں دیکھا۔ بابا جی جھونپڑی میں بیٹھے ہیں۔ اور وہ بھی ان کے پاس ہے۔ بابا جی نے کہا ـــــ بیٹا تم روز رات کو اللہ کے نام کا تصور کیا کرو۔ ایک ہی دن میں کام نہیں ہوتا۔ اس میں بھی محنت کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو شخص ہمت ہار جاتا ہے۔ وہ پھر کامیاب نہیں ہوتا۔

دافع بیماری و نقصان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے تو ایک شکستہ حال شخص آپ کو نظر پڑا ـــــ آپؐ نے فرمایا تمہارا یہ حال کیسے ہوا؟ ـــــ اس نے عرض کیا۔ اَلسُّقْمُ وَالضُّرُّ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ۔

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم، بیماری اور نقصان وضرر کی وجہ سے" ـــــ آپؐ نے فرمایا۔ "کیا میں تجھے وہ کلمات سکھا دوں جو تیری بیماری اور نقصان کو دور کر دیں۔؟"

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں میری درخواست پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیات پڑھنے کیلئے مجھے بتلائیں ـــــ تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِیْرًا۔

میں اس ذات پر بھروسہ کرتا ہوں جو زندہ ہے اور مرتا نہیں ـــــ تمام خوبیاں اللہ کیلئے ہیں۔ جو نہ اولاد رکھتا ہے اور نہ اس کا کوئی سلطنت میں شریک ہے ـــــ نہ کوئی اس کا مددگار ہے۔ ذلت کے وقت بڑا اس کی بڑائی بیان کر بڑا جان کر۔ (بنی اسرائیل ۱۱۱:۱۷)

بابا جی آپ کہاں گئے تھے۔ ملے کیوں نہیں۔؟ زبیر نے پوچھا۔

بیٹا فقیر کا کوئی ٹھکانہ نہیں ہوتا۔ جہاں پاؤں رکھ دیتے ہیں وہیں اپنا بسیرا بن جاتا ہے۔ ٹھکانے سے دل لگائیں تو پھر دنیا والوں سے دور رہنے کا فائدہ کیا۔ مجھے معلوم تھا تم دوبارہ آؤ گے اس لئے میں وہاں سے چلا گیا۔ پھر تمہارے ساتھ ماموں بھی آئے۔ میں دنیاداری کے چکر میں نہیں پڑنا چاہتا ہوں۔

بابا جی ـــــ آپ سے ملاقات کیسے ہوگی؟ زبیر نے کہا۔

"جیسے اب ہوتی ہے۔ اللہ کا نام لو گے تو اللہ والے تم سے ضرور رابطہ قائم رکھیں گے اور تم کو بتائیں گے۔ کیسے آگے بڑھنا ہے"

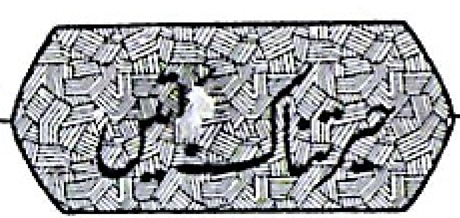
"ماموں جان کو میں نے پتے دیئے ہیں، کیا وہ سونا بنا لیں گے" ـــــ زبیر نے پوچھا۔

ان پتوں سے تھوڑا سا سونا ضرور بنے گا۔ مگر پھر ان کو یہ بوٹی باوجود تلاش کے نہیں ملے گی۔ ماموں سے کہنا۔ اپنے اندر خود اتنی صلاحیت پیدا کریں کہ جب چاہیں سونا بن جائے۔ اصل کیمیاگری تو یہ ہے۔ جو نہ کوئی چرا سکتا ہے اور نہ زبردستی لے سکتا ہے ـــــ بابا جی بولے۔

انہوں نے زبیر سے کہا۔ تین دفعہ اپنے دل میں یَا اللّٰہ، یَا رَحْمٰن، یَا رَحِیْم، کہو اور سامنے والا پیتل کا گلدان لے کر پھونک مارو۔

زبیر نے اسی طرح کیا اور وہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ گلدان سونے کا ہے۔ بابا جی نے کہا۔ اب سامنے کی دیوار پر پھونک مارو۔ زبیر نے پڑھ کر دیوار پر دم کیا تو دیوار سونے کی بن گئی ـــــ بابا جی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ یہ سب خدا کے نام کی برکت اور رحمت ہے۔ تم بس اللہ کا تصور کرتے رہو۔ خدا تعالیٰ تم کو خاص بندوں میں ضرور یاد کریگا۔ یہ کہکر انہوں نے دیوار پر ہاتھ پھیرا۔ دیوار پھر اینٹوں کی بن گئی۔ گلدان پر ہاتھ رکھا تو وہ بھی بدل گیا۔ زبیر حیرانی سے دیکھ رہا تھا اتنے میں بابا جی غائب ہو گئے ـــــ صبح کے وقت ماموں نے آکر زبیر کو اٹھایا اور کہنے لگے۔ دیکھو تھوڑا سا سونا بنا ہے۔ چلو گاؤں جا کر بوٹی تلاش کریں۔

زبیر نے کہا۔ ماموں یہ سب کچھ بیکار ہے آپ خواہ مخواہ وقت ضائع کر رہے ہیں۔ جو سونا بن گیا۔ اسے یادگار کیلئے رکھ لیں اور اب نہ بنائیں وہ بوٹی آپ کو مل نہیں سکتی۔ رات کو بابا جی خواب میں آئے تھے۔ یہ کہکر زبیر نے ماموں کو خواب سنایا۔ ماموں خاموش ہو گئے۔ زبیر نے کہا آپ اللہ کا نام لیا کریں آپکے سارے کام ہو جائینگے۔ میں خواب بیکار وقت ضائع نہیں کرونگا۔ خدا تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے ہمیں بھی اپنی صلاحیتوں سے کام لینا چاہیئے۔ اور خدا کا ہر وقت شکر ادا کرنا چاہیے جس نے اتنی ساری نعمتیں دیں۔ میں اب کبھی زندگی میں کیمیا کے بارے میں نہیں سوچونگا۔ اصلی سونا تو بس اللہ کا مبارک نام ہے۔



بہت سی معتبر تواریخ میں لکھا ہے کہ نمرود کے زمانہ میں حکمائے بابل نے چھ ایسے حیرت انگیز طلسم تیار کئے تھے کہ عقل اور ذہن کی رسائی ان تک دشوار تھی۔ وہ چھ طلسم یہ تھے ـــــ

(۱) کلدانیوں نے تانبہ کی ایک بطخ بنائی تھی جس کی خاصیت یہ تھی کہ جب کوئی چور یا جاسوس شہر میں داخل ہوتا تو وہ خود بخود بولنے لگتی جس سے شہر کے نگہبان سمجھ جاتے کہ شہر میں کوئی چور یا جاسوس گھس گیا ہے۔ اور وہ تلاش وجستجو کے بعد اسے پکڑ لیا کرتے تھے۔

(۲) گمشدہ چیزوں کیلئے ایک نقارہ بنایا تھا جب کبھی کسی کی کوئی چیز گم ہو جاتی تو وہ اس نقارے پر چوٹ مارتا تو اس نقارے کے اندر سے ایک آواز نکلتی اور نقارہ گم شدہ چیز کا پتہ بتلا دیتا تھا

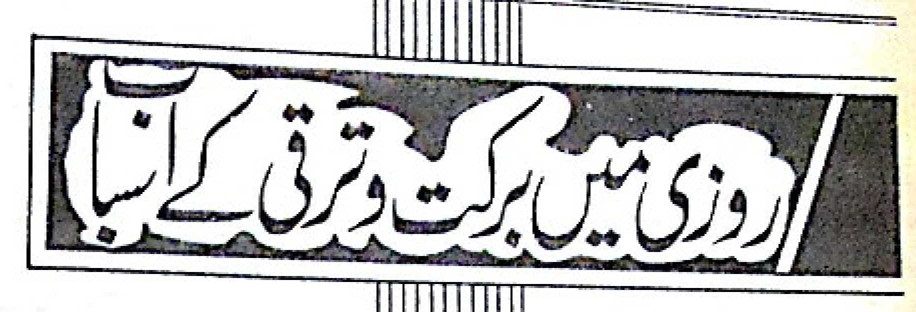
(۳) ایک ایسا عجیب وغریب حوض بنایا تھا جس میں مختلف قسم کے شربت ڈالے جاتے تھے۔ لیکن جس شخص کو جو بھی شربت درکار ہوتا تھا وہ حوض سے حاصل کر لیتا تھا۔ حالانکہ تمام مشروبات ایک ساتھ ڈالے جاتے تھے۔ یہ حوض جشن وغیرہ کے موقعوں پر استعمال میں لایا جاتا تھا۔

(۴) ایک آئینہ ایسا بنایا تھا۔ وہ غائب کا مال بتاتا تھا کہ کہاں ہے اور کس حال میں ہے۔

(۵) نمرود کے محل کے پاس ایک ایسا درخت لگایا تھا کہ جس کا سایہ لوگوں کی تعداد کے مطابق گھٹتا بڑھتا رہتا تھا۔ یعنی آدمی اگر زیادہ ہو جاتے تو سایہ پھیل کر سب کو اپنے اندر لے لیتا تھا۔ اور آدمی اگر کم ہو جاتے تو سایہ بھی سکڑ کر محدود ہو جاتا تھا۔

(۶) ایک ایسا تالاب بنایا تھا کہ جو ایک چیز کے دو دعوے والوں پر ان کے مابین فیصلہ کرتا تھا۔ یعنی اگر کسی چیز کے دو دعوے دار ہوتے تو وہ دونوں تالاب میں اتر جاتے۔ جو حقدار ہوتا پانی اس کے ناف تک آتا تھا اور جو جھوٹا ہوتا تھا وہ اس میں ڈوب کر مر جاتا تھا۔ (تاریخ عجائب)

ناقابلِ فراموش



روزی میں برکت و ترقی کے اسباب

"منافع الاخلاق" میں ہے کہ ایک روز ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور فقر و فاقہ سے رو دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر فریضہ کے بعد دس بار اِنَّا اَنزَلنَا پڑھا کر اور جمعہ کے دن ناخن کٹوایا کر۔ اعرابی نے ایسا ہی کیا، مالدار ہو گیا۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ دس چیزوں سے روزی میں برکت ہوتی ہے:- (۱) ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنا (۲) عقیق کی انگوٹھی پہننا (۳) جمعرات کے دن ناخن کٹوانا (۴) کسی اندھے کا ہاتھ پکڑ کر راستہ بتانا (۵) کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا (۶) پاؤں میں جوتے پہننا (۷) مسجد میں جھاڑو دینا (۸) پیشہ اور تجارت ایمانداری سے کرنا (۹) حلال طریقہ سے کھیتی کرنا (۱۰) حج کرنا۔

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی چار چیزوں کو لازم پکڑے تو وہ اور اس کے اہل و عیال محتاج نہ ہوں گے۔ (۱) صبح سویرے اٹھنا (۲) نماز کا وقت آنے سے پہلے ہی وضو کرنا (۳) وتر کی نماز کے بعد دنیا کی باتیں نہ کرنا (۴) اذان سے پہلے مسجد میں آنا۔

ایک روایت میں ہے کہ جو کوئی فجر کی دو سنتیں گھر میں ادا کر کے مسجد میں آیا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی روزی فراخ فرما دیتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل بیت سے فرمایا کہ یہ چیزیں غنی کرتی ہیں۔ (۱) ایک دوسرے سے ملنا جلنا (۲) راہ خدا میں جہاد کرنا (۳) صبح کی نماز کے بعد نہ سونا (۴) دنیا کے مقابلہ میں آخرت کو اختیار کرنا (۵) صبح اور رات کو مسجد میں ہونا (۶) گھر والوں کو نماز پڑھنے کے لئے کہتے رہنا (۷) خود بھی عبادتِ خداوندی میں مشغول رہنا (۸) جمعرات اور جمعہ کی راتوں میں دعاؤں میں زیادتی کرنا (۹) امانت ادا کرنا (۱۰) روزی کی طلب میں صبر کرنا اور جلد بازی نہ کرنا (۱۱) اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھنا جیسا کہ اس کا حق ہے (۱۲) تقویٰ اختیار کرنا (۱۳) گھر کے دروازے کے پاس دعا کرنا (۱۴) صبح سویرے اٹھنا (۱۵) خیر خیرات زیادہ کرنا (۱۶) مہمان کی عزت کرنا (۱۷) قرآن کی تعظیم کرنا (۱۸) شب برات میں دعا کی کثرت (۱۹) عاشورہ کے دن بال بچوں پر خرچ میں فراخی کرنا (۲۰) اہل و عیال کے ساتھ رحمدلی سے ملنا (۲۱) ماں باپ کے حق میں نیکی کرنا (۲۲) دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف رکھنا (۲۳) سخاوت کی عادت کرنا (۲۴) گناہ سے بچنا (۲۵) جھوٹ اور جھوٹی گواہی سے پرہیز کرنا (۲۶) ہر برائی سے بچنا خاص کر زنا سے (۲۷) اذان کا جواب دینا (۲۸) حق بات کہنا (۲۹) لالچ اور حرص کو چھوڑنا (۳۰) کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا (۳۱) کھانے کے بعد اللہ کا شکر ادا کرنا (۳۲) عشاء کی نماز جماعت سے پڑھنا (۳۳) گھر میں سر کر رکھنا۔ یہ چیزیں غنی کرتی ہیں اور مالداری لاتی ہیں۔

نقل ہے کہ ایک عالم کو روزی کی تنگی پیش آئی انھوں نے ایک دوست کو خواب میں دیکھا اور اپنے حال کی شکایت کی دوست نے کہا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم نے قرآن مجید کی کوئی سورت یا کوئی آیت یاد کی تھی اور پھر اسے بھلا دیا ہے۔ عالم نے کہا سچ ہے، دوست اس پر غصہ ہوا اور کہا پھر سے یاد کرو۔ عالم نے ویسا ہی کیا، روزی کی تنگی جاتی رہی۔

"عمدۃ الاحکام" وغیرہ میں لکھا ہے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص دستر خوان پر کھانے کے گرے ہوئے ریزے کھاتا ہے، وہ ہمیشہ فراخی رزق میں رہتا ہے۔ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمہارا کوئی لقمہ گر جائے تو اس کو اٹھا لو اور جو کچھ اس پر لگ گیا ہے اس کو صاف کر کے کھا لو اور اسے شیطانوں کے واسطے نہ چھوڑو (اس حدیث میں بتایا ہوا علاج بخیر کو بھی توڑتا ہے)۔ اور بعض حدیثوں میں آیا ہے کہ جو شخص دستر خوان پر گری ہوئی چیز کھا لیوے تو وہ جنت کی حوروں کا مہر ہو جائے گا۔ اور حق تعالیٰ اس شخص کو اور اس کی اولاد کو جذام، کوڑھ اور برص سے اور جنون سے محفوظ رکھے گا (یہ حدیث "کنز العباد" میں لکھی ہے)

(واللہ اعلم بالصواب)

آپ کس طرح مقبولیت حاصل کر سکتے ہیں

آپ کا مقصد یہ ہے کہ لوگوں میں آپ کی مقبولیت حاصل ہو اور ہر کوئی آپ کو پسند کرے اس مقصد کے حصول کا بنیادی اصول یہ ہے کہ آپ لوگوں کو پسند کریں، اگر آپ چاہتے ہیں کہ لوگ آپ کی غیر حاضری میں بھی آپ کو اچھا کہیں تو آپ دوسروں کی غیر حاضری میں ان کے متعلق اچھی باتیں کریں، آپ دوسرں کے مونہہ سے اپنے متعلق جو باتیں سننا چاہتے ہیں دوسروں کے متعلق بالکل وہی باتیں کریں، بعض خواتین و حضرات کی عادت ہوتی ہے کہ وہ اپنی برتری جتانے کیلئے دوسروں کی برائیاں کرتے ہیں، ان کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ دوسرے برے ہیں میں اچھا ہوں یہ ایک خطرناک عادت ہے۔ جن لوگوں میں یہ عادت ہے ان پر کوئی بھروسہ نہیں کرتا کیوں کہ سب خطرہ محسوس کرتے ہیں کہ پیٹھ پیچھے برائیاں کرنے والے کسی کو بھی بخشا نہیں کرتے، اگر آپ بھی اسی خطرناک بیماری کے عادی ہیں تو ذہن نشین کر لیجئے کہ آپ کی برتری کو کوئی بھی تسلیم نہیں کر رہا، بلکہ سب کی نظروں میں ناقابل اعتماد فرد ہیں۔ آپ خود بھی تو لگائی بجھائی کرنے والوں کو پسند نہیں، مگر یہ کبھی محسوس نہیں کرتے آپ خود اس مرض کے مریض ہیں۔

اگر آپ کے پاس کوئی دوست بیٹھ کر کسی کی برائیاں کرنی شروع کر دے تو اسے ٹوکئے مت ورنہ وہ آپ سے متنفر ہو جائے گا شگفتہ لب و لہجے میں موضوع بدلنے کی کوشش کیجئے، جس کے متعلق بات ہو رہی ہے اس کے متعلق کوئی بری رائے نہ دیجئے، ورنہ آپ کا یہی دوست آپ کی رائے کو پروپیگنڈے کے طور پر استعمال کرتا پھرے گا۔ کسی کے متعلق رائے قائم کرنے کیلئے صرف اپنا ہی دماغ اور اپنا ہی مشاہدہ استعمال کیجئے۔ کسی کے متعلق سنی سنائی باتوں پر یقین نہ کیجئے۔ برا صرف اسے کہئے جس نے آپ کے ساتھ کوئی برائی کی ہو۔ یاد رکھئے کہ ہر انسان میں خواہ وہ کتنا ہی برا کیوں نہ ہو کوئی نہ کوئی خوبی ضرور ہوتی ہے، اس خوبی کو تلاش کیجئے اور ہر کسی صرف ایک خوبی کی خاطر پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھئے۔ چند ہی دنوں بعد نتائج آپ کے سامنے آجائیں گے، لوگ آپ کی خامیوں کو نظر انداز کر کے آپ کے ساتھ محبت سے پیش آنے لگیں گے۔

ذرا باتیں سننے میں دلچسپی اور جوش و خروش کا مظاہرہ کیجئے۔ کہنے کی بجائے سننے کی عادت ڈالئے دوسروں کی باتیں دلچسپی سے سنئے اور طرح طرح کے سوال کیجئے۔ اس سے دلچسپی کا اظہار ہوتا ہے جو دوسروں کو بہت زیادہ متاثر کرتا ہے، جس طرح آپ چاہتے ہیں کہ کوئی بھی آپ کے پاس بیٹھ کر آپ کے دل کی باتیں سنے، بالکل یہی خواہش ہر کسی کے دل میں تڑپ رہی ہوتی ہے اگر آپ ہر دل عزیز شخصیت بننا چاہتے ہیں تو دوسروں کو بولنے کا موقع دیجئے۔ دوسروں کے دلوں کا غبار ہلکا کیجئے یہ ایک بہت بڑی نیکی ہے، جو کوئی انسان کسی دوسرے انسان سے کر سکتا ہے، یہ عبادت ثواب بھی رکھتی ہے اور آپ کی شخصیت کو مقبولیت بھی عطا کرتی ہے۔

ہر دل عزیز بننے کا ایک اور آزمودہ طریقہ یہ ہے کہ مباحثے سے گریز کیجئے، بعض خواتین و حضرات نے عادت بنا رکھی ہے کہ کوئی کیسی ہی بات کیوں نہ کرے وہ اس کی مخالفت ضرور کرتے ہیں۔ مثلاً کسی نے کہہ دیا کہ آج تو گرمی نے حد کر دی ہے تو وہ کہیں گے "آج تو اتنی نہیں گرمی تو کل تھی، آج تو ہوا چل رہی ہے"۔

ایسے خواتین و حضرات کو اگر کہہ دو کہ کل گرمی زیادہ تھی تو وہ یقیناً کہیں گے "کل نہیں گرمی تو آج ہے"۔ اسی طرح مذہبی اور سیاسی اور دیگر موضوعات کے متعلق باتیں کرتے اور ایسے خواتین و حضرات مخالفت ہی کرتے ہیں اور ہر کسی پر اپنے نظریات ٹھونسنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ ماہرین نفسیات نے ثابت کیا ہے کہ کوئی انسان مقابلے یعنی مباحثے میں اپنے نظریات سے کبھی دست بردار نہیں ہوتا آپ کا یہ دعویٰ کہ آپ ہی کی بات حرف آخر ہوتی ہے، محض بے بنیاد ہے اس سے آپ اپنے مخالفین میں اضافہ کرتے ہیں۔

آپ سوچتے ہوں گے کہ کسی کے غلط نظریات کو کس طرح بدلا جائے؟ آپ اس آدمی کی ہاں میں ہاں ملانے سے ہمیشہ گریز کریں گے جو آپ کے سیاسی یا مذہبی نظریات کے خلاف ہو۔ اگر ایسا آدمی آپ کو بحث میں الجھانا چاہے تو پہلے یہ دیکھئے کہ وہ آدمی سنجیدگی سے بحث کرنا چاہتا ہے یا اسے بحث کرنے کی عادت ہے، اگر وہ محض عادت پوری کر رہا ہے تو آپ کا اس کے ساتھ الجھنا بے مقصد ہوگا۔ بہتر یہی ہے کہ اسے بولنے دیں اور آپ دلچسپی سے سنتے رہیں اور اگر وہ سنجیدگی سے بات کر رہا ہے تو بھی اس کی مخالفت مت کیجئے بلکہ اسی کی بات سے بات نکال کر سوالات

کرتے چلے جایئے۔ اپنے نظریات کی کوئی بات نہ کریں، احتیاط کریں کہ آپ کے لب و لہجے میں طنز اور درشتی نہ ہو۔ آپ اپنے سوالوں کے ذریعے اس کی مخالفت کر سکتے ہیں جسے وہ برا نہ منائیگا اسے یہی تاثر دیجئے کہ وہ جو کچھ کہہ رہا ہے، درست کہہ رہا ہے لیکن ان کو فلاں نقطے کے متعلق شک ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ وہ خود شک میں پڑ جائیگا اور ایک روز آپ ہی سے پوچھے گا کہ اس کا فلاں نظریہ غلط ہی تو نہیں۔

یاد رکھئے کہ بحث مباحثے سے ترش کلامی شروع ہو جاتی ہے، یہیں سے دلوں میں کدورت پیدا ہو جاتی ہے، اگر آپ بحث میں الجھنے یا بحث کا آغاز کرنے کے عادی ہیں تو اس عادت کو فوراً ترک کر دیجئے۔

دوسروں کے ساتھ ویسا ہی سلوک برتاؤ کیجئے جیسے سلوک برتاؤ کی آپ دوسروں سے توقع رکھتے ہیں، کبھی توقع نہ رکھئے کہ دوسرے آپ کو عالی مقام سمجھیں گے۔ دوسروں کو عالی مقام سمجھئے پھر اس کے نتائج دیکھئے۔ آپ کے دوستوں کی فہرست اس قدر طویل ہو جائے گی کہ آپ مجھ سے پوچھیں گے کہ اب کیا کروں؟

کسی پر ذاتی قسم کا حملہ نہ کیجئے، گو اگر بحث میں لوگ ذاتی حملوں پر اتر آتے ہیں، اگر آپ تعلیم یافتہ ہیں اور بحث دس جماعت پاس آدمی سے ہو رہی ہے تو کبھی ایسی دلیل مت دیجئے کہ دس جماعتیں پڑھے ہوئے مجھ ایم۔اے سے کیا بات کر سکتے ہیں؟ بلکہ اسے تاثر دیجئے کہ وہ بہت تعلیم یافتہ انسان ہے۔ اگر وہ کوئی بدتمیزی کی بات کر بیٹھے تو جواب میں بدتمیزی کا مظاہرہ نہ کیجئے بلکہ یوں کہئے کہ آپ جیسے تعلیم یافتہ اور شائستہ انسان سے مجھے ایسے الفاظ کی توقع نہیں تھی۔

بعض حضرات ترکی بترکی جواب دینے کو فتح سمجھتے ہیں کسی کی دلیل کو تسلیم کر لینے سے اس لئے ہچکچاتے ہیں کہ اس سے شکست کا پہلو نکلتا ہے یہ انتہائی خطرناک رجحان ہے۔ دل کو بڑا کر لیجئے فیاضی کی عادت ڈالئے۔ وہ دن جلد ہی آجائے گا

جب آپ کا بدترین مخالف بھی آپ کے پاس آ بیٹھے گا اور آپ کے نظریات کے متعلق باتیں کرنے لگے گا۔ ایسا ضرور ہوگا کیونکہ یہ قانون فطرت ہے۔

جب آپ کسی سے ملنے جاتے ہیں یا کسی محفل میں جا بیٹھتے ہیں تو آپ نے محسوس کیا ہوگا کہ آپ کے اندر کھچاؤ یا تناؤ سا ہوتا ہے۔ آپ بات کرتے ہچکچاتے ہیں کیونکہ محفل میں دو یا تین حضرات ایسے بیٹھے ہیں جو آپ کیلئے اجنبی ہیں۔ آپ بے تکلفی سے بات کرتے گھبراتے ہیں۔ یہ کیفیت ہر اس انسان پر طاری ہوتی ہے جو کسی سے ملنے جاتا ہے یا کسی محفل میں جا بیٹھتا ہے۔ جب کبھی کوئی ایسا آدمی آپ کے پاس یا آپ کی محفل میں آ بیٹھے تو اس کا کھچاؤ اور تناؤ دور کیجئے جس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اس کے ساتھ شگفتہ قسم کی باتیں کیجئے۔ موسم اور منڈی کے متعلق اس سے پوچھئے اور ایسا انداز اختیار کیجئے جیسے آپ کو دنیا کی کسی چیز کے متعلق کچھ بھی علم نہیں، اور وہی ایک ایسا انسان ہے جو آپ کو تمام تر معلومات فراہم کرے گا۔

میں آپ کو ذاتی تجربہ سناتا ہوں۔ میں ایک بڑے صاحب سے ملنے گیا، اس سے ایک کام کروانا تھا۔ وہ اتنا بڑا صاحب ہے کہ جب میں اسکے سامنے جا بیٹھا تو مجھ پر اس کا رعب طاری ہو گیا اور میں بات کرنے سے گھبرانے لگا۔ اس نے مسکرا کر پوچھا "باہر کا کیا حال ہے؟ میں تو کام میں ایسا الجھا رہتا ہوں کہ باہر کے حالات کے متعلق کچھ خبر ہی نہیں۔ سنا ہے سیاسی حالات بڑے خراب ہو رہے ہیں؟"

میں نے سیاسی حالات کے متعلق اپنی رائے دی تو حیرت زدہ ہو کر کہا "اچھا؟ کیا آپ واقعی یہ سمجھتے ہیں کہ حالات ایسا پلٹا کھائیں گے؟" میں نے کہا "مجھے آپ کی رائے کیساتھ مکمل اتفاق ہے۔ مجھے تو علم ہی نہیں تھا کہ یوں ہو رہا ہے۔" پھر اس نے مہنگائی کے متعلق میری رائے لی اور مجھ سے اس کا علاج پوچھا۔ میری ساری بات

نہایت دل چسپی سے سنکر اس نے مجھے داد دی اور میرا شکریہ ادا کیا کہ میں نے اسے کس قدر قیمتی معلومات دی ہیں۔ اس سے میرا اعصابی تناؤ اور اجنبیت کا کھچاؤ دور ہو گیا اور مجھ میں اہمیت کا احساس پیدا ہو گیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان بڑے صاحب کو میں قابل احترام شخصیت سمجھنے لگا۔

"کہئے میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں؟" اس نے کہا، "آپ تو بڑے کام کے انسان ہیں!"

میں نے پوری بے تکلفی سے اپنا مدعا بیان کیا۔ جو اس نے نہایت دل چسپی سے سنا اور کمال شگفتہ لہجے میں میرا کام کرنے سے معذوری کا اظہار کیا جسے عام فہم زبان میں ٹرخا دینا کہتے ہیں۔ اس کے باوجود جب میں وہاں سے اٹھا تو جھک کر اس سے ہاتھ ملایا۔ آج دو سال گذر چکے ہیں میں کبھی کبھار ان بڑے صاحب سے ملتا ہوں، ان کے متعلق پتہ چلا ہے کہ وہ اپنے محکمہ کی مقبول ترین شخصیت ہیں اور بعض لوگ انھیں پیروں کی طرح مانتے ہیں۔ ان میں خوبی یہ ہے کہ وہ دوسروں کو اہمیت دیتے ہیں۔ حالانکہ وہ بہت اونچے عہدے کے افسر ہیں۔ وہ دوسروں کی رائے لیتے ہیں حالانکہ عمل صرف اپنی رائے پر کرتے ہیں۔ وہ دوسروں کے نظریات کو ایسی دل چسپی سے سنتے ہیں جیسے انکا اپنا کوئی نظریہ نہیں اور وہ اچھے نظریہ کی تلاش میں ہیں۔ حالانکہ اپنے نظریات کے وہ کٹر ہیں۔

میں نے ان کے متعلق بہت سی معلومات فراہم کی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ اپنے نظریات کا پرچار کئے بغیر انہوں نے اپنے مخالف نظریے کے لوگوں کو ہم نظریہ بنا لیا ہے۔ اسے شخصیت کی مقناطیسیت کہتے ہیں جو ہر کوئی اپنے آپ میں پیدا کر سکتا ہے۔

اگر

دنیا و دنیا کے بھلائی چاہتے ہو تو محبت کو عام کرو

• • •

حضرت عیسیٰ کے اقوال

- اپنے بھائی سے بلا وجہ خفا نہ ہو۔
- بے عمل عالم کی مثال ایسی ہے جیسے اندھے کے ہاتھ میں مشعل، لوگ اس سے روشنی حاصل کرتے ہیں وہ خود روشنی سے محروم ہے۔
- ہر اچھا درخت اچھا پھل لاتا ہے اور برا درخت برا۔ اچھا درخت برا پھل نہیں لا سکتا اور جو درخت اچھا پھل نہیں لاتا وہ کاٹا اور آگ میں ڈال دیا جاتا ہے۔
- پاک چیز کتوں کو نہ دو اور اپنے موتی سوروں کے آگے نہ ڈالو، ایسا نہ ہو کہ وہ انہیں پاؤں تلے روندیں اور پلٹ کر تمہیں پھاڑیں۔
- مبارک ہے وہ آدمی جو شریروں کی صلاح پر نہیں چلتا اور خطا کاروں کی راہ میں کھڑا نہیں ہوتا اور ٹھٹھا بازوں کی مجلس میں نہیں بیٹھتا وہ اس درخت کی طرح ہوگا جو پانی کی ندیوں کے پاس لگایا گیا وہ اپنے وقت پر پھلتا ہے اور اس کا پتہ بھی نہیں مرجھاتا جو کرے گا وہ بار آور ہوگا۔
- عمل صالح وہ ہے جس پر لوگوں کی ثنا کی امید نہ رکھی جائے۔
- موت سے بڑھ کر کوئی چیز سچی اور امید سے بڑھ کر کوئی چیز جھوٹی نہیں۔
- جو کی روٹی کھانا، صاف پانی پینا اور کھلے میدانوں میں سو رہنا مرنے والے کے لئے بہت ہے۔
- اپنی بہتری کا خیال نہ کرو بلکہ خدا کی خوشنودی کو افضل سمجھو۔
- مبارک ہیں وہ جو راست بازی کے سبب ستائے گئے ہیں کیونکہ فی الآخر آسمان کی بادشاہت انہی کی ہے۔
- اس دنیا میں نیک چلنی کا راستہ دوسری دنیا میں نجات کی سڑک ہے۔
- دین کو حصول دنیا کا ذریعہ نہ گردانو۔ یہ انتہائے دنائیت ہے۔
- تجھے کیا ضرورت ہے، اگر دنیا تجھے نہ جانے جبکہ تو اللہ کے نزدیک مقبول و محمود اور مظفر و منصور ہے۔
- دنیا کو عشرت کدہ قرار دینے والو! بہت جلد ماتم کدہ کی حقیقت کو تم از خود تسلیم کر لوگے۔

حضرت لقمانؑ کے ارشادات

- بیٹا کسی کو خدا کا شریک نہ ٹھہرانا۔
- جب خلقت کے پاس آؤ تو زبان کی نگہداشت کرو۔
- جو بات دشمن سے پوشیدہ رکھنا چاہتے ہو، دوست سے بھی پوشیدہ رکھو مبادہ وہ بھی کسی دن دشمن ہو جائے۔ جدوجہد نہ کرنا محتاجی کا باعث ہوتا ہے اور محتاجی دین کو تنگ، عقل کو ضعیف اور مروت کو زائل کرتی ہے۔
- مصائب سے مت گھبرایئے کیونکہ ستارے اندھیرے ہی میں چمکتے ہیں۔
- حکمت و دانائی مفلس کو بادشاہ بنا دیتی ہے۔ وقت کی اگر قیمت ہے تو وہ اس کا صحیح استعمال ہے۔
- کوئی چیز تیرے نزدیک نعمت آخرت سے محبوب تر نہ ہو۔
- دنیا کے تھوڑے مال پر راضی رہ، رزق مقدر پر قناعت کر اور دوسروں کی روزی پر آنکھ مت ڈال تاکہ رنج نفس سے سلامت رہے۔
- خاموشی کو اپنا شعار بنا تاکہ شر زبان سے محفوظ رہے۔
- کسی ذکر میں بجز ذکرِ خدا اور کسی خاموشی میں بجز فکر روزِ جزا کوئی خیر و خوبی نہیں۔
- جدوجہد نہ کرنا محتاجی کا باعث ہے اور محتاجی دین کو تنگ، عقل کو ضعیف اور مروت کو زائل کر دیتی ہے۔
- مصائب دنیا کو سہل خیال کر اور موت کو ہر وقت پیشِ نظر رکھ۔
- فرمایا عقل و حکمت کے حصول کے لئے ضروری ہے نظر نیچی رکھنا، زبان کو بے محل نہ کھولنا، حلال غذا کھانا، شرمگاہ کو قابو میں رکھنا، سچ بولنا، عہد کو پورا کرنا، مہمان کی عزت کرنا، پڑوسی کی حمایت کرنا،

آخر وہ کون تھا؟

اپریل ماہ کا پہلا ہفتہ تھا۔ وقت دوپہر کا۔ بارہ ساڑھے بارہ بج رہے ہونگے۔ ہماری جیپ ایک گھنے جنگل سے گزر رہی تھی۔ راستہ کچا اور پتھریلا تھا۔ جیپ دھیرے دھیرے آگے بڑھ رہی تھی۔ چڑھائی کا راستہ ہونے کی وجہ سے ڈرائیور کو کچھ زیادہ ہی پریشانی ہو رہی تھی راستے کے ایک طرف بڑا، لمبا، چوڑا پہاڑ اور دوسری طرف گہری کھائی۔ جیپ کے آگے بڑھنے کے ساتھ ساتھ کھائی کی گہرائی بھی بڑھتی جا رہی تھی جس پر راستہ اوپر نیچے گڈھوں اور پتھروں سے بھرا ہوا۔ دو گھنٹے کے سفر میں ہمارے جسم ٹوٹ رہے تھے۔ راستے میں ایک نالے کے پاس ڈرائیور نے جیپ روکی۔ ہم سبھی سستانے کی نیت سے نیچے اتر گئے۔

چاروں طرف ساگوان، بہیڑ اور سال کے لمبے بڑے بڑے درخت تھے۔ بہت ہی گھنا جنگل تھا۔ لگاتار دو گھنٹے جیپ کی گھڑگھڑاہٹ سنتے رہنے کے بعد جنگل کے گھنے سناٹے میں ہم ہکا بکا سے ہوگئے تھے۔

جھینگروں کی کراہٹ کے علاوہ ہر طرف جادو جیسا ماحول نظر آ رہا تھا۔ جہاں ہماری جیپ رُکی تھی۔ وہ جگہ ایک کھلی جگہ تھی۔ جسکے ایک جانب گھنی جھاڑیاں اور دوسری جانب ایک نالا تھا۔ راستے کے دونوں جانب بڑے بڑے درختوں کی شاخیں آپس میں مل جانے سے آگے کا راستہ ایک سرنگ جیسا معلوم پڑتا تھا۔

یہ راستہ قریب ساٹھ، ستر فٹ آگے جا کر ایک اندھا موڑ بنتا ہوا داہنی طرف مڑ جاتا تھا۔ میں بے خیالی میں جنگل کے قدرتی مناظر کو دیکھتے ہوئے اِدھر اُدھر نظریں گھما رہا تھا۔ جیسے ہی میری نگاہ راستے کے اس اندھے موڑ پر پڑی۔ مجھے ایسا لگا جیسے میرے دل نے دھڑکنا بند کر دیا ہو۔ میں ڈر کی وجہ سے ایک مجسم پتھر جیسا ہو گیا تھا۔

راستے کے موڑ پر ایک سیاہ فام، کمزور، دُبلا پتلا، بھیانک شکل کا ایک شخص دکھائی دیا۔ اس کے جسم پر صرف کمر کے ارد گرد کالا کپڑا لپٹا ہوا تھا۔ اس سے میری نظر ملتے ہی میرے جسم میں نہ جانے کیوں جھرجھری سی ہوئی تقریباً میں دو منٹ تک بُت بنا اس کی آنکھوں کی طرف دیکھتا رہا پھر اس شخص نے اپنا سوکھا پنجرا اٹھا کر مجھے اپنی طرف آنے کا اشارہ کیا۔ میں ہڑبڑا گیا۔ گھبرا کر میں نے پاس کھڑے ایک ساتھی کو اشارہ کیا۔ اس نے میری جانب سوالیہ نگاہوں سے دیکھا میں نے راستے کے اس موڑ کی طرف اشارہ کیا۔

وہ شخص اچانک غائب ہو گیا۔ میں نے اپنے دوستوں کو اس شخص کے بارے میں بتایا۔ ہم میں سے ایک ساتھی جو کچھ دلیر قسم کا تھا۔ وہ ڈرائیور کے ساتھ اس جگہ پر گیا جہاں وہ بھیانک سا شخص مجھے دکھائی دیا تھا۔ دونوں موڑ پر پہنچ کر گھوم گئے کچھ دیر تک وہ نظروں سے اوجھل رہے۔ قریب آٹھ، دس، منٹوں بعد وہ لوٹ آئے انہیں میرے بتائے شکل کا کوئی شخص نظر نہیں آیا۔

حالانکہ سبھی یہ کہہ کر مجھے اور اپنے آپ کو دلاسا دینے کا احساس کر رہے تھے کہ مجھے ڈر لگا ہوگا۔ لیکن میں صحیح تجزیہ کر رہا تھا کہ سبھی خوف زدہ تھے۔

ہم سبھی جیپ میں سوار ہو کر آگے بڑھنے لگے ڈرائیور کو چھوڑ کر ہم کل چار دوست تھے۔ اور ایک کے بہن کی بہن کی شادی میں جا رہے تھے۔ ہمارے دوست نے صلاح دی تھی کہ اس کے گاؤں جلدی پہنچنے کے لئے جنگل میں سے ایک کچا راستہ ہے۔ وہاں سے چلے آنا۔ جہاں سے پکے راستے کی بہ نسبت ۵۰ کلو میٹر کا راستہ کم ہو سکتا ہے۔ اور جنگل کا راستہ ہونے سے سفر بھی اچھا گزریگا۔ اُس دوست کی صلاح پر ہم عمل کرتے ہوئے اس راستے پر نکل پڑے تھے شادی دوسرے دن تھی۔ ہم ایک دن پہلے اس وجہ سے جا رہے تھے کہ وہاں پہنچ کر شادی کے کام کاج میں دوست کا ہاتھ بٹائیں گے۔

قریب ایک گھنٹے کا خوفناک سفر کرنے کے بعد ڈرائیور نے گاڑی روکی۔ ہم نیچے اترے۔ جہاں سے سڑک دو راستے کی طرف جاتی تھی۔ ہم پس و پیش میں تھے کہ کس راستے سے آگے بڑھے آپس میں صلاح مشورہ کرنے کے بعد فیصلہ کیا کہ بائیں جانب جانے والی سڑک پر چلا جائے۔

اب ہم بائیں طرف راستے پر بڑھنے لگے۔ تقریباً دس، بارہ کلو میٹر آگے بڑھے، سامنے ایک عجیب و غریب منظر پر راستہ ختم ہو گیا۔ یہ جگہ بہت اونچائی پر تھی۔ چاروں طرف پہاڑیاں، جھاڑیاں تھیں، جہاں چھوٹی سی میدان نما جگہ تھی۔ جسکے ایک سرے پر پرانا کھنڈر تھا۔ ایک نظر میں دیکھنے پر کوئی پرانا منظر نظر آتا تھا۔ خوشی محسوس کرتے ہوئے ہم نے ڈرائیور سے جیپ اُس جانب مڑنے کو کہا۔ کھنڈر کو دیکھ کر یہ کہا جا سکتا تھا کہ پرانے زمانے میں یہ چار کمروں کی عالیشان عمارت رہی ہوگی۔

جو شاید شکار کے شوقین انگریزوں نے آرام گاہ بنائی ہوگی۔ ڈرتے ڈرتے ہم کھنڈر میں گئے۔

اندر پہنچ کر میں نے غور کیا کہ سبھی کمرے صاف ستھرے دکھائی دے رہے تھے۔ دھول اور کوڑے کا نام نشان نہیں تھا کھنڈر کی پیچھے کی دیوار سے لگ کر ایک چھوٹا سا تالاب جیسا (ڈوبتہ) تھا جس میں گردے کی وجہ سے پانی کم نظر آرہا تھا۔

مگر اس کے بازو کی جھاڑیاں بہت گھنی دکھائی دے رہی تھیں۔ دل کو چھو لینے والا منظر تھا لیکن مجھے جو اطمینان ہونا چاہئے تھا وہ نہیں ہو رہا تھا۔ میرا دل بار بار کسی آنے والا خطرے کو محسوس کر رہا تھا اور کہہ رہا تھا۔ کہ یہاں سے جتنی جلدی ہوسکے نکل جاؤ۔ میں نے اپنے دوستوں کے چہرے پر نظر ڈالی تو ان کے چہروں کا رنگ اڑا ہوا دکھائی دیا جس سے ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ بھی اپنے آپ کو محفوظ نہیں سمجھ رہے ہیں۔ تبھی ایک دوست نے کہا مجھے یہ جگہ ٹھیک نہیں لگ رہی ہے یہاں سے واپس چلیں تو اچھا ہوگا باقی دوسرے دوستوں نے بھی ایک ساتھ اس کی تائید کی۔

ہم تیزی سے چلتے ہوئے جیپ کی طرف بڑھے ڈرائیور جیپ کا بونٹ کھول کر کچھ درست کر رہا تھا ڈرائیور نے ہم لوگوں سے کہا کہ گاڑی کا انجن بہت زیادہ گرم ہوگیا ہے کم سے کم جیپ کو ایک گھنٹہ آرام دینا ہوگا۔ ساتھ ہی ریڈیئٹر میں پانی ڈالنا ہوگا۔

ہم نے اسے بتادیا کہ کھنڈر کے پیچھے ایک چھوٹا سا تالاب ہے۔ ڈرائیور خالی برتن لئے کھنڈر کے پیچھے چلا گیا اچانک گھبراتا ہوا واپس جیپ کی طرف دوڑتا چلا آیا۔ آتے ہی ہانپتے ہوئے بولا۔ "بابو جی وہاں ایک خطرناک آدمی کھڑا ہے جو بہت ہی بھیانک ہے۔"

میں نے پوچھا کیا اس نے تم سے کالا کپڑا لپیٹ رکھا ہے، ڈرائیور نے سر ہلاتے ہوئے کہا، ہاں! تقریباً آدھا گھنٹہ ہم چپ چاپ بیٹھے رہے جب اندھیرا ہمیں اپنی آغوش میں لے رہا تھا اور جیپ اسٹارٹ ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔

دھیرے دھیرے ویسا ہی سناٹا چھا گیا ہماری بے چینی لگاتار بڑھ رہی تھی، ہوا بھی تیز ہوتی جا رہی تھی، کچھ دیر بعد ہوا بھی تھپیڑیں مارنے لگی۔ تبھی کھنڈر کے سامنے وہ آدمی دکھائی دیا، وہ اپنے سوکھے ہاتھ سے اشارہ کر رہا تھا جو اپنی جانب بلا رہے تھے، جیپ اور کھنڈر کے درمیان تقریباً ۲۵ فٹ کا فاصلہ تھا۔ اس بار ہم سب نے اسے غور سے دیکھا۔ کالا کلوٹا، پچکی ہوئی ناک، موٹے موٹے ہونٹ، چہرے پر چیچک کے داغ جیسے نشان، دھنسی ہوئی آنکھیں، ماتھا چوڑا، عمر کوئی چالیس کے آس پاس دکھائی دے رہی تھی نہ جانے کیوں، ہم سبھی کے رونگٹے کھڑے ہوگئے۔

اسے ہم سب پھٹی پھٹی نگاہوں سے دیکھ رہے تھے، وہ کوئی زندہ بھوت کی مانند کھڑا تھا۔ پھر کچھ ہی دیر بعد وہ الٹے پاؤں پیچھے ہٹتا دکھائی دیا اور کھنڈر میں اوجھل ہوگیا۔ ہم ٹھٹکتے ہوئے بیٹھے رہے کچھ وقت ایسے ہی گزر گیا۔

کچھ دیر بعد ایک زوردار ہوا کا جھونکا آیا۔ اسی کے ساتھ ایک بھیانک انسانی چیخ سنائی دی، میرے ہاتھ سے پانی کا پیالہ زمین پر گر پڑا جو میں نہ جانے کب سے تھامے ہوئے تھا۔ چیخ اتنی بھیانک تھی اور زوردار بھی کہ ہم سب کے کلیجے منہ کو آگئے۔

ہوا اچانک بند ہوگئی اندھیرے پوری طرح سے ہم سب کو گھیر لیا تھا۔ ہم سب ایک دوسرے کی صورت کو عجیب وغریب طریقے سے دیکھ رہے تھے۔ دوستوں میں ہمارا ایک ساتھی جو کمزور دل کا تھا خوف سے اس کے دانت بجنے لگے۔ ایک ساتھی جو مضبوط کلیجے والا اور اسکول کے دنوں میں این۔ سی۔ سی وغیرہ میں حصہ لے چکا تھا۔ کئی کیمپوں میں بھی شرکت لے چکا تھا۔ اسے جنگلوں، پہاڑوں، ندی نالوں کی بہت کچھ معلومات تھی اسی نے ڈرے ہوئے ساتھی کی کمر پر ہاتھ پھیر کر بڑے ہی پیار سے کہا۔ "بیوقوف اپنے پیچھے بانسوں کی موٹی جھاڑیاں ہیں جب تیز ہوائیں چلیں گی تو آواز آئے گی یا نہیں ہوا کے تیز جھونکے جب سوکھے بانس کی ڈالیوں میں سے گزریں گے تو ایسی ہی آوازیں پیدا ہونگی۔

چونکہ ہم راستوں میں بانسوں کے جھرمٹ دیکھ چکے تھے اسی وجہ سے اس بات سے ہمارا ڈر کچھ کم ہو گیا لیکن دل اندر سے گواہی دے رہا تھا کہ ماجرا کچھ اور ہی ہے۔

ڈرائیور نے جونہی جیپ چالو کرنے کے لئے چابی لگائی جیپ چالو ہوگئی سب نے راحت کی سانس لی۔ اس بار ہم نے پرانے والا راستہ پکڑا جدھر سے ہم اس بھیانک راستے پر نکل پڑے تھے۔ تقریباً ایک گھنٹہ بعد ہم اس راستے پر پہنچ گئے۔ جہاں سے ہم پہلی بار اس کھنڈر کے راستے پر پہنچ گئے تھے۔ اب کی مرتبہ بغیر مڑے سیدھے چلتے گئے اور رات کو تقریباً ۹ بجے اس گاؤں پہنچ گئے جہاں ہمیں جانا تھا۔

ہم چاروں دوست اس بدصورت آدمی کو بھولنے میں کامیاب نہیں ہوئے اور ایک دوسرے سے سوال کر بیٹھتے ہیں کہ آخر وہ کون تھا؟

محمد اشفاق فہیم

انصار نگر۔ ناگپور۔ ۱۸ (مہاراشٹرا)

بدہضمی کا مجرب علاج

علاج:۔ قادری میں لکھا ہے کہ تکیہ لگا کر کھانا کھانے سے بدہضمی ہوجاتی ہے۔

فائدہ:۔ اور بستان میں لکھا ہے کہ کھانے سے قبل اور بعد میں ہاتھ دھونے سے برکت ہوتی ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میں تکیہ لگا کر کھانا نہیں کھاتا کیونکہ تکیہ لگا کر اور کھڑے ہوکر اور سواری میں بیٹھ کر کھانے سے بدہضمی ہوجاتی ہے اور اسکے خلاف عمل سے کھانا ہضم ہوجاتا ہے اور تکبر بھی دور ہوجاتا ہے

فقر و فاقہ سے حفاظت

علاج:۔ صاحب مطالب المومنین نے حضرت علیؓ سے روایت درج کی ہے کہ جب کسی شخص کو غسل کی حاجت ہو تو اسکو چاہئے کہ بغیر غسل کیے کھانا نہ کھائے کیونکہ ایسا کرنے سے فقر و محتاجی کا اندیشہ ہے۔ واللہ اعلم

طبی فارمولے

آدھا سیسی کے درد کیلئے: جس شخص کے سر میں درد شقیقہ یعنی آدھے سر کا درد ہو تو کافور، سیاہ مرچ، مصری ہموزن لیکر اور پانی میں حل کرکے ایک بوند ناک کے نتھنے میں ٹپکا دیں۔ مگر جس طرف درد ہو اس کے خلاف سمت کے نتھنے میں ٹپکا دیں اگر درد نہ رکے تو دوبارہ ایک بوند ٹپکا دیں خدا نے چاہا تو درد موقوف ہوگا۔

لرزے کیلئے: جس شخص کو یا تیسرے چوتھے دن لرزہ آتا ہو تو لرزہ آنے سے قبل مکڑی کا جالا گڑ میں لپیٹ کر کھالیں خدا کے حکم سے لرزہ موقوف ہوجائے گا۔

دودھ کی زیادتی کیلئے: جس عورت کے دودھ کم ہوتا ہو اور بچہ بھوکا رہتا ہو تو ایک تولہ ستاور کوٹ کر چھان کر کھالیں اور اس کے فوراً بعد ایک پاؤ سونف کا عرق پی لیں انشاء اللہ دودھ بکثرت پیدا ہونے لگے گا۔ ایسا صرف ایک دو بار کریں بار بار کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔

منہ کا خون بند کرنے کیلئے: اگر کسی کے منہ سے خون آتا ہو تو کیکر یعنی ببول کے پتے چار پانچ تولہ کھرل کرکے اسمیں تقریباً ایک پاؤ پانی ڈال کر اور اسے شکر سے میٹھا کرکے نہار منہ دو تین بار اسے تھوڑا تھوڑا کرکے پی لیں۔ انشاء اللہ منہ سے خون آنے کی شکایت رفع ہوگی۔

سر کی خشکی دور کرنے کیلئے: اگر کسی کے سر میں خشکی ہو تو تل تین تولے ایک پاؤ پانی میں ڈال کر خوب جوش دیں۔ اس کے بعد یہ پانی سر پر خوب ملیں اس سے سر کی خشکی دور ہوگی۔ اور دماغ تازہ رہے گا۔

کمزوری دماغ کیلئے: جس شخص کا دماغ کمزور ہو رات کو سوتے وقت اسکو چاہئے کہ دار چینی منہ میں رکھکر چوستا رہے تقویت دماغ کیلئے خوب ہے۔ اسی طرح مغز ناریل (کھوپرا) ایک تولہ اور مصری یا دانے کی شکر ایک تولہ دونوں ملا کر صبح نہار منہ کھانے سے دماغ میں تقویت ہوتی ہے۔ اور نسیان کی بیماری ختم ہوجاتی ہے۔

پسلی چلنے کیلئے: سردی کے موسم میں بعض بچوں کو پسلی چلنے کا مرض لاحق ہوجاتا ہے۔ اس سے بچے کو تکلیف ہوتی ہے۔ اس کے لئے ایلوا ایک رتی ماں کے دودھ میں حل کرکے بچے کو پلادیں اور یہی ایلوا بچے کے سینے پر گرم کرکے ملیں اور سردی سے اسے محفوظ رکھیں تو پسلی چلنے سے آرام ہوجاتا ہے۔

جوئیں مار کپڑا: آبِ تر (مولی کا پانی) تین تولے لیکر اس میں ایک تولہ پارہ ڈال کر اس قدر کھرل کریں کہ پارہ ناپید ہوجائے پھر اسمیں حسب ضرورت کپڑے کا ٹکڑا بھگو کر سکھالیں۔ اس کپڑے کو سر پر پھیرنے سے جوئیں مرجائیں گی اور سر صاف ہوجائے گا۔

بال اُگانے کیلئے: برگِ چقندر کو کوٹ کر اس کا پانی جس جگہ تین چار دن لگائیں گے وہاں بال اُگ آئیں گے یعنی جس جگہ بالکل بال نہ ہوں وہاں بال پیدا ہوجائیں گے۔

آسانی ولادت کیلئے: اگر "زمرد" کو دردِ زہ کے وقت عورت کے گلے میں ڈالدیا جائے تو اولاد آسانی سے پیدا ہوجاتی ہے اور عورت کی جان کو کوئی خطرہ نہیں ہوتا۔ انتہائی مجرب عمل ہے۔

چاندی کا زیور صاف کرنے کیلئے: آلوؤں کو چھیل کر ان کے ٹکڑے ٹکڑے کرکے ان میں پانی ڈال کر آگ پر رکھدیں اور پانی کو خوب جوش دے لیں اس کے بعد چاندی کا زیور اسمیں ڈالدیں۔ سب میل کٹ جائے گا اور رنگ نکھر آئے گا۔

برص کیلئے: جس کسی کے جسم پر برص کے نشانات پڑجائیں تو نوشادر، توتیا ایک ایک ماشہ لیکر آب لیموں اور آب لہسن میں خوب پیس کر یہ مرکب صبح وشام سفید داغوں پر لگایا کریں۔ داغ دور ہوکر جسم کی رنگت اصلی حالت پر آجائے گی۔

دانت آسانی سے نکالنے کیلئے: بچوں کے لئے وہ وقت بہت تکلیف دہ ہوتا ہے جب دانت نکلتے ہیں۔ اگر ہاتھی دانت کا ٹکڑا کہیں سے حاصل کرکے بچوں کے گلے میں ڈال دیا جائے تو دانت آسانی سے نکل آتے ہیں۔

مرسلہ
عفار قادر
جنتور

انسانی مزاج
بروج کی روشنی میں

برج حمل سیارہ مریخ بمنسوب حروف ا۔ ج۔ ل۔ ع۔ آ برج حمل سے وابستہ افراد کافی تیز مزاج ہوتے ہیں اور اپنی اسی تیز مزاجی کی بدولت عام زندگی میں ملنے والے ایسے مواقع سے کوئی استفادہ نہیں کرتے جس میں کسی کی خوشامد کرنی پڑتی ہو۔ جبکہ ان کے مقابلے میں دوسرے لوگ محض مسکہ پالش لگا کر ہی سب کچھ حاصل کر لیتے ہیں۔ چونکہ ان پر سیارہ مریخ کے آتشی اثرات کا غلبہ زیادہ ہوتا ہے اس لئے کسی معمولی سی بات پر الجھ جانا ان کی فطرت ہوتی ہے۔ زندگی میں متعدد بار مایوسی کا سامنا انہیں اس وجہ سے بھی کرنا پڑتا ہے کہ یہ بلا سوچے سمجھے دوسروں پر جلد اعتبار کر لیتے ہیں۔ یہ خود بڑے ہی دوست نواز ہوتے ہیں لیکن وفاداری کا صلہ انہیں بہت کم ملتا ہے۔ ان کا انتقامی جذبہ بھی بہت سخت ہوتا ہے۔ زندگی میں کوئی دور ایسا نہیں ہوتا جبکہ ان کا واسطہ الجھنوں یا جھگڑوں سے نہ پڑے اس برج سے وابستہ لوگ کسی دوسرے کی ماتحتی میں رہ کر کام کرنا پسند نہیں کرتے۔ حسن پرستی کا جذبہ بھی ضرورت سے کچھ زیادہ ہی ہوتا ہے۔ چنانچہ یہ بہت جلد کسی کی بھی محبت کا شکار بن کر اپنا سب کچھ داؤ پر لگا دیتے ہیں۔ یہ لوگ اچھے اور کامیاب سیاسی لیڈر بھی بن سکتے ہیں لیکن ان کی سیاسی زندگی بہت مختصر ہوگی۔ اس کی بڑی وجہ تو یہی ہے کہ یہ اپنے مروجہ اصول کسی بھی حالت میں نہیں بدل سکتے۔ ہم صرف انہیں اتنا ہی مشورہ دے سکتے ہیں یہ خود کو تھوڑا سا بدلنے کی کوشش ضرور کر لیں۔ آج کے اس برق رفتار دور میں بھی مصلحتوں سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

خواتین اس برج سے تعلق رکھنے والی خواتین اکثر نڈر اور بہادر ہوتی ہیں۔ ان کی آنکھوں میں ایک ایسی مقناطیسی کشش ہوتی ہے جس کی وجہ سے انہیں ہر محفل میں اعلیٰ ترین مقام حاصل رہتا ہے۔ ہر فرد (مرد ہو یا عورت) ان کا قرب حاصل کرنا فخر سمجھتا ہے اس برج سے وابستہ خواتین کی زیادہ تعداد اپنے قول و فعل کی سچی اور وفادار ہوتی ہیں۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ ازدواجی زندگی خاصی خوشگوار اور کامیاب گذرتی ہے۔ گو کہ انہیں گھریلو زندگی کے سلسلے میں بھی قریبی رشتہ داروں کی سازشوں کا سامنا رہتا ہے۔ اس کے باوجود اپنی اعلیٰ عقل و صلاحیتوں سے کام لے کر حالات پر کنٹرول کر لیتی ہیں۔ اگر یہ ضد اور غصہ سے اجتناب برت لیں تو پھر ناکامیوں کا سامنا کم کرنا پڑیگا۔ انہیں زندگی میں اکثر محض جذباتیت کے تحت ہی نقصان پہنچ سکتا ہے۔



اشتہار ضرورتِ رشتہ

محمد اسحاق قلبی

دفترِ شادی یا عرفِ عام میں "میرج بیورو" ہندوستان کے تمام بڑے شہروں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ جن کے اشتہارات "ضرورتِ رشتہ" کے عنوان کے تحت ملک کے ہر اخبار میں روزانہ فراوانی سے دیکھے جا سکتے ہیں۔

ان اشتہارات کا اجمالی نقشہ کچھ یوں ہوتا ہے:

"معزز رئیس، شریف، متوسط گھرانوں کی ۱۶۔۱۸۔۲۰۔۲۲۔۲۴۔۲۶۔۲۸۔۳۰ سالہ دیہاتی، شہری، پہاڑی، کشمیری، چترالی، سواتی، گلگتی، پٹھانی، بلوچی، سندھی، پنجابی، امیر، غریب، یتیم، لاوارث، کنواری، بیوہ، مطلقہ، ان پڑھ، پڑھی لکھی، گھریلو، ملازمت پیشہ، سٹوڈنٹ، نرس، ٹیچر، لیکچرار، پروفیسر، ڈاکٹر، آرٹسٹ، فنکار، نہایت حسین جمیل، حور شمائل، پری چہرہ، لڑکیوں کے رشتے موجود ہیں۔

یہاں تک تو بات سمجھ میں آجاتی ہے۔ مگر ضرورتِ رشتہ کے ان اشتہارات کا سب سے زیادہ ہیجان خیز اور ساحرانہ پہلو یہ ہے کہ ان کے آگے کچھ مزید تفصیلات بھی ہوتی ہیں اور وہ کچھ یوں ہوتی ہیں۔

(۱) دو بہنیں جن کے والدین دبئی میں اور تین بہنیں جن کے والدین سعودی عرب میں مقیم ہیں کے لئے رشتے درکار ہیں۔ لڑکوں کو باہر بلایا جا سکتا ہے

(۲) دو خوبصورت لڑکیوں کے لئے ایسے لڑکوں کی ضرورت ہے جو شادی کے بعد سعودی عرب جانا پسند کریں۔

(۳) امریکہ، کنیڈا میں مقیم لڑکیوں کے لئے فوری رشتے چاہئیں شادی کے بعد لڑکوں کو ان کے ہمراہ امریکہ، کنیڈا میں رہنا ہوگا۔

(۴) کنیڈا، برطانیہ، امریکہ میں مقیم پاکستان لڑکیوں کیلئے رشتوں کی فوری ضرورت ہے۔ شادی کے بعد لڑکے کو باہر جانے کی تمام ذمہ داری لڑکی والوں پر ہوگی۔

(۵) امریکہ، کنیڈا، برطانیہ، سعودی عرب، قطر میں رہائش پذیر لڑکیوں کے لئے فوری رشتوں کی تلاش ہے شادی کے بعد لڑکے کو باہر لے جائیں گے اور وہیں سٹیل کریں گے۔

(۶) امریکہ، کنیڈا، جرمنی، برطانیہ کی نیشنلٹی ہولڈر حسین و جمیل لڑکیوں کے لئے رشتے موجود ہیں۔ شادی کے بعد لڑکیوں کے والدین اپنے خرچے پر لڑکوں کو باہر لے جائیں گے۔

(۷) جرمنی اور انگلینڈ میں مقیم پاکستانی لڑکیوں کے لئے رشتے موجود ہیں۔ شادی کے بعد لڑکوں کو وہیں سٹیل ہونا پڑے گا۔

حصولِ زر کے لئے ملک سے باہر کہیں بھی چاہے وہ کالا پانی ہی کیوں نہ ہو اور خواہ وہاں رزق کیسی ہی ذلت و رسوائی سے حاصل کیوں نہ ہوتا ہو، جانے کی جو خواہش اور تڑپ ہمارے ملک میں جنون بلکہ پاگل پن کی حد تک پائی جاتی ہے اس کے لئے اس نوعیت کے اشتہارات مہمیز اور تازیانے کا حکم رکھتے ہیں۔

ان میں کچھ ایسی کشش اور مقناطیسیت موجود ہے کہ بے شمار عقل و خرد سے عاری نوجوان اور ان کے اکثر و بیشتر سادہ والدین ان کی طرف کھنچے چلے جاتے ہیں ان کو اور کیا چاہئے آموں کے آم اور گٹھلیوں کے دام، گنگا اشنان بھی اور دیوی کا درشن بھی شادی بھی ہو گئی۔ حسین و جمیل بیوی بھی مل گئی، دبئی بھی چلے گئے اور وہیں سٹیل بھی ہو گئے دولت مند بھی ہو گئے، اللہ اللہ خیر صلا۔

جن لوگوں کے ذہنوں پر ملک سے باہر جانے کا بھوت سوار نہیں ہوتا مگر ہوتے لالچی قسم کے ہیں ان کو مائل کرنے کے لئے "ضرورتِ رشتہ" کے اس قسم کے اشتہارات دیکھنے میں آتے ہیں۔

(۱) بی، اے پاس لڑکی، تین لاکھ مالیت کی وارث ایک لاکھ روپیہ نقد کے لئے موزوں رشتہ چاہیئے۔

(۲) نو لاکھ کی جائیداد کی مالک کے لئے فوری رشتہ چاہیے۔

(۳) پچاس لاکھ کی جائیداد کی واحد مالک بیوہ، ایک مارکیٹ، ایک عالی شان کوٹھی، کار کے لئے مناسب رشتہ چاہیئے۔

اس شراب کو دو آتشہ کرنے کے لئے اکثر اس قسم کے الحاقی جملے بھی دیکھنے میں آتے ہیں۔

مثلاً موسٹ ماڈرن، انتہائی سمارٹ، ہائی جینٹری وغیرہ وغیرہ"

یہ تو صرف ضرورتِ رشتہ کے ان اشتہارات کا اجمالی خاکہ تھا جن میں لڑکوں، جوانوں، رنڈوؤں، دوسری شادی کے خواہش مندادھیڑوں ریٹائرڈ، کھوسٹوں کو نئی نویلی دلہنوں اور قارون کے خزانوں کا لالچ دیا جاتا ہے اور انہیں پڑھنے کے بعد انسان آنکھیں بند کرکے اس کیفیت لطف کا تصور کرے جو ضرورتِ رشتہ کے ان اشتہارات سے جھلکتا ہے تو وہ شادی سے پہلے ہی حسن بن صباح کی جنت میں پہنچ جاتا ہے۔

اب وہ اشتہارات جن میں لڑکے والوں کو موزوں لڑکیوں کی تلاش ہے وہ اور بھی زیادہ ہوش رُبا ہوتے ہیں۔ سب لڑکے امریکہ، کنیڈا، جرمنی انگلینڈ، سعودی عرب، کویت قطر، دُبئی وغیرہ میں رہتے ہیں یا وہاں سے لوٹ کر ابھی ابھی آئے ہیں اور شادی کے بعد اپنی دلہنوں کو اپنے ساتھ لے کر واپس جائیں گے۔ کسی کی تنخواہ چالیس ہزار ماہانہ سے کم نہیں ہے۔

جتنے بھی باہر جاتے ہیں چاہے وہ وہاں جوتے پالش کرتے ہوں۔ ہوٹلوں میں پلیٹیں دھوتے ہوں۔ ٹوکری اٹھاتے ہوں یا کتے نہلاتے ہوں سبھی کے متعلق بتایا یہی جاتا ہے کہ وہاں چیف انجینئر ہیں یا کم از کم انجینئر ہیں۔ ان کی تعلیم کے متعلق معلومات حاصل کیجائیں تو اڑوس پڑوس سے پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے کبھی اسکول کا دروازہ تک نہیں دیکھا تھا تاہم ہیں وہ انجینئر۔

اس قسم کے ضرورتِ رشتہ کے تمام الف لیلائی اشتہارات کے نیچے کسی نہ کسی میرج بیورو کا نام درج ہوتا ہے۔

ایسے ہوش رُبا قسم کے اشتہارات روزانہ ملک کے تقریباً تمام اخبارات میں سینکڑوں کی تعداد میں چھپتے ہیں اور دولت اور دلہن دونوں بیک وقت حاصل کرنے کے بے شمار خواہش مندان شادی دفتروں کے طرف دوڑ لگاتے ہیں۔ وہاں کم از کم تین ہزار روپے کا کنٹریکٹ ہوتا ہے۔ ایک فارم پُر ہوتا ہے اور بس۔

ہزاروں لاکھوں لوگ ہیں جنہوں نے رجسٹریشن فیس جمع کروائی ان میں سے کتنے مُراد کو پہنچے یہ ان شادی دفتروں کا ریکارڈ دیکھنے سے ہی معلوم ہوسکتا ہے۔ اور جو یہ کہے کہ فیس تو آپ لوگوں کو پوری دی جائے گی۔ مگر کام ہوجانے کے بعد اسے یہ لوگ یوں دیکھتے ہیں جیسے کوئی اچھوت ہو بلکہ کبھی کبھی تو اسے پھاڑ کھانے کو دوڑتے ہیں۔ اور بس نہیں چلتا کہ ویسے لوگ ایسے لوگوں کو نیست و نابود کردیں۔

شادی کے ان دفتروں کے خلاف اخبارات والے کبھی کوئی مضمون نہیں چھاپتے شاید اس لئے کہ وہ ان کے مستقل گاہک ہیں حکومت بھی ان کے متعلق کبھی کوئی قدم نہیں اٹھاتی شاید اس لئے کہ اس کے سامنے اس سے بڑے بیشمار مسائل موجود ہیں۔

مومن کی زندگی

مسلمانوں کی نظروں سے جسطرح دین کے بیشمار تقاضے اوجھل ہوگئے، اسی طرح انہوں نے اپنی اعلیٰ حیثیت کو بھلا دیا ہے اب وہ اس دنیا میں بسنے والوں اور بہت سی قوموں کیطرح تو ایک بنکر رہ گئے ہیں۔ اسلامی تحریک کو ایک مذہب سمجھ بیٹھے ہیں۔ اس پہاڑ جیسی بھول و غفلت نے انہیں صفر کے درجہ تک گرا دیا ہے۔ تحریک اسلامی میں جمود پیدا ہوگیا ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ دعوتِ اسلام خدا کے بندوں تک پہنچانا اللہ کے رسولوں کا کام رہا ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی اس ضرورت کو پورا کرنے کیلئے بار بار اپنے رسول و پیغمبر بھیجے اور ان کے دنیا سے تشریف لیجانے کے بعد انکے ماننے والوں کی یہ ذمہ داری رہی کہ وہ اپنے رسول اور پیغمبر کے نائب بنکر ان باتوں کو اللہ کے تمام بندوں تک پہنچاتے رہے ہیں۔ یہ سلسلہ حضرت آدمؑ سے لیکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم انسانوں کی رشد و ہدایت کیلئے تشریف لائے اور اللہ نے آپؐ کو قیامت تک زمین پر بسنے والے تمام انسانوں کیلئے آخری رسولؐ بنا کر بھیجا۔ حضورؐ کے تشریف لے جانے کے بعد اب دنیا کے انسانوں تک ہدایت پہنچنے کی صرف ایک صورت باقی ہے کہ حضورؐ پر ایمان لانے والے حضورؐ کے اُمتی آپؐ کے نائب بنکر اس پیام کو دنیا کے تمام مسلمانوں کی حیثیت بھی ہے۔ وہ اللہ کے دین کے پیرو اور علمبردار بھی ہیں۔ انکی ذمہ داری ہے کہ وہ خود بھی اللہ کے دین پر چلیں اور دوسروں تک بھی اس دین کو پہنچائیں۔

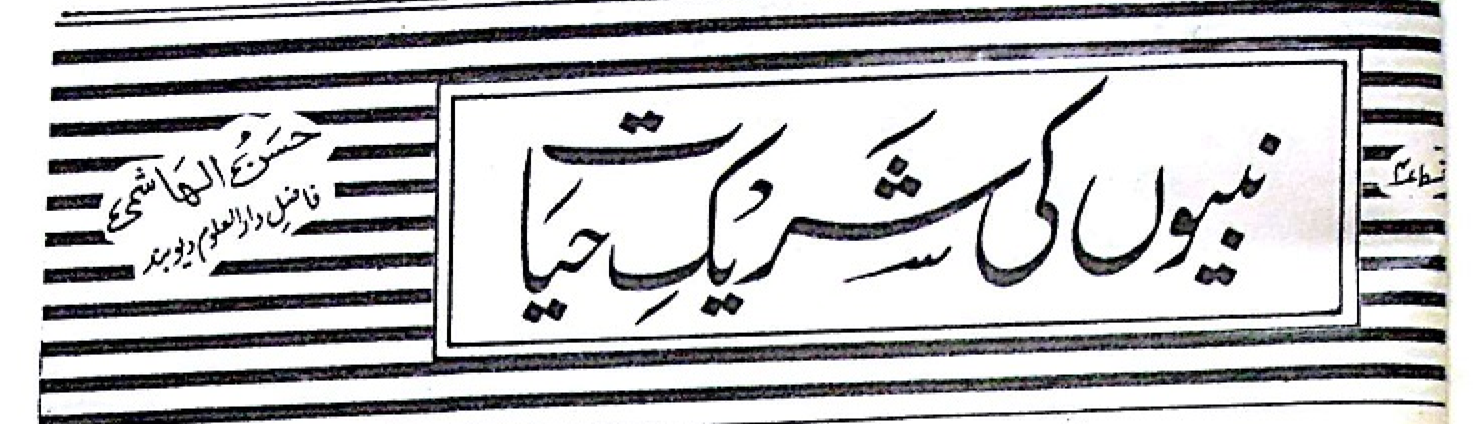
ہر مسلمان کیلئے موت سے پہلے اس بات کی مہلت ہے کہ وہ اگر چاہے تو اپنی ذمہ داری کو محسوس کرے اور ان کے تقاضوں کو پورا کرنے کیلئے تیار ہوجائے، ورنہ ایک دن وہ ضرور آئے گا جب اس سے پوچھا جائے گا کہ تم نے دنیا کے دوسری قوموں کو اسلام سے روشناس کیا تھا؟ انہیں اسلام کی دعوت دی تھی۔ تم نے اڑوس پڑوس کے لوگوں سے کیا معاملہ کیا۔؟ جن کے بابت تم جانتے تھے کہ ان کی لاعلمی انہیں دوزخ کے ایندھن بنانے والی ہے۔ مسلمان ذرا غور کرے کہ وہ اس کے جوابدہی کیلئے تیار ہے۔؟

کاش مسلمان اپنی ذمہ داری محسوس کریں اور انہیں حتی الوسع ادا کرنے کی سعی کریں۔ خدا تعالیٰ نے ہر آدمی پر اتنی ہی ذمہ داری ڈالی ہے جتنا وہ اٹھا سکتا ہے۔ ایک عالم کی ذمہ داری اس کے علم کے مطابق ہے ایک بااثر اور صاحب اقتدار کی ذمہ داریاں اس کے مقام کی حیثیت سے ہیں۔ ایک عام اور اوسط درجے کے مسلمانوں کی ذمہ داریاں ان کی قابلیت، صلاحیت اور مواقع کے اعتبار سے ہیں۔ انتہا یہ کہ جو شخص جتنا کچھ جانتا ہے اور جتنا کچھ کرسکتا ہے اس پر اس کے بقدر ذمہ داری ہے۔ یہ سمجھنا ہرگز نہیں چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کا دین دوسروں تک پہنچانا کچھ خاص لوگوں کا کام ہے۔ باقی لوگ مستثنیٰ ہیں۔ یہ بھی سمجھنا غلط ہے کہ ایک بھی مسلمان ایسا ہے کہ جس پر تبلیغی ذمہ داری نہیں ہے۔ بہت ہی معمولی حیثیت کے کم پڑھے لکھے بلکہ جاہل بھی اپنی حیثیت اور صلاحیت کے اعتبار سے دین کی باتیں دوسروں تک پہنچانے کے ذمہ دار ہیں۔

خلاصہ یہ کہ ہر ایک مسلم اس امتِ مسلمہ کا ایک فرد ہے۔ جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دنیا کی ذمہ داری سونپی گئی کہ وہ اپنے اپنے حلقوں میں تبلیغی سرگرمیاں ہمیشہ جاری رکھیں، ممکن ہے یہ بات تعجب خیز معلوم ہوتی ہو کہ ادنیٰ سے مسلمان کس طرح مبلغ بن سکتا ہے۔ قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں اور اسلاف کے کارناموں پر سر دُھننے والے یہ بھول گئے ہیں کہ ایسی مثالیں خود ہمارے ملک میں قائم کی گئیں۔

مالابار ساحل پر کچھ عرب تاجر تجارت کی غرض سے آیا کرتے تھے۔ جب عرب میں اسلام پھیلا تو یہ بھی مسلمان ہوگئے۔ انہوں نے اللہ کے دینی تقاضوں کو اچھی طرح سمجھ لیا جب یہ مسلمان ہوکر مالابار ساحل پر آئے تو صرف انہیں کے ذریعہ سے پہلے پہل اللہ کا دین اس خطے میں پھیلا اور ہندوستان کی سب سے پہلی مسجد یہیں بنائی گئی۔ ان میں شاید ہی کوئی پڑھا لکھا رہا ہو لیکن ان کی زندگیاں برائیوں سے پاک تھیں۔ اللہ کے دین کو وہ اچھی طرح سمجھ گئے تھے۔ اور تحریک اسلامی کے نفس سے متفق تھے، وہ اس کے عملی تقاضوں سے غافل نہ تھے۔ انہیں دن رات اپنی ذمہ داریوں کا احساس بے چین کرتا تھا ان کے دلوں میں ایک مستقل لگن تھی یقین صبر و عمل پیہم سے انہوں نے یہ قلعے فتح کئے۔ اتنا بڑا کارنامہ انجام دیا اور کفر و شرک کے تاریک خطوں میں روشنی پھیلائی۔ انہوں نے اپنی سیدھی سادھی زبانوں سے دین کی باتیں لوگوں کو بتائی ہوں گی اور لوگوں نے ان سے قریب ہوکر یہ دیکھا ہوگا کہ وہ لوگ کتنے سچے ایماندار، امانت دار اور با اخلاق ہیں۔ بس یہی ساری باتیں ہوں گی جو کفر و ضلالت بھرے دل کو بھا گئی ہوں گی، لوگوں کے دل اللہ کے دین کیلئے کھل گئے ہوں گے۔ اسلام کی روشنی آپ سے آپ پھیلنے لگی ہوگی۔ سچ ہے۔ ؎

پھول کی پتّی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر ؎ مردِ ناداں پر کلامِ نرم و نازک بے اثر



سارہ، زوجہ حضرت ابراہیم علیہ السلام

حضرت سارہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پہلی بیوی تھیں۔ اور حضرت ابراہیم انہیں بہت عزیز رکھتے تھے جب تک وہ زندہ رہیں حضرت ابراہیمؑ نے ان کی مرضی کے خلاف کوئی کام نہیں کیا۔ بی بی سارہ کی دلداری ہر وقت آپ کو ملحوظ رہا کرتی ... سارہ حسنِ باطن کے ساتھ ساتھ حسنِ ظاہر میں بھی یکتا تھیں اور خوش بختی کی دولت ... آپ کو وافر مقدار میں عطا ہوئی تھی۔ آپ کے حسنِ سیرت اور حسنِ صورت کا چرچا دور دور ... بلکہ یوں کہئے کہ مصر و شام، عراق اور دوسرے بلادِ عرب میں آپ کا حسن و جمال ضرب المثل ... اور آپ کے حسنِ اخلاق، کردار کی دھوم بھی امصارِ عرب میں دور دور تک پھیلی ہوئی ... مؤرخین کا بیان ہے کہ سارہ جس طرح خوبصورت تھیں اسی طرح خدا کی فرمانبردار بھی ... یں وہ تمام عمر خدا کی اطاعت اور اس کی رضاجوئی میں مصروف رہیں اور انہوں نے ... شتہ کبھی کوئی کام ایسا نہیں کیا جسے معصیت اور نافرمانی سے تعبیر کیا جا سکے۔

جس روز ابراہیم علیہ السلام کو نمرود نے آگ میں پھنکوایا اور وہ آگ اللہ کے حکم ... ٹھنڈی ہوگئی تھی تو بابلؔ کے اکثر باشندے آپ پر ایمان لے آئے اور اپنے قدیم دین

اسرائیلی روایات میں آتا ہے کہ اس دنیا میں ہفت اقلیم کی بادشاہت چار شخصوں کو نصیب ہوئی ... ان میں صاحبِ ایمان تھے حضرت سلیمان علیہ السلام اور دوسرے حضرت ذوالقرنین اور دو کافر تھے نمرود ... ن کنعان اور بخت نصر ——— روایت میں آتا ہے کہ ایک روز نمرود ابن کنعان تختِ شاہی ... بیٹھا ہوا تھا۔ اور اس کے اہلِ دربار اس کے ارد گرد موجود تھے۔ اور اہلِ نجوم اور ستارہ شناس لوگ ... بت ہی غمگین سر جھکائے ہوئے اس کے دربار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ نمرود نے اس افسردگی اور غم کی ... وجہ معلوم کرنی چاہی تو نجومیوں نے کہا کہ آج ہم نے آسمان پر ایک ستارہ دیکھا ہے جو اس سے پہلے ... کبھی نہیں دیکھا تھا۔ نمرود نے پوچھا۔ یہ ستارہ کیسا ہے؟ نجومیوں نے جواب دیا۔ ایک لڑکا ایسا ... پیدا ہوگا جو تمہاری بادشاہت کو ختم کر دے گا۔ نمرود نے پوچھا کہ اس لڑکے کی پیدائش کی بنیاد کب پڑے گی؟ ... نجومیوں نے جواب دیا کہ آج سے تین رات کے اندر اندر وہ باپ کی صلب سے ماں کے رحم میں منتقل ہوگا۔ اس ... کے بعد نمرود نے حکم دیا کہ آج سے تین دن تین رات تک کوئی بھی مرد اپنی عورت سے ہمبستری نہ کرے۔

نمرود کا ایک چوبدار تھا اس کا نام تارخ تھا۔ اور اس کے بھائی کا نام آذر تھا۔ آذر رات ... بھر بیٹھا ایک ہاتھ میں شمع اور ایک ہاتھ میں تلوار لیکر تمام رات نمرود کی حفاظت کرتا تھا اور اس ... کے سرہانے کھڑا رہا کرتا تھا ——— جس دن نمرود نے حکم دیا کہ آج سے تین دن تین رات تک کوئی شخص

کو چھوڑ بیٹھے تھے ان ہی میں سے ایک حضرت سارہ بھی تھیں۔

سہیلی نے لکھا ہے کہ سارہ ہاران ابن ناکور کی بیٹی تھیں۔ جو حضرت ابراہیمؑ کے بڑے چچا تھے۔ ان کا خاندان ہمیشہ سے بابل میں رہا کرتا تھا۔ حضرت سارہؑ یہیں پیدا ہوئیں اور وہ اپنے ماں باپ کی بہت لاڈلی بیٹی تھیں۔ اگرچہ نکاح کے وقت آپ کی عمر زیادہ نہیں تھی۔ لیکن اللہ نے انہیں بڑی عقلِ سلیم عطا فرمائی تھی۔

ابھی اس واقعہ کو کچھ زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ بذریعۂ وحی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ہجرت کا حکم ہوا اور ادھر نمرود نے بھی کہلا بھیجا کہ تمہارے مذہبی اثر سے

اپنی بیوی سے رجوع نہیں کریگا۔ اس دن آذر کے دل میں اپنی بیوی سے ملاقات کی خواہش پیدا ہوئی۔ اور ادھر اللہ نے آذر کی بیوی کے دل میں بھی اپنے شوہر سے ملاقات کی خواہش کو پیدا کیا۔ چنانچہ وہ نصف رات کے بعد اپنے شوہر سے ملاقات کرنے کی غرض سے نمرود کے دروازے پر جا پہنچی اور سب کو محوِ خواب دیکھ کر نمرود کی خوابگاہ میں گھس گئیں۔ اور اپنے شوہر کو دیکھا کہ نمرود کی حفاظت کیلئے اس کے سرہانے ایک ہاتھ میں شمع لئے اور ایک ہاتھ میں ننگی تلوار لئے کھڑا ہے۔ آذر کے دل میں بھی ملاقات اور ہمبستری کی خواہش کروٹ لے رہی تھی۔ چنانچہ دونوں ایک دوسرے سے بغل گیر ہوگئے۔ اور اس رات حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیدائش کی بنیاد پڑ گئی۔

دنیا کتنے بھی جتن کر لے لیکن بالآخر ہوتا وہی ہے جو اللہ چاہے ——— اللہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ایک بت پرست کے گھر پیدا کر کے دکھایا اور اسی نمرود کی خوابگاہ میں حضرت ابراہیمؑ کی پیدائش کی بنیاد پڑی ——— حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں ۴ ہزار پیغمبر پیدا ہوئے؛ نیز فخرِ دوجہاں محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا سلسلۂ نسب بھی حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے واسطے سے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے جا ملتا ہے۔ اور نبوت سے پہلے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیمؑ ہی کے دین کو اختیار کر رکھا تھا ——— گویا کہ اُمّتِ محمدیؐ کا سلسلۂ نسب بھی مسلکاً حضرت ابراہیمؑ سے جا ملتا ہے۔ سے قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے ——— قُلْنَا يٰنَارُ كُونِي بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ہم نے حکم دیا کہ اے آگ ابراہیم پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہوجا ——— سے بابل مشہور اور قدیمی شہر ہے لیکن موجودہ نقشوں میں اس کا پتہ نہیں چلتا۔ مؤرخین نے لکھا ہے کہ یہ جگہ بغداد کے جنوب میں تقریباً نوّے کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ اس کو نمرود ابن کوش نے آباد کر کے اپنا دارالحکومت بنایا تھا۔ چنانچہ اس کے بعد جو بادشاہ ہوئے انہوں نے بھی اس کو پایۂ دارالحکومت بنایا اور اس کو بہت کچھ وسعت دی۔

میری بادشاہی تباہ ہو رہی ہے اور میری رعایا میری نافرمان ہو کر آپ کی نبوت کے زیر اثر ہوتی جارہی ہے اس لئے بہتر یہ ہے کہ تم بابل کی سکونت کو خیرباد کہہ دو اور جہاں چاہو چلے جاؤ۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے گھر آکر سفر کا تہیہ کیا اور پھر لوطؑ کو بلاکر فرمایا کہ مجھ پر ایمان لے آؤ اور میرے ساتھ چلو میں یہاں سے بہت جلد ہجرت کرنے والا ہوں۔ لوطؑ نے کہا کہ کدھر جانے کا ارادہ ہے؟ ـــــ آپ نے فرمایا اِنِّیْ ذَاھِبٌ اِلٰی رَبِّیْ۔ میں اپنے رب کی طرف جانے والا ہوں۔ پھر سارہ سے کہا وہ بخوشی راضی ہوگئیں اور آپ پر ایمان بھی لے آئیں۔ حضرت سارہ اور اہل ایمان کا مختصر سا قافلہ حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ ملک شام کی طرف روانہ ہوا۔ سب سے پہلے ان کا قیام حران[1] میں ہوا۔ یہ ایک قدیم قصبہ تھا جو طوفان نوحؑ کے بعد سب سے پہلے آباد کیا گیا تھا۔ یہاں ایک مدت تک سب کا قیام رہا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی مقام پر سارہ سے نکاح کرلیا اور یہ شرط پائی کہ وہ سارہ کو کبھی کوئی دکھ نہیں دیں گے اور نہ بدزبانی سے پیش آئیں گے ـــــ علامہ سدی اور بعض دیگر مورخین کا گمان ہے کہ سارہ شاہ حران کی بیٹی تھیں۔ جب آگ میں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام صحیح سالم نکل آئے تب یہ ایمان لائیں اور شرط مذکور پر باپ کی مرضی کے خلاف انہوں نے حضرت ابراہیمؑ سے نکاح کرلیا۔ لیکن صحیح بات یہ ہے کہ حضرت سارہ حضرت ابراہیمؑ کے بڑے چچا ہاران کی صاحبزادی تھیں اور حضرت لوطؑ کی بہن تھیں۔ یہی بات توریت میں مذکور ہے اور اکثر مورخین نے اس کی تائید کی ہے۔ غرضیکہ آپ کا نکاح حضرت ابراہیمؑ سے ہوگیا۔ اور آپنے حسنِ اخلاق اور حسنِ تدبیر سے حضرت ابراہیمؑ پر اپنا رنگ جمالیا۔ چند سال کے بعد حضرت ابراہیمؑ نے حران کی سکونت کو ترک کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ اور ملک کنعان کی راہ لی۔ جہاں اللہ نے زر، زمین اور اہل وعیال عطا کرنے کا وعدہ فرمایا تھا۔ چنانچہ ۷۵ برس کی عمر میں حضرت ابراہیمؑ، سارہ اور حضرت لوطؑ کی معیت میں اس جگہ تشریف لائے

ابن خلدون نے لکھا ہے کہ اس مقام کا نام پہلے حرون تھا جسے اب مقام خلیل کہتے ہیں۔ اسی کو صابئہ ہیکل ذُشتری کہا جاتا تھا۔ اور متبرک سمجھ کر یہاں عود وغیرہ جلائے جاتے تھے اور عبرانیوں نے اس کا نام الیا یعنی اللہ کا گھر رکھا تھا۔

لیکن ابھی یہاں کے قیام کو کچھ زیادہ زمانہ نہیں گزرا تھا کہ سخت قسم کا کال پڑا جس نے اس مقام کو بھی چھوڑنے پر مجبور کردیا۔ تو حضرت ابراہیمؑ حضرت لوطؑ اور سارہ کو لیکر مصر تشریف لائے اور ایسی جگہ ٹھہرے کہ کسی کو آپکے آنے کی کانوں کان خبر نہ ہوئی کیونکہ یہاں کا والی بڑا ظالم تھا۔ اس کا نام سنان یعنی طوان تھا مصر کی سرزمین پر یہ سب سے پہلا فرعون ہوا اور مدت تک زندہ رہا[2]۔

مورخین نے لکھا ہے کہ یہ شخص بڑا ظالم تھا اس کی عادت تھی کہ جو مسافر شہر میں آتا اور اس کی بیوی حسین ہوتی تو زبردستی طلاق دلاکر اپنی بیویوں میں داخل

[1] حران دمشق کے متصل جزیرہ اقدر میں مضر اور روم کے درمیان تقریباً ایکاؤنی کی مسافت پر ایک قصبہ ہے۔
[2] تاریخ ابن خلدون جلد ثانی۔

کرلیتا اور اگر کوئی شخص اس کے اصرار پر اپنی بیوی کو طلاق نہ دیتا تو یہ اسے قتل کرادیتا تھا چونکہ حضرت سارہ انتہائی حسین وجمیل تھیں اور حضرت ابراہیمؑ اس فرعون وقت کی عادت سے واقف ہوگئے تھے۔ لہٰذا آپ بہت ہی خاموشی کے ساتھ مصر میں داخل ہوئے اور چھپ کر زندگی گزارنے لگے۔ لیکن حضرت سارہ کے حسن کا شہرہ مصر میں رفتہ رفتہ پھیلنے لگا۔ یہاں تک کہ بادشاہ کو بھی ایک جاسوس کے ذریعہ یہ اطلاع پہنچ گئی کہ آج کل یہاں ایک ایسا شخص آیا ہوا ہے جس کے ساتھ بہت خوبصورت عورت ہے۔ اس عورت کا حسن بے مثال اور بے نظیر ہے۔ ہم نے آج تک اس قد و قامت اور اس چہرے کی عورت نہیں دیکھی۔ یہ عورت بہر طور اس قابل ہے کہ آپ کی خدمت میں رہے اور (العیاذ باللہ) آپ اس سے فائدہ اٹھائیں۔

سنان (فرعون) ابراہیمؑ کی خدمت میں اپنے خاص معتمد کو یہ حکم دیکر بھیجا کہ ہم نے سنا ہے کہ تم یہاں ایک عرصے سے رہتے ہو اور تمہارے ساتھ ایک نہایت حسین وجمیل عورت بھی ہے۔ بہتر ہوگا کہ تم اسے بنا سنوار کر ہماری خدمت میں پیش کردو اور ہمارے حکم کی تعمیل میں تاخیر نہ ہونے پائے۔ حضرت ابراہیمؑ نے سارا قصہ، سارہ سے بیان کیا۔ اور یہ بھی فرمایا کہ اگر میں اس کے حکم کی تعمیل سے روگردانی کروں گا تو مجھے اس بات کا خطرہ ہے کہ یہ مجھے اور تمہیں دونوں کو قتل کرادے گا یا تنہا مجھے قتل کراکر تمہیں اپنے حرم میں داخل کرلے گا۔ لہٰذا تم بسم اللہ پڑھ کر بے خوف وخطر اس کے پاس پہنچ جاؤ۔ اللہ نے چاہا تو وہ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔ اس ہدایت کے بعد حضرت ابراہیمؑ نماز میں مشغول ہوگئے حضرت سارہ نے بھی وضو کیا نماز پڑھی اور پھر اپنے اللہ سے کہا ـــــ اے خدا! میں تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان لائی ہوں۔ تو مجھ پر اس کافر کو قابو نہ دینا۔ نماز اور دعا سے فارغ ہو کر اللہ سے لَو لگاتے ہوئے حضرت سارہ سنان کے حضور پہنچیں۔ سنان کی آنکھیں حضرت سارہ کے حسن کی چمک دمک سے چندھیا گئیں۔ اس نے بے قابو ہو کر حضرت سارہ کی طرف اپنے ہاتھ بڑھائے مگر اس کے دونوں ہاتھ سینہ تک اُٹھ کر رہ گئے اور اس کا گلا خود بخود اس طرح گھٹنے لگا کہ شدید تکلیف کی بنا پر وہ زمین پر تڑپنے لگا اور ہاتھ پیر مارنے لگا۔ پھر اس نے حضرت سارہ سے عاجزی سے کہا کہ اپنے معبود سے التجا کر کہ وہ مجھے اس مصیبت سے نجات عطا کرے۔ خدا کی قسم میں اب تجھے ستانے کا ارادہ نہیں کروں گا۔ سارہؑ نے دعا کی اور اللہ نے اس کو صحیح وسلامت کردیا ـــــ لیکن وہ پھر اپنی حرکت سے باز نہ آیا۔ اس نے پھر ہاتھ بڑھائے اور پھر پہلے والی صورتِ حال اسے پیش آئی۔ اسطرح تین مرتبہ اس نے حضرت سارہ کی طرف دست درازی کی اور تینوں مرتبہ وہ شدید قسم کی تکلیف کا شکار ہوگیا۔ بالآخر اس نے اپنا ناپاک ارادہ ترک کردیا۔ اس پر عجیب طرح کی دہشت طاری ہوگئی۔ اس نے اس منحوس جاسوس کو بلاکر کہا کہ تو نہ جانے کس طرح کی عورت کو میرے پاس لایا ہے۔ میں اس سے پناہ چاہتا ہوں۔ اسے میرے محل سے نکال اور اس کی خدمت کیلئے میں نے ہاجرہ اس کو بخشی۔

اب حضرت سارہ ہاجرہ کو لیکر واپس لوٹیں تو دیکھا کہ حضرت ابراہیمؑ نماز

پڑھ رہے ہیں۔ آپنے آہٹ پاتے ہی نماز ختم کی اور بڑی بے تابی کے ساتھ پوچھا کہ کیا گزری؟ حضرت سارہ نے کہا۔

اَدَا اللّٰہُ کَیْدَ الْکَافِرِ الْفَاجِرِ اَخَذَ مِنِّیْ ھَاجَرَ۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے اس کافر و فاجر کا مکر اس پر لوٹا دیا اور مجھے اس نے خدمت کیلئے ہاجرہ دی۔

اس کے بعد سنان نے حضرت ابراہیمؑ کی خدمت میں یہ حکم بھیجا کہ آپ جلد از جلد مصر چھوڑ دیجئے اور یہاں نہ رہیے۔ چنانچہ حضرت ابراہیمؑ مصر سے نکل کر سارہ اور ہاجرہ کو لئے ہوئے سرزمین فلسطین میں چلے آئے اور مقام سبع میں قیام فرمایا[1]۔

اس کے بعد حضرت ابراہیمؑ نے مقام سبع میں زراعت کا کام شروع کردیا۔ اور چند ہی روز میں اللہ نے وہ برکت دی کہ ابراہیمؑ بہت سے مویشی اور زمین کے مالک ہوگئے۔ متعدد غلام اور نوکر چاکر کے آقا بن گئے۔ آپنے یہاں ایک کنواں بنوایا اور ایک مسجد تعمیر کرائی۔ کیونکہ آپ سمجھ چکے تھے کہ اب عمر بھر یہیں رہنا ہے لیکن چند روز کے بعد سبع کے لوگوں نے بہت پریشان کیا اور آپکے کنوئیں پر قبضہ کرلیا۔ تنگ آکر آپ کو نکلنا پڑا۔ پھر آپ سارہ اور ہاجرہ کو لیکر قط میں آکر مقیم ہوگئے۔ قط ایلیا اور رملہ کے درمیان واقع ہے۔ یہاں ہر طرح سے ابراہیم علیہ السلام اور سارہ کو اطمینان حاصل تھا ـــــ اسّی سال کا زمانہ گزر چکا تھا۔ لیکن سارہ بانجھ ہونے کی وجہ سے اولاد کی نعمت سے ابتک محروم تھیں۔ حالانکہ حق تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ سے اولاد کا وعدہ فرمایا تھا۔ آخر سارہ نے حضرت ابراہیمؑ سے کہا مجھے تو اولاد کی طرف سے بالکل ناامیدی ہوچکی ہے۔ آپ ہاجرہ سے عقد فرمالیں۔ اللہ نے اولاد کا وعدہ فرمایا تھا۔ ممکن ہے ہاجرہ ہی سے اولاد ہوجائے۔ حضرت ابراہیمؑ نے بی بی سارہ کی خواہش کے مطابق بی بی ہاجرہ سے نکاح کرلیا۔ اور خدا کی شان ابھی نکاح کو ایک سال بھی نہیں ہوا تھا کہ ہاجرہ کے بطن سے ایک فرزند پیدا ہوا۔ حضرت ابراہیمؑ نے اس کا نام اسمٰعیل رکھا ـــــ حضرت سارہ کو اگرچہ حضرت اسمٰعیلؑ کی پیدائش سے خوشی تھی، لیکن انہیں اپنے بانجھ پن کا بھی غم تھا۔ اور جب سے اسمٰعیلؑ پیدا ہوئے تھے۔ ان کے غم میں اور زیادہ اضافہ ہوگیا تھا ـــــ اب وہ ہر وقت افسردہ اور رنجیدہ رہنے لگیں ایک دن وہ اسی طرح افسردہ اور ملول بیٹھی ہوئی تھیں۔ کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے اچانک بیٹا ہونے کی بشارت دی۔ اس واقعہ کی تفصیل یوں ہے کہ قط میں قیام فرمانے کے بعد حضرت ابراہیمؑ کی یہ عادت ہوگئی تھی کہ وہ مہمانوں کے بغیر کھانا نہیں کھایا کرتے تھے۔ لیکن ایک زمانہ میں یہ ہوا کہ تقریباً پندرہ دن تک کوئی مہمان نہیں آیا۔ حضرت ابراہیمؑ بہت دل گرفتہ اور رنجیدہ ہوئے اور گھر سے باہر نکل کر اس انتظار میں کھڑے تھے کہ شاید کوئی مہمان نظر آئے تو اسے لے آئیں۔ ابھی کچھ ہی دیر گزری تھی کہ انہیں تین شخص نظر آئے ان کے چہرے آفتاب و ماہتاب کی طرح روشن تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اتنے خوبصورت چہرے کبھی نہیں دیکھے تھے۔ آپ انہیں دیکھتے ہی رہ گئے

[1] تفسیر خازن جلد سوم

جب آپ نے دیکھا وہ تینوں ان ہی کی طرف آرہے ہیں تو آپنے خود بڑھکر انکا استقبال کیا۔ یہ تینوں درحقیقت حضرت جبرئیلؑ، حضرت میکائیلؑ، اور حضرت اسرافیلؑ تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے انسانی صورت میں حضرت ابراہیمؑ کی خدمت میں بھیجا تھا۔ آپ ان سے ملکر بہت خوش ہوئے اور انہیں اپنے گھر لے آئے۔

جب وہ بیٹھ گئے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام مہمان نوازی کی ضروریات میں مشغول ہوگئے۔ آپنے ایک موٹا تازہ بچھڑا ذبح کیا۔ اس کے گوشت کو بھون کر اپنے مہمانوں کے سامنے رکھدیا۔ لیکن مہمانوں نے قطعاً کھانے کی طرف رغبت نہیں کی۔ آپنے اصرار کیا مگر انہوں نے صاف انکار کردیا۔ حضرت ابراہیمؑ کو تشویش ہوئی۔ دراصل اس زمانہ کا قاعدہ یہ تھا کہ اگر کوئی شخص کسی کے گھر بُرے ارادے سے آتا تھا تو وہ کھانا نہیں کھاتا تھا۔ تاکہ نمک حرامی کا الزام نہ آنے پائے۔ فرشتے سمجھ گئے کہ حضرت ابراہیمؑ خوفزدہ ہیں تو انہوں نے صاف صاف بتادیا کہ وہ اللہ کے بھیجے ہوئے فرشتے ہیں جو قوم لوط کی طرف بھیجے گئے ہیں تاکہ اسے ہلاک کریں اور آپ کو ایک فرزند کی خوشخبری سنائیں۔

حضرت سارہ بھی اپنے مہمانوں کو کھانا کھلانے کی خاطر آ کھڑی ہوئی تھیں یہ سنکر بے اختیار ہنس پڑیں۔ حضرت سارہ کی عمر اسوقت ۹۰ سال کی تھی اور حضرت ابراہیمؑ عمر اس وقت ۱۲۰ سال کی تھی۔ اپنے بڑھاپے کا احساس کرکے کہنے لگیں کہ میں بوڑھی ہوں اور میرے شوہر بھی بوڑھے ہیں۔ لیکن تم ایک عجیب سی خوشخبری دے رہے ہو۔ جو عادتِ عامہ کے خلاف ہے ـــــ فرشتوں نے کہا۔ اللہ کی قدرت پر آپ حیرت کرتی ہیں۔ یہ تو کوئی اچنبھے کی بات نہیں۔ آپ لوگوں پر تو اللہ تعالیٰ ویسے بھی خاص طور پر مہربان ہے۔ وہ ہر فعل پر قادر ہے ـــــ یہ واقعہ قرآن حکیم میں حق تعالیٰ نے اس طرح بیان کیا ہے: ـــــ فرشتوں کے چلے جانے کے بعد حضرت سارہؑ بیٹے کی ولادت کا انتظار کرنے لگیں اور دل ہی دل میں بے حد مسرور تھیں۔ کچھ ہی دنوں کے بعد آپکے حمل ٹھہر گیا اور آپ کو یقین ہوگیا کہ فرشتوں نے جو بشارت دی تھی وہ سچا ہی تھی۔ چنانچہ فرشتوں کی آمد کے تقریباً ایک سال کے بعد حق تعالیٰ نے آپکو ایک فرزند عطا فرمایا جس کا نام حضرت ابراہیمؑ نے اسحٰق رکھا حضرت سارہ اسحٰق سے بیحد محبت کرتی تھیں اور بڑے پیار اور لاڈ سے انکی پرورش کررہی تھیں۔ یہاں تک کہ اسحٰق جوان ہوئے ان کی شادی اور اولاد ہوئی۔ اسطرح بی بی سارہؑ نے بیٹے، بہو اور پوتے تک کی بہاریں دیکھیں۔ ایک سو ستائیس سال کی عمر میں وہ سخت بیمار ہوئیں، آخرکار یہی بیماری انکے لئے موت کا پیغام ثابت ہوئی اور انہوں نے ہمیشہ کیلئے حضرت ابراہیمؑ و اسحٰق کو داغِ مفارقت دیدیا۔ اور دنیا سے رخصت ہوگئیں آپ کی وفات کے وقت حضرت اسحٰقؑ کی عمر کیسوں سال کی تھی۔ حضرت ابراہیمؑ و اسحٰق کو حضرت سارہ کی وفات کا بے حد قلق ہوا ـــــ حضرت ابراہیمؑ نے مقام جرون میں ایک سرسبز و شاداب زمین کا قطعہ چار سو مثقال چاندی میں خرید کر اس میں بی بی سارہ کو دفن کیا۔

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بی بی سارہ سے بے حد محبت تھی کیونکہ وہ نہایت حسین وجمیل ہونیکے ساتھ ساتھ انتہائی با اخلاق، شوہر کی وفادار اور خدا کی فرمانبردار تھیں۔ نیز عقل وخرد سے بھی مالا مال تھیں۔ انکی زندگی کا طرزِ عمل قیامت تک پیدا ہونیوالی صاحبِ ایمان خاتون کے لئے ایک نمونہ ہے۔ (باقی آئندہ)

سلسلہ ۱۰



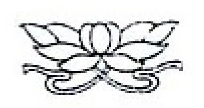


ابجد

الحمد للہ رب العٰلمین، والعاقبۃ للمتقین، والصلوٰۃ والسلام علی محمد سید المرسلین، صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین الی یوم الدین ۰۔

امابعد یہ فالنامہ حضرت دانیال علیہ السلام حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت لقمانؑ، حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں کہ عامل کو چاہیئے کہ بیری کے درخت کی ایک موٹی سی ہری چار انگل کی لکڑی لیکر اُسے چھیل کر چوکور (چار کونے) بنالے، پہلے پہلو پر الف (ا) دوسرے پہلو پر بے (ب) تیسرے پہلو پر جیم (ج) اور چوتھے پہلو پر دال (د) کو لکھے، یہ چاروں حرف نیک ساعت میں جمع کئے گئے ہیں، یہ بڑے برکت کے حروف ہیں۔ اس فالنامہ کا نام:۔ فال الابجد رکھا گیا ہے۔

جاننا چاہیئے کہ جب عامل کے پاس کوئی فال کھلوانے کے لئے آئے تو عامل کو چاہیئے کہ وہ فال کھلوانے والے کو وضو کرائے۔ پھر اس سے سورۂ فاتحہ (الحمد شریف) ایک بار، اور سورۂ اخلاص (قل ہو اللہ شریف) تین بار پڑھوائے، اور جن بزرگان دین کے نام اوپر لکھے ہیں۔ ان کی روحوں کو ثواب پہنچائے۔ اگر فال والے کو ان کے نام یاد نہ ہوں تو عامل ان کے نام ثواب پہنچاتے وقت اس کو بتاتا جائے۔ پھر عامل فال والے کو وہ لکڑی دے جس پر حروف لکھے ہوئے ہیں، اور وہ اس سے کہے کہ تم جس نیت سے فال چاہتے ہو اپنے دل میں اس کی نیت کر کے اس لکڑی کو اس تختی پر رُڑکاؤ تین مرتبہ یہ لکڑی رُڑکوائی جائے اور ہر بار لکڑی کے اُوپری حصہ پر جو حرف ہو اسے عامل یاد رکھے، یا کاغذ پر لکھ لے۔ پھر ان تینوں حرفوں کو ترتیب وار لکھے، مثلاً پہلی بار الف تھا۔ دوسری بار جیم تھا، اور تیسری بار دال، ان تینوں حرفوں کو اس ترتیب (اج د) سے لکھ لے، اب جدول میں دیکھے۔ جدول کے خانوں میں سے کسی خانے میں یہ تینوں حروف اسی ترتیب سے لکھے ہوئے ملیں گے اور ان حروف کے اوپر تو کا نمبر لکھا ہوگا۔ اب فال نامہ میں اسی نمبر پر یہ حروف اس شکل اج د میں ملیں گے، وہیں فال کا حال لکھا ہوا ہوگا۔ اس کو پڑھ کر پورا حال معلوم ہو جائے گا۔ انشاء اللہ



جدول فال الابجد

ا ا ا (۱)	ا ج ج (۲)	ا د ا (۳)	ا د د (۴)	ا ب ا (۵)
ا ب د (۶)	ا ج ب (۷)	ا ب ج (۸)	ا ج د (۹)	ا د ج (۱۰)
ب ب ب (۱۱)	ب ب ا (۱۲)	ب ب د (۱۳)	ب ا ا (۱۴)	ب ب ج (۱۵)
ب ب د (۱۶)	ب ا ج (۱۷)	ب ج ا (۱۸)	ب ا د (۱۹)	ب د ا (۲۰)
ب ا ب (۲۱)	ب ج ب (۲۲)	ب د ب (۲۳)	ب ج ج (۲۴)	ب ج د (۲۵)
ب د ج (۲۶)	ج ج ج (۲۷)	ج ا د (۲۸)	ج د ا (۲۹)	ج ب د (۳۰)
ج ا ج (۳۱)	ج د ب (۳۲)	ج ب ج (۳۳)	ج ج د (۳۴)	ج ج ب (۳۵)
ج د د (۳۶)	ج ا ب (۳۷)	ج د ج (۳۸)	ج ا ا (۳۹)	ا د ب (۴۰)
ا ج ا (۴۱)	ا ا د (۴۲)	ا ا ب (۴۳)	ا ا ج (۴۴)	ا ب ب (۴۵)
ج ب ب (۴۶)	د د د (۴۷)	د د ب (۴۸)	د د ج (۴۹)	د د ا (۵۰)
د ا ا (۵۱)	د ب ب (۵۲)	د ج ج (۵۳)	د ج د (۵۴)	د ب ج (۵۵)
د ا د (۵۶)	د ا ب (۵۷)	د ا ج (۵۸)	د ب ا (۵۹)	د ج ا (۶۰)
	د ج ب (۶۱)	د ب د (۶۳)	ج ج ا (۶۴)	

ا ا ا — اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۝ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، اے فال کھلوانے والے تو نے جو نیت کی ہے وہ مبارک ہے، اور تجھے کوئی غم والم نہ ہوگا، تو اپنا دل خوش رکھ اور تو اپنی ہر مراد میں کامیاب ہوگا۔ اور حضرت امام جعفر صادقؓ فرماتے ہیں۔ اے فال والے تو نے جو نیت کی ہے۔ حق تعالیٰ تیرے تمام کام بہتر بنائے گا، اور تجھے بھلائیاں حاصل ہوں گی۔

ا ج ج — وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ حضرت دانیال علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اے فال والے خدا کی نعمتوں کا شکر ادا کر، تاکہ تیری روزی اور زیادہ ہو جائے اور دیکھ کبھی ناشکری نہ کرنا خدا کی نعمتیں تجھ پر ہوتی رہیں گی۔ سفر حضر میں تیرے مال کی خدا حفاظت کرے گا۔ حضرت لقمان حکیمؒ فرماتے ہیں کہ ہمیشہ تو خدا تعالیٰ سے مدد مانگتا رہ، اور ہر وقت خدا کا دھیان رکھ، جو چیز تیری گم ہو گئی ہے وہ تجھے ضرور ملے اور اس سے بھی زیادہ بہتر مہربانی ہو، صدقِ دل سے انشاء اللہ کہہ۔

ا د ا — يُرْزَقُوْنَ فَرِحِيْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ ۝ حضرت دانیال علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اے فال والے، خدا تعالیٰ کا شکر ادا کر، خدا تعالیٰ تیری سب بلاؤں کو دور فرمائے گا۔

حضرت حکیم لقمانؒ فرماتے ہیں، اے فال والے صبر کر، اور تو نے جو خواب دیکھا ہے، ابھی تو اپنے کام میں لگا رہ، انشاء اللہ تعالیٰ کہہ لے۔

حضرت امام جعفر صادق فرماتے ہیں کہ اے فال والے تجھے اور تیرے دوستوں کو خوشخبری ہو کہ تجھ پر روزی کے دروازے کھل جائیں گے تو دشمنوں پر فتح پائے گا، اور تیرے تمام کام درست ہو جائیں گے۔

ا د د — وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ حضرت دانیال علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اے فال والے لوگوں نے تجھے بہت کچھ سمجھایا لیکن تجھ پر کچھ اثر نہ ہوا، اور نہ دوستوں کا کہنا مانا۔ تو نے اپنا مال برباد کرکے رنج اٹھایا، خدا کیلئے ایسے کام نہ کر، غریبوں، محتاجوں کو صدقہ خیرات دے، اور صبر کر اور برے کام سے دور رہ، تاکہ خدا تعالیٰ تیرے تمام کام درست فرمائے۔

حضرت لقمانؒ فرماتے ہیں کہ جو تیری نصیحت نہ مانے اس سے دور رہ، تاکہ تیرے سب کام انجام کو پہنچیں، تو خود سمجھدار ہے،

حضرت امام جعفر صادق فرماتے ہیں۔ اے فال والے۔ اگر تو دانا ہے تو ان کاموں سے بچ۔ دیکھ جو شخص خردمند اور دانا ہوتا ہے وہ کبھی زہر نہیں کھاتا، اور وہ اَن ہونی کا کبھی طالب نہیں ہوتا۔

ا ب ا — يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ ۝ حضرت دانیال علیہ السلام فرماتے ہیں اے فال والے تجھے اس فال سے کشادگیِ رزق کی خوشخبری ہو اور تو ہر طرح کامیاب ہوگا، اور تو کسی کی جانب سے خوف نہ کر۔ تیرے تمام رنج و غم، راحت و آرام سے بدل جائیں گے، صدقِ دل سے انشاء اللہ تعالیٰ کہہ لے۔

حضرت امام جعفر صادق فرماتے ہیں۔ اے فال والے تجھے بشارت ہو، تیری روزی کشادہ ہوگی، تو گنج و نعمت میں زندگی گزارے گا، اور تو محنت و مشقت میں سستی اور کاہلی نہ کر تیرا مقصد ضرور حاصل ہوگا۔

ا ب د — قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا هُوَ مَوْلٰىنَا ۝ امام جعفر صادق فرماتے ہیں۔ اے فال والے تیری فال حضرت موسیٰ و حضرت ہارون علیہما السلام کی ہے۔ یہ فال تیری مبارک ہے، اور تیرے سب کام، اور تیری سب امیدیں پوری ہوں گی، اور تجھے ایک خوشی بہت جلد حاصل ہوگی اس کے علاوہ تو بہت سی خوشیاں دیکھے گا۔ کہہ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ا ج ب — اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۝ حضرت امام جعفر صادقؓ فرماتے ہیں تیری فال حضرت ہود علیہ السلام کی فال ہے۔ تیرے بدخواہ تیری تونگری پر حسد کرتے ہیں۔ لیکن تیرا خدا مددگار ہے۔ یہ سال تیرے لئے بہت مبارک ہے۔ تجھے بہت بھلائیاں حاصل ہوں گی، اور اگر تیری کوئی چیز گم ہو گئی ہے۔ وہ تجھے بہت جلد مل جائے گی۔ اور اگر تیرا کوئی آدمی غائب ہو گیا ہے وہ جلد آ جائے گا۔

ا ث ج — كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ ۝ حضرت امام جعفر صادقؓ فرماتے ہیں۔ اے فال والے تو اپنا دل خوش رکھ اور اسی حال میں تو شادماں ہوگا اور اگر بیمار ہے تو جلد صحت پائے گا۔ اگر تیری تھوڑی سی بھی طلب ہے وہ پوری ہوگی۔ تیری فال سے دوست خوش ہوں گے، اور تیرے دشمن سرنگوں ہوں گے۔ انشاء اللہ۔

ا ج د — كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ۝ حضرت لقمانؒ فرماتے ہیں۔ اے فال والے گھبرا نہیں خدائے قدوس تجھے دشمنوں کی زد سے بچائے گا۔ اور تیرے کاروبار میں خیر و برکت ہوگی، تو ہر حال میں خدا کا شکر کر ـــــ اور حضرت امام جعفر صادقؓ فرماتے ہیں، اے فال والے تجھے خوشخبری ہو کہ خدائے عزیز و برتر تجھے دنیا میں عزیز و مکرم فرمائے گا۔ اور وہ تجھے کثرت سے روزی دے گا۔ اور تیرے تمام کام درست فرمائے گا اور تو تمام غموں سے بے غم ہو جائے گا۔

ا د ج — فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ حضرت امام جعفر صادقؓ فرماتے ہیں۔ اے فال والے تیری فال حضرت یونس علیہ السلام کی ہے۔ غم نہ کر، تیری خوشی بالکل تیرے قریب آ چکی ہے۔ اور یہ سال تیرے لئے بڑی برکت والا ہے ـــــ انشاء اللہ تعالیٰ کہہ۔

ب ب ب — اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَرَاَيْتَ النَّاسَ ۝ حضرت امام جعفر صادقؓ فرماتے ہیں! اے فال والے تیری فال حضرت ادریس علیہ السلام کی ہے۔ چونکہ خدائے برتر نے ان کی مدد فرمائی تھی تو اپنی کامیابی پر خوش ہو اور تو ہر غم سے نجات پائیگا اور تیرے کاروبار اونچے ہوں گے اور تیرے تمام مقصود پورے ہوں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ب ب ا — وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝ حضرت امام جعفر صادقؓ فرماتے ہیں، اے فال والے اپنے کام میں جلدی نہ کر، آخر تیرا کام تو ہو کر رہے گا! اور تو اپنے دل میں جو خیال رکھتا ہے، اس سے باز آ، ورنہ تو جان۔

ب ب د — اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ ۝ حضرت امام جعفر صادقؓ فرماتے ہیں! اے فال والے تیری بڑی امید پوری ہوگی، بہت فائدہ حاصل ہوگا۔ تیری روزی کشادہ ہوگی۔ تیرے تمام کام درست ہوں گے، تیری حاجت پوری ہوگی۔، شک اپنے دل سے نکال۔ تیرے دشمن ذلیل و خوار ہوں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ب ا ا — مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ۝ حضرت امام جعفر صادقؓ فرماتے ہیں۔ اے فال والے تیری فال حضرت لوط علیہ السلام کی ہے۔ تجھے اس کام میں خوش ہونا چاہیئے۔ اپنے حق کام میں لگا رہ۔ تاکہ خدائے برتر تجھے بڑائی عطا فرمائے، تو ناامید نہ ہو، جس طرح تو چاہے گا تیرے کام اسی طرح ہوں گے۔ تجھے اس کام میں بڑی خوشی ہوگی۔ اگر تیرا نکاح کرنے کا ارادہ ہے، یا جیسی بھی طلب ہے وہ سب حاصل ہوگی، یہ تیری فال مبارک ہے۔

ب ب ج — قَالَ لَا تَخَفْ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ حضرت امام جعفر صادقؓ فرماتے ہیں! اے فال والے تیری فال پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی فال ہے۔ تجھے ایک سفر درپیش ہے۔ وہ تیرے لئے مبارک ہے۔ تیری حاجت پوری ہوگی۔ جس قدر تو سفر کرے گا تیرے لئے بہتر ہوں گے۔ اور اگر تو نے کسی اور کام کا ارادہ کر لیا ہے، تو وہ بھی پورا ہوگا۔

حضرت خضر علیہ السلام فرماتے ہیں، تو اپنی مراد کو ضرور حاصل کرے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ب ب د — يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ حضرت امام جعفر صادقؓ فرماتے ہیں۔ اے فال والے تو اس کام سے بچ۔ یہ کام اچھا نہیں ہے۔ جلدی کرنا شیطان کا کام ہے۔ تجھے کچھ دنوں صبر کرنا چاہیئے، محتاجوں کو کچھ صدقہ دینا چاہیئے، تو خدائے برتر سے مدد مانگ، تاکہ تیری آفت دور ہو۔ تیرے سب کام درست ہو جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ب ا ج — وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً ۝ حضرت امام جعفر صادقؓ فرماتے ہیں۔ اے فال والے تیری فال حضرت شعیب علیہ السلام کی فال ہے، خدا تعالیٰ اپنی نعمتیں تجھے پوری عطا فرمائیگا۔ تیری جو چیز گم ہو گئی ہے وہ تجھے ضرور ملے گی، اور جو تیری مراد ہے وہ پوری ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ب ج ا — يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِى النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَا ۝ حضرت امام جعفر صادقؓ فرماتے ہیں۔ اے فال والے اس اندیشے سے بچ، تاکہ تو کسی بلا میں گرفتار نہ ہو۔ اور اس نیت سے دور رہ، کیونکہ تیری یہ نیت اچھی نہیں ہے۔ تو خدا سے دعا کر کہ بلا تجھے نہ پہنچے، کچھ صدقہ دے تاکہ خدائے کریم تجھ سے یہ بلا دور فرمائے، آگے تو جان۔

ب ا د — وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ ۝ حضرت امام جعفر صادقؓ فرماتے ہیں اے فال والے تیری فال حضرت جرجیس علیہ السلام کی ہے۔ اس کام میں تجھے کچھ دولت ملے گی، اور تیری حالت اچھی ہو جائے گی، اور تیری روزی کشادہ ہو جائے گی، اور تو اپنے دشمن پر فتح پائے گا۔

ب د ا — قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ ۝ حضرت امام جعفر صادقؓ فرماتے ہیں۔ اے فال والے اس کام کا خیال تک نہ کر، اس نیت سے باز رہ۔ کچھ ضرورت نہیں۔ اگر یہ کام کرے گا، رنج اٹھائیگا۔ اور تو بڑا پچھتائے گا۔ باقی تو اچھی طرح سمجھ لے۔

ب ا ب — وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ۝ حضرت امام جعفر صادقؓ فرماتے ہیں۔ اے فال والے چند دن گزر چکے ہیں۔ تجھے کچھ رنج و ملال پہنچے۔ خدائے برتر نے انہیں دور فرما دیا۔ اب تجھے خدا کا شکر ادا کرنا چاہیئے اور تجھے کسی غائب شخص سے کچھ فیض پہنچے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ب ج ب — اَللّٰهُ وَلِىُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۝ حضرت امام جعفر صادقؓ فرماتے ہیں۔ اے فال والے تیری فال حضرت دانیال کی ہے۔ تجھے بالکل یقین کرنا چاہیئے۔ تو اپنے دشمن پر فتح پائے گا۔ اگر تو دشمن سے ڈرتا ہے، تو تجھے اس سے ڈرنا نہ چاہیئے۔

ب د ب — وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ۝ حضرت امام جعفر صادقؓ فرماتے ہیں۔ اے فال والے تجھے اس کام میں بڑا فائدہ ہوگا خدائے برتر آج تجھے بڑی خوشیاں دکھائے گا۔ تنگ دل نہ ہو۔ خوش رہ۔ تیرے دن بہت مبارک ہیں۔ تجھ پر غیب کے دروازے کھل جائیں گے۔ تو جو مانگے گا۔ خدا تجھے دے گا اور تو سارے غم بھول جائے گا۔ اور تیرا روزگار بہتر رہے گا۔ واللہ اعلم۔

ب ج ج — يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۝ اے فال والے اس کام میں تیری کوشش کرنا بیکار ہے۔ تجھے ابھی صبر کرنا چاہیئے۔ صبر سے بگڑے کام ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے توبہ کر۔ تاکہ تو کسی بلا میں گرفتار نہ ہو، اور صبر سے تو بھلائیاں ہی دیکھے گا۔

ب ج د — اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۝ حضرت امام جعفر صادقؓ فرماتے ہیں! اے فال والے تو نے جو نیت کی ہے تو اس نیت سے باز آ، اور اس سے بچ، اس سے تیرے ہاتھ کچھ نہ لگے گا۔ اپنے لئے مصیبت مول نہ لے۔ خدائے تعالیٰ سے سنگاری طلب کر۔ تاکہ تو کسی بلا میں مبتلا نہ ہو، باقی تو جان۔

ب د ج — يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ۝ حضرت امام جعفر صادقؓ فرماتے ہیں۔ اے فال والے تیری فال حضرت یحییٰ علیہ السلام کی فال ہے۔ اس کام سے اندیشہ نہ کر، اور غم نہ کر تجھے کچھ بدگمانی پیدا ہو گئی ہے۔ تیری مراد پوری ہوگی اگر تیری کوئی حاجت ہے، پوری ہوگی۔ اگر تو بیمار ہے تو اچھا ہو جائے گا۔ اگر تیرا کوئی عزیز سفر میں ہے، خیریت سے واپس آئے گا۔ اور جو کچھ تو چاہے گا ملیگا۔

انشاءاللہ تعالیٰ۔

[ج ج ج] سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ ٭ حضرت دانیال علیہ السلام فرماتے ہیں۔ نعمت دولت دقوت تجھے ضرور ملے گی۔ وہ وقت قریب آچکا ہے کہ تیرے سب کام درست ہو جائیں گے۔ حضرت لقمانؒ فرماتے ہیں۔ اگر تیری نیت سفر کرنے کی ہے تو اس سفر میں تیری مرادیں حاصل ہوں گی۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

حضرت امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں۔ اے فال والے تجھے خوشخبری ہو۔ سلامت رہنے کی، اور غم سے نجات حاصل ہونے کی۔ تیرے خوب کام درست ہو جائیں گے۔ تجھے امید کے پورے ہونے کی جو آس لگی ہوئی ہے وہ اچھے طریقے سے پوری ہوگی۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

[ج ا د] مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ ٭ حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں، تجھے کوئی غم نہیں پہنچے گا۔ جو تجھ سے غائب ہو گیا ہے اُس سے تو شادماں ہوگا۔ اگر تو بیمار ہے تو صحت پائے گا۔ حضرت لقمانؒ فرماتے ہیں۔ تیری بڑی عزت ہوگی۔ اس لئے کہ تیری فال مشتری کی ہے، تجھے بڑی کامیابی ہوگی۔

حضرت امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں۔ اے فال والے تیری فال سیدنا سیدالانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی فال ہے۔ اپنی کامیابی پر اور اپنی خوش قسمتی پر خوش ہو۔ تیرے سب اندوہ وغم رخصت ہوئے، اب راحت ہی راحت ہے۔

[ج د ا] اَلَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ٭ حضرت دانیال علیہ السلام فرماتے ہیں۔ یہ فال بہت سی نعمتوں پر دلالت کرتی ہے۔ حضرت لقمانؒ فرماتے ہیں۔ یہ فال خوش دلی اور خوش حالی کی ہے اور گم شدہ چیز کے ملنے پر خوشی ہوگی۔

حضرت امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں۔ اس کام میں تجھے خوشی حاصل ہوگی۔

[ج ب د] قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ٭ حضرت دانیال علیہ السلام فرماتے ہیں۔ یہ فال بزرگی کی دلیل ہے۔ تجھے خلق سے بہت فائدہ پہنچے گا تیری دولت بہت ہوگی۔ کہہ انشاءاللہ تعالیٰ

حضرت امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں۔ اے فال والے خدا تیرا نگہبان ہے۔ بس تو اسی سے ڈرتا رہ۔ تیرا یہ کام پورا ہوگا اور تو بہت خوش رہیگا۔

[ج ل ج] اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِيْهِ ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ ٭ حضرت دانیال علیہ السلام فرماتے ہیں، جو کام کر سوچ سمجھ کر کر، اور دشمن سے غافل نہ رہ حضرت لقمانؒ فرماتے ہیں، جلدی نہ کر اور چندروز صبر کر، ایسا نہ ہو کہ تو کسی بلا میں گرفتار ہو جائے۔

حضرت امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں۔ اے فال والے ہوشیار رہ، بقول پیران ماں کوئی ایسا کام نہ کر جس سے شرمندگی اٹھانی پڑے۔

[ج د ب] لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ٭ حضرت دانیال علیہ السلام فرماتے ہیں، اس سے دور رہ اور اس سے پرہیز کر، اور تو اپنا راز کسی پر ظاہر نہ کر اور تو صبر کر، اور اس کام کو چھوڑ۔ اور آبِ رواں کے اندر اینٹ پھینکنے سے پانی رُکا نہیں کرتا۔ صبر کر۔ تیرا کام صبر سے بن جائیگا۔ باقی تو جان۔

اور حضرت امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں۔ اے فال والے ان کاموں میں کوشش نہ کر، اسی میں تیرے لئے بہتری ہے۔

[ج ب ج] فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ٭ حضرت امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں، اے فال والے فتح وکشادگی کی آمد ہے۔ تنگ دل نہ ہو۔ خدا کی نعمتیں تجھ پر زیادہ ہوں گی، تیرے بند کاروبار کھل جائینگے اور حاسدوں سے تو نڈر ہو جائے گا اور تیری روزی کشادہ ہوگی، اور تیرا انجام بخیر ہوگا۔

[ج د د] وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ٭ حضرت دانیال علیہ السلام فرماتے ہیں۔ تیرا ستارہ نحس تھا، اب سعد ہو گیا۔ اس کے بعد تجھے قوت اور دولت ملے گی اور تو مراد کو پہنچے گا اور حضرت لقمانؒ فرماتے ہیں۔ تیری مثال اُس مرد کی سی ہے۔ جو ناامید ہو چکا ہے اور اچانک اس کا کام بن جائے، اور پھر آرام ہی آرام ہے۔ اور اس کے بعد تجھے عزت اور دولت ملے گی۔

حضرت امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں۔ اے فال والے تجھے خوش خبری ہو کہ خوف سے بے خوف ہو گیا۔ رنج کے عوض گنج اور درد وغم کی عوض خوشیاں حاصل ہوں گی۔ خدا پر بھروسہ کر اور اس سے ہر وقت مدد مانگ۔

[ج ج ب] اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ٭ حضرت دانیال علیہ السلام فرماتے ہیں، یہ فال مراد کے پورے ہونے میں دلیل ہے۔ دس دن کے بعد مراد پوری ہوگی اور سب کام درست ہو جائیں گے ـــــ اور حضرت لقمانؒ فرماتے ہیں، تیرا طالع سیدھا ہو گیا ہے، تجھے راحت ملے گی۔ اور تیرے سب کام درست ہوں گے، سچ بولنے کی عادت ڈال ـــــ اور حضرت امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں۔ اے فال والے نیک بنا رہ اور تو اس کام سے خوش رہ۔ تیری مراد جلد پوری ہوگی۔ تجھے چند دنوں میں بہت خوشیاں حاصل ہوں گی۔ ان سے تو بہت خوش ہوگا۔ انشاءاللہ تعالیٰ کہہ۔

[ج د د] وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ٭ حضرت امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں، اے فال والے اس کام میں کوشش نہ کر، ابھی کام نہ ہوگا، اور اپنے اوپر تو ملامت نہ کر، اور خیانت سے پرہیز کر۔

[ج ا ب] اَلَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ٭ حضرت دانیال علیہ السلام فرماتے ہیں، اس فال میں خدا کی مدد ہوگی۔ اور تیرے تمام پورے ہوں گے، اور حضرت حکیم لقمانؒ فرماتے ہیں، تیرے طالع کا ستارہ قوی ہے۔ تیری تمام مرادیں پوری ہوں گی، اور تو رنج وغم سے چھٹکارہ پائے گا اور اپنے دشمنوں سے نڈر ہو جائے گا اور حضرت امام جعفر صادقؒ

فرماتے ہیں۔ اے فال والے تجھے ان کاموں کے پورا ہونے کی خوشخبری ہو، اور تو نے جو نیت کی ہے، اچھی ہے۔

[ج د ج] وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ ٭ حضرت حکیم لقمانؒ فرماتے ہیں اس وقت تو پریشان ہے جب تیرا یہ حال ہو گیا۔ تو اب خواب غفلت سے بیدار رہ۔ حضرت امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں اے فال والے جلدی نہ کر، اپنا دل خدا سے لگا، اور اس سے مدد مانگ، توبہ استغفار کر، تاکہ تیرا دشمن ذلیل ہو۔

[ج ا ا] وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ٭ حضرت دانیال علیہ السلام فرماتے ہیں۔ اس کام سے ہاتھ اُٹھا، کئے ہوئے کام کو نہ کر، یہ کام اچھا نہیں، حضرت حکیم لقمانؒ فرماتے ہیں، تو اپنے کو دوبارہ ہلاکت میں نہ ڈال، خدائے برتر اپنی کتاب میں فرماتا ہے۔ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ اور حضرت امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں۔ اے فال والے اس کام سے بچ، اور اپنے دشمن سے دور رہ، اور دیکھ زناکاری نہ کر، پچھتائے گا۔

[ا د ب] وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ ٭ حضرت دانیال علیہ السلام فرماتے ہیں، اس کام میں جلدی نہ کر اور دشمن سے دور رہ، تاکہ تو کسی بلا میں گرفتار نہ ہو۔ حضرت حکیم لقمانؒ فرماتے ہیں، لوگوں نے تجھے بہت سمجھایا، تو نے نہ مانا اور تو نے اپنے کو ہلاکت میں ڈال دیا۔ حضرت امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں منافق لوگوں سے دور رہ۔

[ا ج ا] حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ٭ حضرت دانیال علیہ السلام فرماتے ہیں جو نیک و بد کرتا ہے، اپنے لئے کرتا ہے خدا حافظ و ناصر ہے۔ حضرت حکیم لقمانؒ فرماتے ہیں۔ دل خوش رکھ جو تو مانگے گا ملے گا اور تیرا مقصود بہت جلد حاصل ہوگا، انشاءاللہ تعالیٰ۔

حضرت امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں۔ اے فال والے! منافق لوگوں سے بچ، وہ تیرے دشمن ہیں دوست نہیں، ان سے نقصان اُٹھائے گا، اور تو دل قوی رکھ، تیرا دوست (خدا) بہت قوی ہے۔

[ا ا د] وَاحْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ٭ حضرت دانیال علیہ السلام فرماتے ہیں۔ اس کام میں چند روز تو اور محنت کر، اور کچھ خرچ بھی کر، یہ تابع ہو جائے گا۔ اگر تو کسی سے یہ کہے گا، اس سے تجھے کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ حضرت حکیم لقمانؒ فرماتے ہیں۔ اے فال والے یہ کام اچھا نہیں ہے۔ بلکہ اس میں اندیشہ اور خطرہ ہے۔ خدا پر بھروسہ کر، وہی کام بنانے والا ہے۔

[ا ا ب] وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ ٭ حضرت دانیال علیہ السلام فرماتے ہیں۔ اگر تو نے کچھ دنوں صبر کر لیا تو تیرا کام ہو جائے گا۔ اب اس وقت کوشش کرنا بے سود ہے۔ باقی تو جان، اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں۔ لوگ تجھ پر حسد کرتے ہیں، تو ان لوگوں سے بچ، ورنہ نقصان اٹھائے گا۔

حضرت امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں، اے فال والے تو اپنے اس ارادہ میں صبر کر، اور خدا پر بھروسہ رکھ اگر تو نے ایسا نہ کیا تو پھر نقصان اٹھائے گا۔

[ا ا ج] يُرْزَقُوْنَ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ٭ حضرت امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں، اے فال والے! تیرا رنج وغم دور ہو گیا، بس راحت ہی راحت ہے۔ دل خوش رکھ تیری مراد پوری پوری ہوگی۔ آمین کہہ۔

[ا ب ب] يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ ٭ حضرت دانیال علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کام کا آغاز وانجام سوچ۔ دیکھ دشمن گھات میں ہے۔ اور حکیم لقمانؒ فرماتے ہیں جو کچھ خرچ کر رہا ہے وہ ضائع ہو رہا ہے، اسطرح وہ، جیسے جاری پانی میں اینٹ مارنے والا ہوتا ہے۔ سلامتی اسی میں ہے، اس کام سے باز آ، اور حضرت امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں۔ اے فال والے! دشمنی سے پرہیز کر، نادان لوگوں اور عورتوں کے کہنے پر کوئی کام نہ کر۔

[ج ب ب] لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ٭ حضرت دانیال علیہ السلام فرماتے ہیں۔ تری برابر کوئی بھی بے وقوف ہے۔ گھر کی کنجی جہاں تو رکھتا ہے وہاں ہوگی۔ جب گھر کے باہر آتا ہے تو پریشان ہوتا ہے ـــــ اور حضرت حکیم لقمانؒ فرماتے ہیں، تیرے اس ارادے میں فائدہ نہیں ہے۔

[د د د] اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَرَاَيْتَ النَّاسَ ٭ حضرت دانیال علیہ السلام فرماتے ہیں، تو کچھ اندیشہ نہ کر تیری مراد پوری ہوگی۔ حضرت حکیم لقمانؒ فرماتے ہیں۔ اس فال سے پہلی بات گئی۔ اب اس کا بدل ہوگا۔ خدا کے فضل وکرم سے۔

حضرت امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں، اے فال والے! دشمنوں پر فتح یابی کی تجھے خوشخبری ہو اور جو تو خدا سے مانگے گا ملے گا۔

[د د ب] فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا ٭ حضرت دانیال علیہ السلام فرماتے ہیں تو کون ہے کہ گمشدہ چیز بھی تجھے مل جائے حضرت حکیم لقمانؒ فرماتے ہیں، تیرا طالع سعد ہو گیا ہے۔ اب تو روزانہ اپنے دوستوں اور اپنے عزیزوں سے بھلائیاں دیکھے گا، اور جس بات کا تجھے اندیشہ ہے، دور ہو جائیگا۔ اور حضرت امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں، اے فال والے! خوش ہو۔ روشنی آچکی ہے۔ تیرا کام یقینی پورا ہوگا۔

[د د ج] اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ ٭ حضرت امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں۔ اے فال والے تو نے جو نیت کر رکھی ہے، اس میں جلدی نہ کر۔ خدا نے تجھے جو دے رکھا ہے، قناعت کر، اس سے زیادہ طلب نہ کر، تو زیادہ زحمت نہ اٹھا، روزی دینے والا تیرا خدا ہے۔ تیری قسمت کا تجھے ضرور ملے گا۔ صبر کر تو مراد کو پہنچے گا۔

[د د ا] اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ٭ حضرت دانیال علیہ السلام فرماتے ہیں۔ اگر تیرا سفر کرنیکا ارادہ ہے، یا کسی تجارت کرنے کی نیت ہے تو یہ ارادہ اور یہ نیت تیرے لئے بہت مفید ہے۔ حضرت جعفر صادقؒ فرماتے ہیں۔ اے فال والے! تجھے

دولت وسعادت ملے گی جس طرح تیرا دل چاہتا ہے، بالکل اس کے موافق۔ انشاء اللہ

د ا ا | خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ثُمَّ الْجَحِیْمَ صَلُّوْهُ

حضرت امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں۔ اے فال والے! تیری یہ نیت اچھی نہیں ہے۔ اس نیت کو چھوڑ اور ابھی صبر کر، اپنی احتیاط کر، تیری مراد ضرور پوری ہوگی۔

د ب ب | وَاَمَّا الَّذِیْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰهُمُ النَّارُ

حضرت امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں۔ یہ آیت فاسقوں کیلئے نازل ہوئی ہے۔ اس نیت سے باز آ ورنہ تو کسی مصیبت میں گرفتار ہوجائے گا۔ اور بادشاہوں سے دور رہ اور ناپاک لوگوں سے بچ، اور اپنا راز کسی سے نہ کہنا، تو ہمیشہ امان میں رہے گا۔

د ج ج | فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

حضرت امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں۔ اے فال والے تجھے خوشخبری ہو، تیرا یہ ارادہ بہت اچھا ہے۔ تجھے مبارک ہو، جو کچھ تو چاہتا ہے تجھے ضرور ملے گا تیری مراد پوری ہوگی۔ تیری نیت بہت جلد پوری ہوگی۔ یقین رکھ۔

د ج د | وَلِلّٰهِ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

حضرت امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں، اے فال والے! تجھے خوشخبری ہو، یہ فال بہت اچھی ہے، اور تیری یہ نیت درست ہے۔ اسی کو اختیار کر، جو کچھ تو کرنا چاہتا ہے کر، تیری مراد پوری ہوگی، تیری روزی کشادہ ہوگی، اور تیرا قرض بھی ادا ہوجائے گا، تجھے دولت ملے گی جس سے تو بہت خوش ہوگا۔

د ب ج | وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ حضرت امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں اے فال والے! تونے جو نیت کرلی ہے تجھے بشارت ہو۔ اپنے دل میں بھلائی کی امید رکھ۔ دل تنگ نہ رکھ، تیرے بند کام سب کھل جائیں گے۔

د ا د | وَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِیْلًا حضرت امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں۔ اے فال والے تونے جو نیت کی ہے، ابھی تجھے صبر کرنا چاہئے۔ صبر سے سب کام بن جاتے ہیں۔ اگر تونے جلدی کی تو تو بہت پشیمان ہوگا اس نیت کو چھوڑ دے ابھی یہ کام نہ کر، تیری مراد پوری ہوگی۔

د ا ب | لِمَنِ الْمُلْكُ الْیَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ

حضرت امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں، اے فال والے! تجھے خوش خبری ہو کہ تونے جو نیت کی ہے، نہایت ہی اچھی ہے، تجھے بہت مال ملے گا، اگر تیرا سفر کا ارادہ ہے۔ بہت اچھا ہے، اس سفر میں تجارت کا خیال ہے۔ اس میں بہت نفع ہوگا۔

د ا ج | وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ حضرت امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں، اے فال والے! اس نیت سے باز آ، اور خدا پر بھروسہ کر، اور جو لوگ تجھے نصیحت کرتے ہیں، اُن کی نصیحت قبول کر۔

د ب ا | اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

حضرت امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں، اے فال والے! تیری نیت اچھی ہے، تو بہت خیر وخوبی پائے گا۔ اگر تیرا مال ضائع ہوگیا ہے تو اس کا بدلہ ملے گا سفر بھی تیرے لئے مفید ہے۔

د ج ا | جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ حضرت امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں، اے فال والے! تیری فال بہت اچھی ہے۔ تو جن بلاؤں میں گھرا ہوا ہے تجھے ان بلاؤں سے رہائی ملے گی۔ اگر نکاح کرنیکا ارادہ ہے، مبارک ہے، خدا تجھے نیک فرزند دے گا اگر سفر کا خیال ہے تو سفر کر۔ اگر تیرا کوئی عزیز غائب ہے وہ جلد آئے گا۔ تیری مراد پوری ہوگی۔

د ج ب | رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَهَبْ لِیْ حضرت امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں، اے فال والے! جو تونے نیت کی ہے، وہ بہت اچھی ہے۔ اس نیت سے تجھے بہت فائدہ پہنچے گا۔ کوشش میں لگا رہ۔ تیری مراد پوری ہوگی، تیرا غائب عزیز بھی جلد آئے گا۔ تو بہت شاداں ہوگا۔ ہر اعتبار سے انجام اچھا ہوگا۔ تیری ہر مراد پوری ہوگی۔

د ب د | وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَیْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا حضرت امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں، اے فال والے! تجھے خوشخبری ہو کہ تو اپنی نیت درست رکھ اور رضا سے عافیت مانگ، تجھے عافیت ملے گی، جو تو کام رہا ہے، اُن میں تجھے خوشی ملے گی۔ تیری روزی کے بند دروازے کھل جائیں گے، اب تجھے کچھ رنج وغم نہ ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ج ج ا | وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَیْرٌ لِّلصّٰبِرِیْنَ

حضرت دانیال علیہ السلام فرماتے ہیں۔ جلدی نہ کر، ورنہ پشیمانی ہوگی، صبر کر، تیری مراد پوری ہوگی آمین کہہ ——— حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں، اگر تیرا سفر کا ارادہ ہے تو سفر نہ کر، ابھی ٹھہرا رہ، اگر سفر کیا پچھتائے گا۔ اگر بیمار ہے تو کچھ صدقہ دے۔ اگر تیرا کوئی عزیز غائب ہے، ابھی نہیں آئیگا۔

اور حضرت امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں اے فال والے! تو جس قدر محنت ومشقت اور رنج اٹھائے گا، کچھ حاصل نہ ہوگا۔ اس کام کا ارادہ چھوڑ، کچھ دنوں ابھی صبر کر، تیرا کام ضرور ہوگا، اور تیری ہر مراد پوری ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

فراخئ رزق کی تدبیر

عمدۃ الاحکام میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جو شخص دسترخوان پر سے گری ہوئی چیز ہمیشہ کھا لیا کرے۔ اس کو ہمیشہ فراخئ رزق حاصل رہے گی۔ اور حضرت جابرؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ کھانے کے وقت جب کوئی لقمہ گرجائے تو اس کو اٹھا کر اور پونچھ کر کھا لینا چاہئے اور اس کو شیطان کیلئے نہ چھوڑنا چاہئے۔

فائدہ:۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ عمل تکبر کا بہترین علاج ہے اور بعض دوسری احادیث میں ہے کہ جو شخص دسترخوان سے گری ہوئی چیز اٹھا کر کھاتا ہے تو وہ جنت کی حوروں کیلئے مہر ہوجائیگا اور اللہ تعالیٰ اسکو اور اس کی اولاد کو جذام، برص اور جنون سے محفوظ رکھے گا۔

قسط ۵

جانوروں کو خواب میں دیکھنے کی تعبیر

تلخیص وانتخاب : حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

لومڑی

خواب میں لومڑی دیکھنے کی تعبیر بالعموم عورت سے دی جائے گی۔

اگر کسی نے خواب دیکھا کہ وہ لومڑی کے ساتھ کھیل رہا ہے تو اس کی تعبیر یہ ہوگی کہ وہ عنقریب کسی عورت سے شادی کرے گا اور دونوں آپس میں ایک دوسرے سے بیحد محبت کریں گے۔

اگر کسی نے خواب میں دیکھا کہ لومڑی سے اس کا جھگڑا ہو رہا ہے تو تعبیر یہ ہوگی اس کا جھگڑا اس شخص سے ہونے والا ہے جس سے خواب دیکھنے والے نے قرض لے رکھا ہے۔

اگر کسی نے خواب میں خود کو لومڑی پر سوار دیکھا تو تعبیر ہوگی کہ عنقریب کسی چالاک اور مکار انسان سے سابقہ پڑے گا لیکن وہ قابو نہ پاسکیگا بلکہ خود ہی مغلوب ہو جائے گا۔

اگر کسی نے خواب میں لومڑی کا گوشت کھایا تو تعبیر یہ ہوگی کہ تجارت کا مال نفع کھانے سے کوئی بیماری پیدا ہوگی مگر پھر صحت نصیب ہو جائیگی

اگر خواب میں یہ دیکھا کہ لومڑی کا گوشت کھانے کی وجہ سے قے ہوگئی ہے تو پھر مالِ حلال کے ذریعہ جان لیوا نقصان پہونچے گا۔

اگر کسی نے خواب میں لومڑی کا بوسہ لیا تو تعبیر یہ ہوگی کہ کسی خوبصورت لڑکی سے شادی ہونے والی ہے۔

اگر کسی نے خواب میں دیکھا کہ اس نے لومڑی کو مار ڈالا۔ تو اس کی تعبیر یہ ہوگی کہ عنقریب اس کے ہاتھ سے کسی شریف انسان کا قتل ہونے والا ہے۔

اگر کسی نے خواب میں لومڑی کا دودھ پیا تو مطلب یہ ہوگا کہ بیماری سے نجات ملنے والی ہے اگر خواب دیکھنے والا صحت مند ہے تو مطلب یہ ہوگا کہ کوئی ایسی بیماری پیش آنے والی ہے جس کے بعد شفا نصیب ہو جائے گی۔ موت اس بیماری میں نہیں آئے گی۔

اگر کوئی خواب میں دیکھے کہ لومڑی حملہ کر رہی ہے تو رشتے داروں کے ناراض ہونے کی علامت ہے۔

مرغی

مرغیوں کو خواب میں دیکھنا ذلیل وخوار عورتوں کی طرف اشارہ ہے۔

بعض لوگ مرغی کی تعبیر بہت زیادہ بچے پیدا کرنے والی عورت سے بھی دیتے ہیں۔

اگر کوئی مریض خواب میں مرغی دیکھے تو یہ صحت ملنے کی علامت ہے۔ بشرطیکہ مرغی سفید یا سرخ ہو۔

اگر خواب میں کوئی کالی مرغی دیکھے تو تعبیر یہ ہوگی کہ کسی بے وقوف عورت سے شادی ہونے والی ہے۔

اگر کوئی خواب میں جنگلی مرغی دیکھے تو تعبیر یہ ہوگی کہ کسی عیار اور مکار سے نکاح ہونیوالا ہے

اگر کوئی خواب میں مرغیوں کو انڈا دیتے دیکھے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ اس کے گھر میں حرام اولاد پیدا ہونے والی ہے۔

اگر کوئی خواب میں مرغ کو کڑکڑاتے دیکھے تو اس بات کی علامت ہے کہ خواب دیکھنے والا فاسق وفاجر ہے۔

اگر مرغی کے انڈے رکھے دیکھے تو شریف اور پاکدامن عورت ملنے کی طرف اشارہ ہے۔

اگر مرغی کے پر خواب میں دیکھے تو تعبیر ہوگی کہ عنقریب مال ملنے والا ہے۔

اگر کوئی خواب میں دیکھے کہ وہ انڈا ابلا ہوا کھا رہا ہے تو حلال مال ملنے کی طرف اشارہ ہے۔

اگر خواب میں دیکھے کہ وہ کچا انڈا کھا رہا ہے تو مالِ حرام ملنے کی طرف اشارہ ہے۔

اگر حاملہ عورت دیکھے کہ اس کو صاف کیا ہوا انڈا دیا گیا ہے تو اس کی تعبیر یہ ہوگی کہ اس کے لڑکی پیدا ہوگی۔

اگر کسی کو خواب میں دیکھے کہ وہ انڈا چھیل کر سفیدی کھا رہا ہے اور زردی پھینک رہا ہے تو سمجھ لیں کہ وہ کفن چور ہے۔

مرغا

اگر کسی نے خواب میں مرغے کو آذان دیتے ہوئے دیکھا تو علامت یہ ہوگی کہ وہ دوسروں کو اچھی باتوں کی نصیحت کرتا ہے اور خود عمل نہیں کرتا۔

اگر کسی نے مرغا خواب میں دیکھا تو یہ ایک سے زائد شادی کرنے کی طرف اشارہ ہے۔

اگر کسی نے مرغے کو دانا چگتے ہوئے دیکھا تو گھر میں چوری ہونے کی طرف اشارہ ہے۔

ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ مرغا اللہ اللہ کر رہا ہے۔ اس نے اپنا خواب علامہ ابن

سیرینؒ سے بیان کیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ تو تین دن میں مرجائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا تیس روز کے بعد وہ شخص مرگیا۔

اگر کسی نے خواب میں مُرغے کو مُرغی پر سوار دیکھا ہے تو یہ اولاد بد کی طرف اشارہ ہے کہ جو اولاد پیدا ہوگی وہ بے کردار ہوگی۔

مکھی اگر کسی شخص نے مکھیوں کو بھنبھناتے دیکھا ہے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ اس کے دشمن بہت ہیں لیکن سب اس کے مقابلے میں کمزور ہیں اور کبھی اس پر حاوی نہیں ہوسکتے۔

اگر کسی نے مکھیوں کو خاموش دیکھا تو یہ مال ملنے کی طرف اشارہ ہے۔

اگر کسی نے مکھیوں کو اُڑتے ہوئے دیکھا تو یہ بیماریوں اور پریشانیوں کے آنے کی طرف اشارہ ہے۔

مچھلی اگر کسی نے خواب میں مچھلیاں دیکھیں تو ایک سے چار تک جتنی تعداد میں مچھلیاں دیکھے گا۔ اس کی اتنی ہی شادیاں ہونگی۔

اگر چار سے زائد مچھلیاں خواب میں دیکھے تو مالِ غنیمت ملنے کی طرف اشارہ ہے۔

اگر کسی نے تالاب سے مچھلی پکڑتے ہوئے خواب میں دیکھا تو بھلائی اور خوبی ملنے کی طرف اشارہ ہے۔

اگر کوئی شخص دورانِ سفر میں خواب میں دیکھے کہ اس کے بستر پر مچھلی ہے تو یہ دورانِ سفر پریشانی آنے کی طرف اشارہ ہے۔

اگر کسی نے دیکھا کہ کنوئیں میں سے مچھلی پکڑنے کی کوشش کر رہا ہے تو اس کے لُوطی ہونے کی علامت ہے۔

کسی نے مچھلی کو اپنی بیوی کے ہاتھ میں دیکھا ہے تو یہ لڑکی پیدا ہونے کی علامت ہے۔

مچھلیوں کو خشکی میں تڑپتا ہوا دیکھنا مصائب آنے کی طرف اشارہ ہے۔

مینڈک خواب میں ایک مینڈک دیکھنا کسی مردِ صالح سے ملاقات کی نشانی ہے۔

خواب میں بہت سارے مینڈک ایک ساتھ دیکھنا مصائب میں مبتلا ہونے کی علامت ہے۔

اگر کوئی شخص خواب میں دیکھے کہ اس کے چاروں طرف مینڈک بیٹھے ہوئے ہیں تو اس بات کی علامت ہے کہ وہ رشتے داروں کے درمیان اچھی زندگی گذارے گا۔

اگر کوئی خواب میں مینڈک کا گوشت کھاتا دیکھے تو یہ پریشان میں گرفتار ہونے کی طرف اشارہ ہے۔

اگر کسی نے خواب میں دیکھا کہ وہ مینڈک سے محو گفتگو ہے تو اس کو کوئی عہدہ ملنے والا ہے۔

مور اگر کوئی صاحبِ حسن خواب میں مور دیکھے تو تکبر و گھمنڈ کی طرف اشارہ ہے۔

اگر کوئی صاحبِ مال مور خواب میں دیکھے تو یہ زوالِ نعمت کی طرف اشارہ ہے کہ عنقریب غربت کا دور شروع ہونے والا ہے۔

اگر کنوارہ آدمی خواب میں مور کو ناچتے ہوئے دیکھے تو یہ خوبصورت بیوی ملنے کی طرف اشارہ ہے۔ لیکن قسمت کے اعتبار سے وہ اچھے نہیں ہوگی۔

اگر کوئی خواب میں مور کو اُڑتے ہوئے دیکھے تو کسی عجمی بادشاہ سے ملاقات کی دلیل ہے۔

خواب میں مور کو چیختے ہوئے دیکھنا بربادی کی طرف اشارہ ہے۔

خواب میں مور کو روتے ہوئے دیکھنا بدبختی کی نشانی ہے۔

اگر کوئی خواب میں مور اور مورنی کو ایک ساتھ دیکھے تو میاں بیوی کے بچھڑنے کی دلیل ہے۔

مکڑی مکڑی خواب میں دیکھنا صحت کے گرنے کی طرف اشارہ ہے۔

اگر خواب میں کوئی شخص مکڑی کے جالے تنے ہوئے دیکھے تو گھر میں بربادی اور نحوست پھیلنے کی علامت ہے۔

اگر کوئی خواب میں مکڑی کو جالے میں دیکھے تو یہ بیوی کی نافرمانی کی طرف اشارہ ہے۔

مگرمچھ خواب میں مگرمچھ بدترین دشمن کی شکل میں آتا ہے۔

اگر کسی نے خواب میں مگرمچھ کو اپنی طرف آتے دیکھا تو تعبیر یہ ہوگی کہ اس کا کوئی قوی دشمن اس پر حملہ کرنے والا ہے۔

اگر کسی نے خواب میں مگرمچھ کو مُردہ دیکھا تو تعبیر یہ ہوگی کہ اس کا کوئی دشمن مرگیا ہے یا مر جائے گا۔

اگر کسی نے خواب میں مگرمچھ کے ٹکڑے دیکھے تو تعبیر یہ ہوگی کہ اسے دشمن کی طرف سے مال ملنے والا ہے۔

مینڈھا اگر کسی نے خواب میں مینڈھے کو دیکھا تو یہ کسی اچھے انسان سے ملنے کی دلیل ہے۔

اگر کسی شخص نے خواب میں کسی مینڈھے کے خفیہ مقام کو دیکھا تو کسی شریف انسان کی لڑکی سے شادی ہونے کی علامت ہے۔

اگر کسی نے دیکھا کہ وہ مینڈھے کو ذبح کر رہا ہے تو تعبیر یہ ہوگی کہ وہ کسی شریف انسان کو قتل کرے گا۔

اگر کسی بیمار نے خواب میں کسی مینڈھے کو مار ڈالا تو یہ صحت نصیب ہونے کی طرف اشارہ ہے۔

اگر یہی خواب کوئی مقروض دیکھے تو اس کا قرض ادا ہو جائے گا۔

اگر کوئی خواب میں خود کو مینڈھے پر سوار دیکھے تو تعبیر یہ ہوگی کہ وہ کسی شریف انسان کی عزت پامال کرے گا۔